نیو ایڈیشن

دہم
جماعت

مطالعہ پاکستان

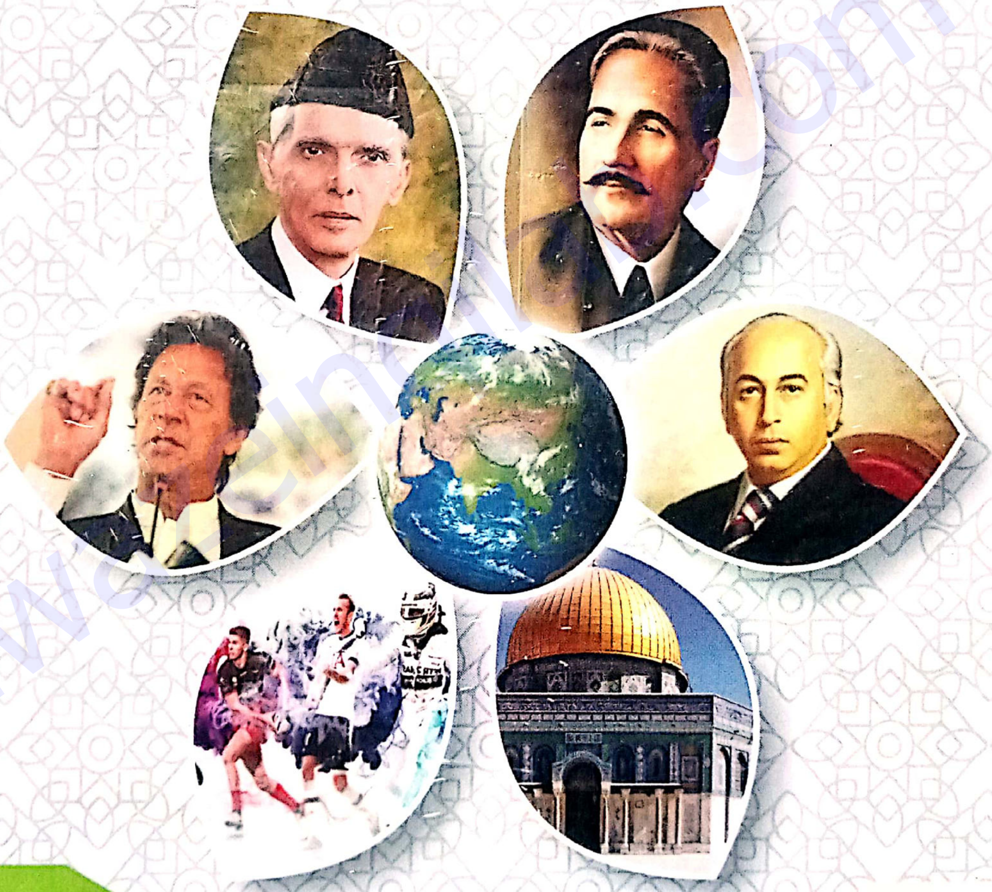

شمس بکس پبلشر ٹوپی (صوابی)
بلمقابل تحصیل بلڈنگ ٹوپی 0334-3377147

شمس نوٹس

مطالعہ پاکستان

خیبر پختونخوا کے تمام بورڈ کیلئے

کثیر الانتخابی سوالات

مختصر سوالات کے جوابات

تفصیلی سوالات کے جوابات

اضافی سوالات و جوابات SLO Based

قیصر ایاز خان ایم۔اے سیاسیات، بی ایڈ

یونیورسٹی آف پشاور

دی قائداعظم پبلک سکول زیدہ صوابی

SHAMS BOOK PUBLISHER TOPI SWABI

Near MCB Bank Main Bazar Topi 0938-271274

awazeinqilab.com

باب نمبر 1

تاریخ پاکستان (History of Pakistan)

مشقی کثیر الانتخابی سوالات (Exercise MCQs)

سوال : درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ذوالفقار علی بھٹو ملک کے پہلے سویلین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کب بنے؟

(ا) 16 دسمبر 1971ء | **(ب) 20 دسمبر 1971ء**

(ج) 22 دسمبر 1972ء | (د) 23 دسمبر 1971ء

(ii) صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کب کیا گیا؟

(ا) 2 جنوری 1972ء | (ب) 12 جنوری 1972ء

(ج) 16 جنوری 1972ء | (د) 20 جنوری 1972ء

(iii) ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں مارشل لاء کب ختم کیا گیا؟

(ا) فروری 1972ء | (ب) مارچ 1972ء

(ج) اپریل 1972ء | (د) اگست 1972ء

(iv) 1973ء کے آئین کی تیاری کے لیے کتنے ارکان پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی؟

(ا) 15 | (ب) 20

(ج) 22 | **(د) 25**

(v) اقتدار سنبھالنے کے بعد ضیاء الحق نے کتنے دن کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا؟

(ا) 80 | **(ب) 90**

(ج) 95 | (د) 120

(vi) جنرل ضیاء الحق نے صدر پاکستان کا عہدہ کب سنبھالا؟

(ا) جولائی 1977ء | (ب) مارچ 1978ء

(ج) جولائی 1978ء | **(د) ستمبر 1978ء**

(vii) 20 جون 1980ء کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے کون سا آرڈیننس نافذ کیا؟

(ا) لیبر اصلاحات | (ب) اسلامی حدود و تعزیرات

(ج) زکوٰۃ و عشر | (د) زکوٰۃ فاؤنڈیشن

awazeinqilab.com

(viii) پانچ نکاتی پروگرام کا اعلان کس وزیراعظم نے کیا تھا؟

(ا) بینظیر بھٹو　　(ب) **محمد خان جونیجو**

(ج) نواز شریف　　(د) غلام مصطفیٰ جتوئی

(ix) وزیراعظم بینظیر بھٹو نے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ کب لیا تھا؟

(ا) 2 دسمبر 1988ء　　(ب) 8 دسمبر 1988ء

(ج) 10 دسمبر 1988ء　　(د) **12 دسمبر 1988ء**

(x) پیپلز ورکس پروگرام کا آغاز کس نے کیا؟

(ا) وزیراعظم محمد خان جونیجو　　(ب) **وزیراعظم بینظیر بھٹو**

(ج) وزیراعظم نواز شریف　　(د) صدر غلام اسحاق خان

(xi) میاں محمد نواز شریف پہلی مرتبہ وزیراعظم کب نامزد ہوئے؟

(ا) **6 نومبر 1990ء**　　(ب) 6 دسمبر 1990ء

(ج) 6 جنوری 1991ء　　(د) 6 فروری 1992ء

(xii) قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا آغاز کس نے کیا؟

(ا) بینظیر بھٹو　　(ب) **نواز شریف**

(ج) معراج خالد　　(د) فاروق لغاری

(xiii) 28 مئی 1998ء کا دن پاکستان کی تاریخ میں کیوں اہم ہے؟

(ا) نواز شریف برسر اقتدار آئے　　(ب) مارشل لاء نافذ ہوا۔

(ج) خود روزگار سکیم کا آغاز ہوا　　(د) **پاکستان ایٹمی طاقت بنا۔**

اضافی کثیر الانتخابی سوالات (Additional MCQs)

سوال نمبر: درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ 1970ء کے عام انتخابات میں ----- نے مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل کی۔

الف۔ **پیپلز پارٹی**　　ب۔ عوامی لیگ

ج۔ عوامی نیشنل پارٹی　　د۔ مسلم لیگ

2۔ 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں کتنے افراد کو بھارت نے جنگی قیدی بنایا؟

الف 70 ہزار　　ب۔ 80 ہزار

ج۔ 93 ہزار　　د۔ 97 ہزار

3۔ تمام نجی بینکوں کو قومی تحویل میں لینے کا فیصلہ ------ کو ہوا۔

الف۔ 19 مئی 1974　　ب۔ **19 مئی 1972**

ج۔ 19 جولائی 1976　　د۔ 19 جنوری 1976

4۔ تمام نجی تعلیمی اداروں کو ------------ کے دور حکومت میں قومی تحویل میں لیا گیا۔

الف۔ یحییٰ خان　　ب۔ ضیاء الحق

ج۔ بینظیر بھٹو　　د۔ **ذوالفقار علی بھٹو**

5۔ آئین میں ترمیم کے لئے پارلیمنٹ کے کل ارکان کی ----- اکثریت کی حمایت لازمی ہے۔

الف۔ 1/3　　ب۔ **2/3**

ج۔ 1/4　　د۔ 3/4

6۔ آئین کے مطابق قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کا انتخاب ----- کے لئے ہوتا ہے۔

الف۔ 2 سال　　ب۔ 3 سال

ج 4 سال　　د۔ **5 سال**

7۔ 1973ء کے آئین کے مطابق پاکستان کی قومی زبان -------- ہے

الف۔ **اردو**　　ب۔ بنگالی

ج۔ ہندی　　د۔ سندھی

8۔ جنرل ضیاء الحق -------- کو اقتدار میں آئے۔

الف۔ 5 جولائی 1976ء　　ب۔ **5 جولائی 1977ء**

ج۔ 5 ستمبر 1978ء　　د۔ 5 ستمبر 1977ء

9۔ 20 مارچ 1985 کو ------- پاکستان کے دسویں وزیراعظم منتخب ہوئے۔

الف۔ ذوالفقار علی بھٹو　　ب۔ نواز شریف

ج۔ **محمد خان جونیجو**　　د۔ ضیاء الحق

10۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کی تعداد ---------- تھی۔

الف۔ 20　　ب۔ 30

ج۔ 40　　د۔ **50**

11۔ دسمبر 1979ء میں ------------ نے ایک لاکھ افواج کے ساتھ افغانستان پر حملہ کیا۔

الف۔ **سوویت یونین**　　ب۔ امریکہ

ج۔ اتحادی افواج　　د۔ جاپان

awazeinqilab.com

12۔ بینظیر بھٹو پہلی دفعہ ------------ کو وزیراعظم بنی۔

الف۔ 6نومبر 1990ء　ب۔ 2دسمبر 1988ء

ج۔ 6نومبر 1988ء　د۔ 2دسمبر 1990ء

13۔ پاکستان کے کس صدر نے تین مرتبہ منتخب حکومتوں کو برطرف کیا؟

الف۔ جنرل ضیاءالحق　ب۔ فاروق لغاری

ج۔ غلام اسحاق خان　د۔ جنرل پرویز مشرف

14۔ بیت المال کا قیام ------------- کی حکومت میں ہوا۔

الف۔ ذوالفقار علی بھٹو　ب۔ بینظیر بھٹو

ج۔ نواز شریف　د۔ محمد خان جونیجو

15۔ اسلام آباد اور لاہور کے درمیان موٹروے کا افتتاح ---------- کو ہوا۔

الف۔ 1994ء　ب۔ 1995ء

ج۔ 1996ء　د۔ 1997ء

16۔ 3فروری 1997ء کے انتخابات میں کس کی پارٹی بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئی۔

الف۔ محمد خان جونیجو　ب۔ نواز شریف

ج۔ شوکت عزیز　د۔ یوسف رضا گیلانی

17۔ 1980ء میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کا ہنگامی اجلاس اسلام آباد میں کس مسئلے کے بارے میں طلب کیا گیا؟

الف۔ مسئلہ کشمیر　ب۔ مسئلہ افغانستان

ج۔ مسئلہ فلسطین　د۔ کوئی نہیں

18۔ 6اگست 1990ء میں بینظیر کی حکومت کو برطرف کر کے صدر غلام اسحاق خان نے کس کو نگران وزیراعظم مقرر کیا؟

الف۔ ملک معراج خالد　ب۔ معین قریشی

ج۔ غلام مصطفیٰ جتوئی　د۔ وسیم سجاد

19۔ جنرل پرویز مشرف ------- کو پاکستان کے صدر منتخب ہوئے۔

الف۔ جون 1999ء　ب۔ جون 2000ء

ج۔ جون 2001ء　د۔ جون 2002ء

20۔ 2002ء کے عام انتخابات میں خیبر پختونخوا میں کس پارٹی کی حکومت آئی؟

الف۔ متحدہ مجلس عمل　ب۔ عوامی نیشنل پارٹی

ج۔ مسلم لیگ　د۔ [illegible]

21۔ مشرف نے صدارت کے عہدے سے استعفیٰ کب دیا؟

الف۔ 14اگست 2002ء　ب۔ 18اگست 2007ء

ج۔ 18اگست 2008ء　د۔ 14اگست 2008ء

22۔ 6ستمبر 2008ء کو ------------ صدر پاکستان بنے۔

الف۔ ممنون حسین　ب۔ فاروق لغاری

ج۔ ضیاءالحق　د۔ آصف علی زرداری

23۔ 2008ء کے عام انتخابات کے نتیجے میں کون سی پارٹی برسراقتدار آئی؟

الف۔ تحریک انصاف　ب۔ پیپلز پارٹی

ج۔ مسلم لیگ (ن)　د۔ متحدہ قومی موومنٹ

24۔ ضیاءالحق کی حادثاتی موت کے بعد قائم مقام صدر کون بنا؟

الف۔ غلام اسحاق خان　ب۔ فاروق لغاری

ج۔ جنرل مشرف　د۔ رفیق تارڑ

25۔ نواز شریف کے پہلے دور حکومت میں پاک بھارت حکومتوں نے ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کے معاہدے کی توثیق کب کی؟

الف۔ 28مئی 1998ء　ب۔ 27جنوری 1991ء

ج۔ 28جنوری 1998ء　د۔ 27مئی 1991ء

26۔ ضیاءالحق کی موت کے بعد نئے آرمی چیف کون مقرر ہوئے؟

الف۔ جنرل یحییٰ خان　ب۔ جنرل ایوب خان

ج۔ جنرل مرزا اسلم بیگ　د۔ جنرل پرویز مشرف

مختصر سوالات (Short Questions)

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر1: صنعتوں کے قومیانے کا اعلان کب ہوا اور کون کون سی صنعتیں قومیائی گئیں؟

جواب: صنعتوں کے قومیانے کا اعلان (Nationalization of Industries)

پاکستان کے سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی معاشی پالیسیوں میں سے ایک کارنامہ صنعتوں کا قومی اختیار میں لانا تھا۔ ۲ جنوری 1972ء کو ایک آرڈیننس (صدارتی حکمنامے) کے ذریعے یہ پالیسی اختیار کی گئی اور بعض صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا گیا۔

قومیائی گئی صنعتیں:

awazeinqilab.com

1۔فولاد سازی اور لوہے کی صنعت

2۔ بھاری انجینیئرنگ کی صنعت

3۔دھاتوں کی بنیادی صنعت

4۔موٹر گاڑیوں اور ٹریکٹر کے پرزوں کو جوڑنے کے پلانٹ

5۔بجلی کا سامان بنانے کی صنعت

6۔گیس اور تیل صاف کرنے کی صنعتیں

اسی طرح ان صنعتوں سے متعلق 20 بڑے کارخانے بھی سرکاری انتظام میں لے لئے گئے۔اس کے علاوہ 16 جنوری 1972ء کو مزید گیارہ صنعتی اداروں کو سرکاری کنٹرول میں لے لیا گیا۔البتہ غیر ملکی سرمائے سے چلنے والی تمام صنعتوں کو اس پالیسی سے استثنیٰ حاصل تھا۔

سوال نمبر:2 وفاقی شرعی عدالتوں کا قیام کب ہوا؟

جواب: وفاقی شرعی عدالتوں کا قیام:

1973ء کے آئین میں یہ بات شامل ہے کہ ملک کے تمام قوانین میں قرآن وسنت کی بالادستی کو ممکن بنایا جائیگا اور ملک میں ایسی کوئی قانون سازی نہ ہوگی جو اسلامی شریعت کے منافی ہو۔

1973ء کے آئین میں ترمیم کے ذریعے وفاقی شرعی عدالتوں کا قیام:

جنرل ضیاء الحق نے 1973ء کے آئین میں ترمیم کے ذریعے 26 مئی 1980ء کو وفاقی شرعی عدالتوں کے قیام کا اعلان کیا۔

وفاقی شرعی عدالت کی انتظامیہ:

ہر ہائی کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل شریعت بینچ اور سپریم کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل ایک اپیلٹ شریعت بینچ قائم کی گئی۔

وفاقی شرعی عدالت کی ذمہ داریاں:

(i) وفاقی شرعی عدالت کو یہ اختیارات حاصل تھے کہ وہ انتظامیہ کے ہر اس قانون کو ختم کردے جو اسلامی لحاظ سے درست نہ ہو۔

(ii) اس کے علاوہ انتظامیہ کو اسلامی تعلیمات کے مطابق قانون سازی کے بارے میں تجاویز دینا ان عدالتوں کا کام تھا۔

سوال نمبر3: وفاقی محتسب سے کیا مراد ہے؟

جواب: (i) وفاقی محتسب:

وفاقی محتسب عدلیہ کا ایک ادارہ ہے اور احتساب عدالت کے جج کو محتسب کہتے ہیں۔

(ii) قیام کا مقصد:

اس ادارے کے قیام کا مقصد سستے اور مساوی انصاف کی فراہمی ہے۔

*وفاقی محتسب کا عہدہ غیر جانبدار اور غیر سیاسی ہوتا ہے۔

(iii) وفاقی محتسب ادارے کا قیام:

جنرل ضیاء الحق نے جون 1981ء کو وفاقی محتسب ادارے کے قیام کا اعلان کیا۔

(iv) عہدے کی معیاد:

وفاقی محتسب کے جج کو صدر پاکستان چار سال کے لئے اس عہدے پر منتخب کرتا۔

(v) وفاقی محتسب کی ذمہ داری:

اگر کوئی شہری کسی سرکاری محکمے یا کسی افسر کے فیصلے کے سبب متاثر ہوا ہو تو وہ وفاقی محتسب کو ایسے عناصر کے خلاف کاروائی کیلئے درخواست کرسکتا ہے۔وفاقی محتسب کی ذمہ داری ہے کہ متاثرہ شہری کو جلد از جلد انصاف فراہم کرے۔

سوال نمبر4: جنیوا مذاکرات پر نوٹ لکھیں۔

(i) جواب: پس منظر:

دسمبر 1979ء میں سویت یونین (USSR) کی ایک لاکھ سے زائد فوج نے افغانستان پر حملہ کردیا جس کے نتیجے میں تقریباً 35 لاکھ مہاجرین پاکستان آئے۔پاکستان نے افغانستان میں جنگ کے خاتمے اور مہاجرین کی واپسی کے لئے کوششیں شروع کردیں۔جنیوا مذاکرات اس سلسلے میں ایک اہم قدم تھا۔

(ii) سویت یونین میں حکومت کی تبدیلی:

سویت یونین کی حکومت جب میخائل گورباچوف کے ہاتھوں میں آئی تو اس نے افغانستان کے مسئلے کو حل کرنے میں لچک کا مظاہرہ کیا کیونکہ روس کو اس جنگ میں کافی مالی وجانی نقصان پہنچ رہا تھا۔

(iii) گورباچوف کا اعلان:

دسمبر 1987ء میں اقوام متحدہ کے ذریعے جنیوا میں مذاکرات ہوئے۔10 جنوری 1988ء کو گورباچوف نے اعلان کیا کہ اگر 15 مارچ تک مذاکرات کامیاب ہوجائیں تو 15 مئی 1988ء سے روسی افواج کی واپسی شروع ہوجائے گی۔

(iv) جنیوا معاہدے پر جونیجو اور ضیاء الحق کے اختلافات:

وزیر اعظم جونیجو یکم مارچ تک معاہدے پر دستخط کرنے کو تیار تھے جبکہ ضیاء الحق کا موقف تھا کہ امن کے لئے صرف روسی افواج کا انخلاء نہیں بلکہ افغانستان میں ایک عبوری حکومت کا قیام ہے۔اس کے علاوہ ضیاء الحق ان مذاکرات میں افغان مہاجرین کو شامل نہ کرنے پر بھی ناخوش تھے کیونکہ اس کے بغیر 35 لاکھ مہاجرین کی واپسی ممکن نہیں تھی۔

(v) معاہدے پر دستخط:

ان تمام باتوں کے باوجود وزیراعظم جونیجو نے اپریل 1988ء کو جنیوا معاہدے پر دستخط کئے اور فروری 1989ء تک فوجوں کے انخلاء کے مکمل ہونے کا فیصلہ ہوا۔

awazeinqilab.com

سوال نمبر5: وزیراعظم محمد خان جونیجو کا پانچ نکاتی پروگرام بیان کریں۔

جواب: محمد خان جونیجو کا دورِ حکومت:

محمد خان جونیجو پاکستان کے دسویں وزیراعظم تھے۔ 1985ء کے غیر جماعتی انتخابات میں آپ صوبہ سندھ سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تھے۔ 20 مارچ 1985ء کو جنرل ضیاء الحق نے آپ کا نام وزارتِ عظمیٰ کیلئے نامزد کیا تھا۔ آپ 23 مارچ 1985ء سے لیکر 29 مئی 1988ء تک وزیراعظم رہے۔

پانچ نکاتی پروگرام:

وزیراعظم جونیجو نے 31 دسمبر 1985ء کو اپنے پانچ نکاتی پروگرام کا اعلان کیا۔ یہ پروگرام چار برسوں پر مشتمل تھا۔ اس کے اہم نکات مندرجہ ذیل تھے۔

۱۔ اسلامی جمہوری نظام کا قیام:

نظریہ پاکستان کی بنیاد پر ایک مستحکم اسلامی جمہوری نظام کا قیام۔

۲۔ منصفانہ معاشی نظام کا قیام:

بے روزگاری کے خاتمے اور عوام کی خوشحالی کو یقینی بنانے کے لئے منصفانہ معاشی نظام کا قیام۔

۳۔ ناخواندگی کا خاتمہ:

ملک سے ناخواندگی دور کر کے قوم کو جدید سائنسی دور کے لئے تیار کرنا۔

۴۔ انصاف اور معاشرتی تحفظ کی فراہمی:

بدعنوانی، رشوت اور ناانصافی کا خاتمہ اور عوام کو انصاف اور معاشرتی تحفظ فراہم کرنا۔

۵۔ ملکی استحکام، قومی سلامتی اور خودمختاری کا تحفظ:

مضبوط دفاع اور غیر وابستہ متوازن خارجہ پالیسی کے ذریعے ملکی استحکام، قومی سلامتی اور خودمختاری کا تحفظ۔

سوال نمبر۶: مقامی حکومتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: مقامی حکومتیں:

"ایسی حکومتیں جن میں اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی ہو اور حکومت کی باگ دوڑ مقامی لوگوں کے ہاتھوں میں ہو، مقامی حکومتیں کہلاتی ہیں"۔

2000ء کی مقامی حکومتیں:

پاکستان کے چیف ایگزیکٹیو جنرل مشرف نے 23 مارچ 2000ء کو مقامی حکومتوں کا منصوبہ پیش کیا۔ اور 14 اگست 2000ء کو مقامی حکومتوں کے تین درجاتی نظام کا اعلان کیا جو کہ یونین کونسل، تحصیل کونسل اور ضلع کونسل پر مشتمل تھا۔

انتظامیہ:

مقامی حکومتوں کی انتظامیہ جنرل کونسلروں کے علاوہ مزدوروں، کسانوں، عورتوں اور اقلیتی نمائندوں پر مشتمل تھی۔

انتخابات:

مقامی حکومتوں کے مرحلہ وار انتخابات دسمبر 2000ء سے جولائی 2001ء تک ہوئے۔

کونسلوں کا قیام:

ان کے بعد یونین، تحصیل اور ضلعی کونسلیں قائم کی گئیں۔ ان تمام کونسلوں میں ناظم اور نائب ناظم ووٹ کے ذریعے منتخب ہوئے۔ ان حکومتوں کی مدت پانچ سال تھی اور مقامی حکومتوں کے قوانین یکساں طور پر شہری اور دیہی علاقوں میں نافذ کیے گئے۔

مقامی حکومتوں کی ذمہ داریاں:

ان حکومتوں کی ذمہ داریاں مندرجہ ذیل تھیں۔

۱۔ مقامی حکومتوں کو مالیاتی اختیارات دیئے گئے۔

۲۔ سماجی اور نجی تنازعات کو حل کرنا۔

۳۔ ضلع کی سطح پر ترقیاتی کام کرنا۔

۴۔ ضلع کی سطح پر بجٹ بنانا۔

۵۔ ہر قسم کے ٹیکسوں کی وصولی کو یقینی بنانا۔

۶۔ ضلع کی سطح پر قانون سازی کرنا۔

سوال نمبر7: لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء پر نوٹ لکھیں۔

جواب: مقامی حکومتیں: (Local Government)

"ایسی حکومتیں جن میں اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی ہو اور حکومت کی باگ دوڑ مقامی لوگوں کے ہاتھوں میں ہو، مقامی حکومتیں کہلاتی ہیں"۔

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005:

جون 2005ء میں نئے بلدیاتی نظام (مقامی حکومت) نے اپنی پانچ سالہ مدت پوری کر لی تو اس نظام میں مزید بہتری کے لئے نئے بلدیاتی انتخابات سے پہلے صوبائی اسمبلیوں کی مشاورت سے اس میں کچھ ترامیم کیں۔ ان ترامیم کو "لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005" کے ذریعے پیش کیا گیا۔

ترامیم:

اس آرڈیننس کے تحت مندرجہ ذیل ترامیم کی گئیں۔

۱۔ یونین کونسل کے اراکین کی تعداد 21 سے کم کر کے 13 کر دی گئی۔

۲۔ تمام کونسلرز کے لئے تنخواہیں مقرر کی گئیں۔

۳۔ صوبے کی سطح پر ایک لوکل گورنمنٹ کمیشن نامی ادارہ قائم کیا گیا جس کا کام ناظمین کے خلاف کسی بھی قسم کے کیس کا فیصلہ کرنا تھا۔

۴۔ صوبے کے وزیراعلیٰ کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ یونین کونسل تحصیل کونسل یا ضلع کونسل کے ناظمین کو ان کے عہدے سے برطرف کریں یا ان کے کسی بھی حکم نامے کو منسوخ کر سکیں۔

awazeinqilab.com

تفصیلی جوابات (Long Questions)

مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات لکھیں۔

سوال نمبر1: ذوالفقار بھٹو کی اصلاحات پر مفصل نوٹ لکھیں؟

جواب: ذوالفقار علی بھٹو کا دورِ حکومت

ذوالفقار علی بھٹو نے 20 دسمبر 1971ء سے 5 جولائی 1977ء تک حکومت کی۔

بھٹو کی اصلاحات:

ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے منشور میں اصلاحات کے نفاذ کا اعلان کیا۔ جب وہ وزیراعظم بن گئے تو انہوں نے مندرجہ ذیل اصلاحات نافذ کیں۔

۱۔ معاشی اصلاحات (Economic Reforms):

ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے دور میں ملک کی معاشی حالات کو بہتر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے۔

۱۔ عوام کو اشیائے ضرورت کی قیمتوں پر سبسڈی دی۔
۲۔ کاشتکاروں کو کھاد بیج اور ٹریکٹر رعایتی نرخوں پر فراہم کئے۔
۳۔ کاشتکاروں سے فصل خریدنے پر امدادی قیمت دی گئی۔
۴۔ ملازمین کی تنخواہوں اور مراعات پر نظرثانی کی گئی۔
۵۔ ملازمین کو قرضوں کی سہولت فراہم کی گئی۔
۶۔ ریٹائرڈ ملازمین کے پنشن کی شرح میں اضافہ کیا گیا۔
۷۔ کم تنخواہ والے ملازمین کے بچوں کو تعلیمی سہولیات کے لئے ان کی فیس معاف کی گئی۔
۸۔ فوت ہونے والے ریٹائرڈ ملازمین کی بیواؤں کو بھی پنشن کی سہولت دی گئی۔
۹۔ پولیس کے لئے بھی متعدد سہولیات و مراعات کا اعلان کیا گیا۔

2۔ لیبر اصلاحات (Labour Reforms):

وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے معاشرے کے پسے ہوئے طبقے کے لئے لیبر اصلاحات کا اعلان کیا جن میں مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے۔

۱۔ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ مزدوروں کے لئے قانون سازی کی گئی۔
۲۔ مزدوروں کے لئے ڈیوٹی کے اوقات مقرر کیے گئے۔
۳۔ مزدوروں کو اوور ٹائم کی سہولت دی گئی۔
۴۔ مزدوروں کی یومیہ اجرت میں اضافہ کیا گیا۔
۵۔ مزدوروں کو میڈیکل کی سہولت دی گئی۔
۶۔ زخمی ہونے کی صورت میں معاوضہ دیا گیا۔
۷۔ مزدوروں کو بونس کی ادائیگی لازمی قرار دی گئی۔

۸۔ مزدور تحریک اور ٹریڈ یونین کو تحفظ دیا گیا۔
۹۔ مزدوروں کے لئے بڑھاپے کی پنشن اور بیمہ لازمی قرار دیا گیا۔
۱۰۔ مزدوروں کو بلاوجہ برخاست کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔

3۔ صنعتی اصلاحات (Industrial Reforms):

ذوالفقار علی بھٹو نے ملک کی صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصلاحات کئے

۱۔ 2 جنوری 1972ء کو ایک آرڈیننس کے ذریعے ملکی صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا گیا۔ غیر ملکی سرمائے سے چلنے والی صنعتوں کو اس پالیسی سے استثنیٰ حاصل تھا۔
۲۔ اس پالیسی سے غیر ملکی سرمایہ کو تحفظ دیا گیا کیونکہ وہ قومی ملکیت میں نہیں لیے گئے۔

ان اصلاحات کا یہ نتیجہ نکلا کہ ملکی معیشت پر حکومت کی گرفت زیادہ مضبوط ہوگئی لیکن سرمایہ داروں کو چونکہ تحفظ حاصل نہیں تھا اس لئے نجی شعبہ میں سرمایہ کاری کی رفتار کم ہوگئی۔

4۔ بیمہ زندگی اور بینک (Life Insurance & Banking):

ذوالفقار علی بھٹو نے اس شعبے میں مندرجہ ذیل اقدامات کئے۔

۱۔ 19 مارچ 1972ء کو تمام نجی لائف انشورنس کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لیا گیا اور ان تمام کمپنیوں کو ملا کر نومبر 1972ء میں "اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن" قائم کر دی گئی۔
۲۔ 19 مئی 1972ء کو صدارتی آرڈیننس کے ذریعے تمام نجی بینکوں کو سرکاری تحویل میں لیا گیا اور ان کا کنٹرول "سٹیٹ بینک آف پاکستان" کے حوالے کیا گیا۔ بینکنگ کے شعبے میں ان اصلاحات سے کارکنوں کی کارکردگی کا معیار بہت گر گیا۔

5۔ تعلیمی اصلاحات (Educational Reforms):

تعلیم کسی قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بھٹو نے اپنے دورِ حکومت میں اس شعبے میں مندرجہ ذیل اصلاحات کا نفاذ کیا۔

۱۔ یکم اپریل 1972ء کو بھٹو نے تمام نجی تعلیمی اداروں کو سرکاری تحویل میں لیا۔ چند اعلیٰ معیار والے تعلیمی ادارے اس پالیسی سے مستثنیٰ تھے۔
۲۔ جو سکول قومیائے گئے ان میں تعلیم مفت کر دی گئی۔

تعلیم کے شعبے میں ان اصلاحات کا نقصان یہ ہوا کہ تعلیمی اداروں کا معیار گر گیا۔ جو ادارے سرکاری تحویل میں نہیں لئے گئے ان کا تعلیمی معیار بہت بلند تھا جس سے طبقاتی نظامِ تعلیم اور بھی وسیع ہوگیا۔

6۔ زرعی اصلاحات (Agricultrural Reforms):

زراعت کسی ملک کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ کسی ملک کی صنعتی ترقی کا انحصار زراعت پر ہوتا ہے۔ بھٹو کی حکومت نے یکم مارچ 1972ء کو مندرجہ ذیل زرعی اصلاحات نافذ کرنے کا اعلان کیا۔

۱۔ نہری زمین کی حد ملکیت 500 ایکڑ سے کم کر کے 150 ایکڑ مقرر کر دی گئی۔
۲۔ بارانی زمین کی حد ملکیت 1000 ایکڑ سے کم کر کے 300 ایکڑ کر دی گئی۔

awazeinqilab.com

۳۔ جاگیرداروں اور بڑے زمینداروں سے زائد زمین بغیر قیمت کے حاصل کر کے مزارعین (چھوٹے کسانوں) میں تقسیم کردی گئی۔

۴۔ مزارعین کو زمین کی فروخت کی صورت میں حق شفعہ دے دیا گیا۔

۵۔ مزارعین کی بے دخلی پر پابندی لگادی گئی۔

۶۔ بیج، لگان اور آبیانہ کی ادائیگی مالکان کے ذمہ قرار پائی۔

بھٹو نے 1977ء کے انتخابات سے پہلے 5 جنوری 1977ء کو دوسری زرعی اصلاحات کا اعلان بھی کیا لیکن ان اصلاحات کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔

خلاصہ:

ان تمام اصلاحات کی بدولت پاکستان نے ان شعبوں میں بہتری دکھائی جو کہ مارشل لاء اور 1970ء کے ہنگاموں کی وجہ سے متاثر ہوئے تھے۔ ان اصلاحات کی وجہ سے ذوالفقار علی بھٹو کو کافی شہرت ملی۔

سوال نمبر 2: 1973ء کے آئین کے اہم نکات کیا ہیں؟

جواب: آئین:

"آئین قوانین کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی ملک کا انتظام چلایا جائے۔"

کسی ملک کا انتظام چلانے کے لئے ایک جامع اور بہترین آئین کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

1973ء کا آئین:

اپریل 1972ء میں ملک سے مارشل لاء کو ختم کر دیا گیا اور ایک عبوری آئین ملک میں نافذ کر دیا گیا۔ جبکہ دوسری طرف 1970ء کے عام انتخابات میں منتخب ارکان اسمبلی میں سے 25 ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جس نے ملک کے لئے نئے آئین کا مسودہ تیار کر کے قومی اسمبلی میں پیش کیا۔ قومی اسمبلی نے اس مسودے کو 10 اپریل 1973ء کو منظور کر لیا اور 14 اگست 1973ء کو اسے ملک میں نافذ کر دیا۔ اس آئین میں اب تک 25 ترامیم ہو چکی ہیں۔

1973 کے آئین کے اہم نکات اور خصوصیات:

1973ء کے آئین کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ وفاقی آئین:

یہ آئین وفاقی ہے۔ جس کی رو سے ملک چار صوبوں، وفاقی دارالحکومت اسلام آباد، شمالی علاقوں وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں اور صوبوں سے ملحقہ قبائلی علاقوں پر مشتمل ہے۔

2۔ تحریری آئین:

1973ء کا آئین سرکاری طور پر تحریری شکل میں موجود ہے۔ یہ آئین 280 دفعات، 12 حصوں اور 6 گوشواروں پر مشتمل ہے۔

3۔ پارلیمانی:

یہ آئین پارلیمانی ہے۔ وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کے ارکان پارلیمنٹ سے لئے جاتے ہیں۔ وزیر اعظم حکومت کا سربراہ ہوتا ہے جسے پارلیمنٹ منتخب کرتی ہے۔

4۔ دو ایوانی مقننہ:

اس آئین کے مطابق ملک میں دو ایوانی مقننہ ہوگی۔ ایوان بالا (سینٹ) اور ایوان زیریں (قومی اسمبلی)۔ قومی اسمبلی میں صوبوں کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی دی گئی ہے۔ جبکہ سینٹ میں تمام صوبوں کو مساوی نمائندگی دی گئی ہے۔ سینٹ کے کل ارکان کی تعداد 104 ہے اور قومی اسمبلی کے کل ارکان کی تعداد 342 ہے۔ اسطرح پارلیمنٹ کل ممبران کی تعداد 446 ہے۔

5۔ بنیادی حقوق:

آئین نے تمام شہریوں کو بنیادی حقوق کی ضمانت دی۔ مرکزی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کو بنیادی حقوق کے منافی کوئی قانون سازی کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

6۔ ترمیم کا طریقہ کار (نیم استوار آئین):

1973ء کے آئین میں ترمیم کی گنجائش ہے۔ کیونکہ یہ آئین نہ زیادہ استوار ہے اور نہ زیادہ لچکدار بلکہ نیم استوار ہے۔ آئینی ترمیم کا مسودہ کسی بھی ایوان میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ دونوں ایوانوں میں کل ارکان کی دو تہائی اکثریت ترمیم کے لئے لازمی ہے۔ اس آئین میں اب تک 25 ترامیم ہو چکی ہیں۔

7۔ آزاد عدلیہ:

اس آئین میں عدلیہ کی آزادی کی ضمانت دی گئی۔ جج اپنے فرائض کسی خوف یا دباؤ سے آزاد ہو کر سر انجام دیں گے۔ اس کے علاوہ اعلیٰ عدالتوں کے جج صاحبان کی تقرری اور برطرفی کے لئے مخصوص طریقہ کار موجود ہے۔ انہیں ملازمت کا تحفظ حاصل ہے۔

8۔ براہ راست انتخابات:

آئین کے مطابق قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے براہ راست انتخابات کا طریقہ کار اپنایا گیا ہے۔ یہ انتخاب پانچ سال کے لئے ہوگا۔

9۔ قومی زبان:

آئین کی رو سے اُردو پاکستان کی قومی زبان ہوگی۔ پندرہ سال کے عرصے میں اردو کو سرکاری (دفتری) زبان کی حیثیت سے رائج کرنے کے انتظامات کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ علاقائی زبانوں کی ترویج و ترقی کے لئے بھی کام کیا جائے گا۔

10۔ اسلامی ممالک سے تعلقات:

آئین کے مطابق حکومت پاکستان تمام اسلامی ممالک بالخصوص ہمسایہ ممالک سے برادرانہ تعلقات قائم کرے گی۔

11۔ غلامی کا خاتمہ:

آئین نے غلامی کو جرم قرار دیا۔ آئین کے مطابق پاکستان کے تمام شہری آزاد ہوں گے۔

خلاصہ:

1973ء کے آئین میں وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جو ایک اسلامی جمہوری اور فلاحی مملکت کے لئے ضروری ہیں۔ یہ آئین ملک کے ہر طبقے کی خواہشات کے مطابق ہے۔ یہ آئین تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ اگر اس کو اپنی اصل شکل میں نافذ کیا جائے تو ملک خوشحالی، امن اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

awazeinqilab.com

سوال نمبر۳: نفاذ اسلام کے لئے جنرل ضیاء الحق کی کوششیں تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: **جنرل ضیاء الحق کا دور حکومت: (1977-88ء)**

جنرل ضیاء الحق نے 5 جولائی 1977ء سے 17 اگست 1988ء تک تقریباً گیارہ سال حکومت کی۔

نفاذ اسلام کے لئے جنرل ضیاء الحق کی کوششیں:

پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ اس لئے آزادی کے بعد عوام کی خواہش تھی کہ یہاں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو۔ جنرل ضیاء الحق کی حکومت نے ملک میں اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کے لئے بہت سے مثبت اقدامات کئے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ عدلیہ اور قوانین (اسلامی حدود و تعزیرات):

قوانین اور عدالتی نظام کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے 10 فروری 1979ء کو ملک میں "اسلامی حدود و تعزیرات" کے نفاد کا اعلان کیا۔

ا۔ شراب نوشی، چوری، بدکاری اور قذف کے لئے اسلامی سزائیں نافذ کیں۔

۲۔ عدالتوں کے طریقہ کار سے غیر اسلامی روایات کو ختم کر دیا۔

۳۔ اسلامی قوانین کے نفاذ کو ممکن بنانے کے لئے افراد کی تیاری ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے اسلام آباد میں شریعت فیکلٹی اور اسلامی یونیورسٹی بنائی گئی۔

2۔ وفاقی شرعی عدالت:

جنرل ضیاء الحق کی حکومت نے 26 مئی 1980ء کو 1973 کے آئین میں ترمیم کے ذریعے ہر ہائی کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل شریعت بینچ اور سپریم کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل ایک اپیلٹ بینچ قائم کی۔ اس عدالت کو یہ اختیارات حاصل تھے کہ وہ انتظامیہ کے ہر اس قانون کو ختم کر سکتا تھا جو اسلام کے حوالے سے درست نہ ہو۔ شریعت بینچوں کا فیصلہ صدر سمیت ہر ایک کے لئے ماننا لازم قرار دیا گیا۔ البتہ شریعت بینچ کے فیصلے کے خلاف حکومت سپریم کورٹ کے اپیلٹ بینچ میں اپیل کر سکتی تھی۔

3۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس:

20 جون 1980ء کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے ملک میں زکوٰۃ و عشر آرڈیننس نافذ کیا۔ جس کے مطابق حکومت کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ بینکوں میں جمع شدہ رقوم پر ڈھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ کاٹ سکتی ہے۔ حکومت نے ابتدائی طور پر زکوٰۃ فنڈ میں سوا دو ارب روپے کی رقم خود جمع کرائی۔ اس کے علاوہ عشر جمع کر کے غریبوں میں تقسیم کرنے کی سکیم پر عمل درآمد کا آغاز 1983ء سے ہوا۔

4۔ بلاسود بنکاری:

یکم جنوری 1981ء کو اقتصادی نظام کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کے لئے صدر جنرل ضیاء الحق نے بعض اقدامات کا اعلان کیا۔ جس کے تحت تمام بینکوں میں بلاسود بینکاری کا نظام متعارف کرایا گیا۔ اس کے علاوہ دسمبر 1984ء میں اسلامی بینکاری کا نظام پیش کیا گیا۔

5۔ وفاقی محتسب:

جون 1981ء میں جنرل ضیاء الحق نے وفاقی محتسب کے قیام کا اعلان کیا ... کے قیام کا مقصد انصاف اور قانون کی بالادستی

قائم کرنا تھا۔ اس عہدے کی میعاد چار سال ہے۔ کوئی بھی شہری سرکاری محکمے یا افسر کے خلاف وفاقی محتسب کو درخواست دے سکتا ہے۔

6۔ احترام رمضان آرڈیننس:

25 جون 1981ء میں جنرل ضیاء الحق نے احترام رمضان آرڈیننس جاری کیا۔ اس کے مطابق ہر مسلمان رمضان المبارک میں روزے کے اوقات میں سرعام تمباکو نوشی اور کھانے پینے سے باز رہے گا۔ خلاف ورزی کی صورت میں تین ماہ قید یا جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا مستحق ہوگا۔

7۔ مجلس شوریٰ کا قیام:

دسمبر 1981ء میں صدر مملکت جنرل ضیاء الحق نے مجلس شوریٰ کے قیام کا اعلان کیا۔ اس کے ارکان کی تعداد 50 تھی۔ مجلس شوریٰ کا کام ایسے اقدامات کی سفارش کرنا ہے جو ملک میں اسلامی معاشرے کے قیام میں مددگار ہوں۔

8۔ زکوٰۃ فاؤنڈیشن

ضیاء الحق حکومت نے فروری 1982ء میں نیشنل زکوٰۃ فاؤنڈیشن قائم کی۔ اس ادارے کا مقصد غریبوں کی تربیت کرنا ہے تاکہ وہ ہمیشہ زکوٰۃ پر انحصار نہ کریں۔ اس کے لئے شروع میں دس کروڑ روپے مختص کئے گئے۔

9۔ نظام صلوٰۃ آرڈیننس:

1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے نظام صلوٰۃ کے سلسلے میں بھی ہدایت نامہ جاری کر دیا۔ جس کے مطابق سرکاری اداروں میں ظہر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلی وژن سے اذان نشر کرنے کا اہتمام بھی کیا گیا۔

10۔ خلفائے راشدین، اہل بیت اور صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کی سزا:

خلفائے راشدین، اہل بیت اور صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے لئے 1973ء کے آئین میں ترمیم کے ذریعے تین سال قید بامشقت، یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ایک ساتھ دینے کا اعلان کیا گیا۔ یہ ترمیم 1986ء میں آئین کی دفعہ 298 میں کی گئی۔

11۔ مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کی لازمی تعلیم:

حکومت نے تعلیمی اداروں میں بی۔اے، بی۔ایس۔سی کی سطح تک اور تمام پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں میں مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کے مضامین کو لازمی قرار دیا۔ البتہ غیر مسلموں کو اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ اسلامیات کے بجائے ''اخلاقیات'' کا مضمون منتخب کر سکتے ہیں۔

12۔ ذرائع ابلاغ:

جنرل ضیاء الحق نے اپنے ایک حکم نامے میں ذرائع ابلاغ کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لیے اقدامات کئے۔ ٹیلی وژن اور ریڈیو سے قرآن پاک اور عربی کی تعلیم کا اہتمام کیا گیا۔ حج اور دیگر اسلامی تقریبات کو ٹیلی وژن پر دکھانے کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے علاوہ اسلامی تعلیمات پر مبنی پروگراموں میں اضافہ کیا گیا۔

خلاصہ:

صدر مملکت جنرل ضیاء الحق کی ان کوششوں کی وجہ سے ملک میں بہت سے غیر اسلامی قوانین اور رسومات کا خاتمہ ہوا۔ اور آئندہ آنے والی حکومتوں کو اسلامی قوانین بنانے کے لئے ایک بنیاد بھی ملی۔

awazeinqilab.com

سوال نمبر۴: بینظیر بھٹو کے حکومت کے دونوں ادوار پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **بے نظیر بھٹو دورِ حکومت:**

پاکستان کی سیاسی تاریخ میں بے نظیر دو دفعہ ملک کی وزیر اعظم بنی۔ دونوں ادوار کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

1۔ بے نظیر بھٹو کا پہلا دورِ حکومت 1990-1988ء:

پس منظر:

نومبر 1988ء کے عام انتخابات کے نتیجے میں پاکستان پیپلز پارٹی (PPP) نے کامیابی حاصل کی۔ آئین کی رو سے صدر نے یکم دسمبر 1988ء کو بے نظیر بھٹو کو حکومت بنانے کی دعوت دی۔ بے نظیر نے 2 دسمبر 1988ء کو اپنے عہدے کا حلف اٹھایا اور 12 دسمبر 1988ء کو قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کیا۔ دورِ جدید میں یہ پہلا موقع تھا کہ کسی بھی اسلامی ملک کے سربراہ حکومت کے عہدے پر کوئی مسلمان خاتون فائز ہوئی۔

اہم واقعات:

بے نظیر بھٹو کی پہلی حکومت کے اہم واقعات اور اقدامات یہ ہیں۔

i۔ پہلی تقریر:

اقتدار سنبھالنے کے بعد بے نظیر نے بطور وزیر اعظم اپنی پہلی تقریر میں کہا کہ ہم صلح، آشتی، اور محبت کا راستہ اپنائیں گے۔ اتحاد، امن، آزادی، اور امید ہمارا پیغام ہوگا۔

ii۔ خارجہ پالیسی:

دنیا کے ترقی یافتہ ممالک مثلاً روس، امریکہ وغیرہ کے ساتھ بہتر تعلقات کی کوشش کی گئی۔ اس کے علاوہ تیسری دنیا کے مفادات اور حقوق کی بھی حمایت کی گئی۔ ہمسایہ ملک بھارت کے ساتھ کشیدگی کو کم کرنے کی کوشش کی گئی۔

iii۔ پریس کی آزادی:

پریس کی آزادی کے سلسلے میں نیشنل پریس ٹرسٹ کو توڑ کر ٹی۔ وی اور ریڈیو کو خود مختار بنایا۔

iv۔ مزدور یونین کی بحالی اور سیاسی قیدیوں کی رہائی:

ملک میں مزدور یونین کو بحال کروایا۔ اس کے علاوہ جیلوں میں بند سیاسی قیدیوں کو بھی رہا کر دیا۔

v۔ صدارتی انتخاب:

دسمبر 1988ء میں غلام اسحاق خان نے صدارتی انتخاب جیتا اور مستقل صدر بن گئے۔

vi۔ ایٹمی تنصیبات کی حفاظت اور دیگر معاہدے:

ایٹمی تنصیبات کی حفاظت کے پیش نظر پاکستان نے 31 دسمبر 1988ء کو سارک کانفرنس کے موقع پر بھارت سے مذاکرات کیے۔ اس سلسلے میں بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی اور بے نظیر بھٹو نے ایک معاہدے پر دستخط کیے کہ دونوں ممالک ایک دوسرے کے ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ ثقافتی وفود کے تبادلے اور دوہرے ٹیکسوں کی ادائیگی

vii۔ پیپلز ورکس پروگرام کا آغاز:

وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے 23 اپریل 1989ء کو پشاور میں پیپلز ورکس پروگرام شروع کیا۔

viii۔ پیپلز پارٹی اور آئی جے آئی کے اختلافات:

نومبر 1988ء کے انتخابات کے نتیجے میں مرکز میں پیپلز پارٹی اور پنجاب میں اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومتیں قائم ہوئی تھیں۔ دونوں کے درمیان شروع سے اختلافات تھے جس کی وجہ سے ملک میں سیاسی انتشار روز بروز بڑھ رہا تھا۔

ix۔ حکومت کی برطرفی:

صدر غلام اسحاق خان نے 6 اگست 1990ء کو بے نظیر کی حکومت پر بدعنوانی، جمہوری روایات کی پامالی اور اختیارات کے ناجائز استعمال کا الزام لگا کر قومی اسمبلی توڑ دی اور بے نظیر کی حکومت کو برطرف کر کے غلام مصطفیٰ جتوئی کو نگران وزیر اعظم مقرر کیا اور ملک میں 24 اکتوبر 1990ء کو عام انتخابات کرانے کا اعلان کیا گیا۔

2۔ بے نظیر بھٹو کا دوسرا دورِ حکومت (1996ء-1993ء):

پس منظر:

جولائی 1993ء میں وزیر اعظم نواز شریف کی حکومت کی برطرفی کے بعد نگران حکومت نے 6 اکتوبر 1993ء کو عام انتخابات کرائے جس کے نتیجے میں پیپلز پارٹی کو اکثریت حاصل ہوگئی اور یوں 19 اکتوبر 1993ء کو بے نظیر بھٹو نے دوسری مرتبہ وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا۔

اہم واقعات:

بے نظیر بھٹو کے دوسرے دورِ حکومت کے حالات و واقعات کچھ یوں ہیں۔

i۔ محتاط اور محفوظ سیاسی پالیسی:

بے نظیر بھٹو کو اپنے پہلے دورِ حکومت میں غلط سیاسی پالیسوں کی وجہ سے مخالفت کا سامنا تھا۔ اس لئے اس مرتبہ اس کی حکومت نے پہلے سے زیادہ محتاط اور محفوظ پالیسی اختیار کی۔ مثلاً بیوروکریسی کے ساتھ اچھے تعلقات اور پریس کی آزادی بے نظیر کی اس حکومت میں ایک مثال بن گئی۔

ii۔ ملک کی خوشحالی اور ترقی کے لئے اقدامات:

بے نظیر کی حکومت نے پاکستان کو ایک باوقار اور خوشحال ملک بنانے کے لئے بہت سے اقدامات کئے۔ مثلاً بے روزگاری میں کمی، خواندگی میں اضافہ، بجلی اور توانائی کے بحران پر قابو پانا، صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی، منشیات کی روک تھام، جرائم اور دہشت گردی کا خاتمہ، قومی وسائل کی ترقی اور ملک کے لئے ایک جامع خارجہ پالیسی بنانا ان کی حکومت کی ترجیحات میں شامل تھا۔

iii۔ پیپلز پارٹی کی صوبائی حکومت میں مداخلت:

بے نظیر کے دوسرے دورِ حکومت میں پی پی پی نے مرکز، صوبہ سندھ اور صوبہ پنجاب میں اکثریت حاصل کی۔ لیکن صوبہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں حکومت بنانے میں ناکام رہی۔ بے نظیر کی کوشش تھی کہ ان دونوں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک لا کر اپنی حکومت قائم کر لی۔ چنانچہ خیبر پختونخوا میں پیر صابر شاہ اور بلوچستان میں ذوالفقار مگسی کی حکومتوں کا خاتمہ کر کے وہاں اپنے وزرائے اعلیٰ نامزد کیے۔ اس کے علاوہ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم (MQM) کے درمیان بھی محاذ آرائی کا بازار گرم تھا۔

awazeinqilab.com

iv۔ بجٹ جون 1994ء:

حکومت میں آنے کے بعد بے نظیر نے جون 1994ء کو قومی اسمبلی میں بجٹ پیش کیا جس میں 128 ارب روپے کے نئے ٹیکس لگائے گئے جس کے خلاف پورے ملک میں شدید ردعمل سامنے آیا۔

v۔ بلدیاتی اداروں کی بحالی:

26 جون 1996ء کو سپریم کورٹ نے بلدیاتی ادارے بحال کئے۔ لیکن بے نظیر حکومت نے اختیارات بلدیاتی اداروں کو دینے کی بجائے اپنے پاس رکھنے کا قانون منظور کروایا۔

vi۔ ملک کے خراب سیاسی اور معاشی حالات:

10 اگست 1996ء کو ملک بھر کے تاجروں نے جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف ہڑتالیں شروع کیں۔ اس کے علاوہ صدر پاکستان فاروق لغاری اور بے نظیر بھٹو کے درمیان ججوں کی تقرریوں کے بارے میں اختلافات پیدا ہوئے۔ اپوزیشن نے بھی حکومت کے خلاف احتجاج شروع کیا۔ وزیراعظم نے اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دی لیکن دوسری طرف صدر پاکستان نے آرٹیکل (2b) 58 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے 5 نومبر 1996ء کو قومی اسمبلی توڑ دی۔ ملک معراج خالد کو نگران وزیراعظم مقرر کر کے 3 فروری 1997ء کو ملک میں عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔

خلاصہ:

بے نظیر کی دونوں حکومتوں کا جائزہ لینے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ روٹی، کپڑا اور مکان کا دعوٰی کرنے والی جماعت نے اپنے منشور پر بہت کم عمل کیا۔ یہ ضرور ہے کہ بہت سے شعبوں کو ترقی دی لیکن کرپشن، سیاسی ابتری اور فسادات ان کے دور حکومت کا خاصہ رہی۔

سوال نمبر۵: نواز شریف کے پہلے دور حکومت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: نواز شریف کا پہلا دور حکومت 1990-1993ء:

پس منظر:

6 اگست 1990ء کو صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے بے نظیر حکومت کو برطرف کر کے 24 اکتوبر 1990ء کو ملک میں عام انتخابات کروانے کا اعلان کر دیا۔

انتخابات میں نواز شریف کی کامیابی:

اس طرح صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے عام انتخابات میں مسلم لیگ کو زیادہ نشستیں حاصل کرنے پر 6 نومبر 1990ء کو میاں نواز شریف کو حکومت بنانے کی دعوت دی۔

نواز شریف دور حکومت کے اہم واقعات:

نواز شریف دور کے اہم واقعات مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ نجکاری کمیشن کا قیام:

22 جنوری 1991ء کو نجکاری کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا مقصد ان سرکاری اداروں کو نجی شعبوں کے حوالے کرنا تھا جو خسارے

میں چل رہے تھے۔ اس سے قومی خزانے پر بوجھ کم ہوا اور ادارے فعال ہوئے۔

۲۔ بھارت سے امن معاہدے کی توثیق:

27 جنوری 1991ء کو پاک بھارت حکومتوں نے ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کے معاہدے کی توثیق کر دی۔

۳۔ قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا اعلان (National Financial Commission Award):

نواز شریف نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے مابین رقوم کی تقسیم کے متعلق قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا اعلان کیا جس کے تحت تمام صوبوں کو مالی معاملات میں اختیارات دیئے گئے۔

۴۔ IRSA کا قیام:

پاکستان کے چاروں صوبوں کے درمیان دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم پر تنازع چل رہا تھا۔ 1991ء میں دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کے متعلق چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ نے ایک معاہدے پر دستخط کئے اور اس معاہدے پر عمل درآمد کے لئے Indus River System Authority (IRSA) کا قیام عمل میں لایا گیا۔

۵۔ برآمدات میں اضافے کے لئے اقدامات:

نواز شریف کی حکومت نے بیرونِ ملک منڈیوں تک رسائی کے لئے اقدامات کئے اور ملکی زرمبادلہ بڑھانے اور برآمدات میں اضافہ کے لئے اقدامات کئے۔ نواز دور حکومت میں برآمدات میں 12 فیصد اضافہ ہوا۔

۶۔ زرعی پالیسی کا اعلان:

حکومت نے نئی زرعی پالیسی کا اعلان کیا۔ اس پالیسی نے کاشتکاروں اور کسانوں کو مالی و غیر مالی ترغیبات اور امداد فراہم کی۔

۷۔ شریعت بل 1991ء کی منظوری:

نواز دور حکومت میں قومی اسمبلی نے شریعت بل 1991ء کو منظور کر لیا۔ اس بل کے ذریعے تمام قانونی اور انتظامی امور میں قرآن و سنت کی بالادستی کو ممکن بنایا گیا۔

8۔ بیت المال کا قیام:

1992ء میں غریبوں اور یتیموں کی مالی امداد کے لئے پاکستان بیت المال کا قیام عمل میں لایا گیا۔

۹۔ خود روزگار سکیم:

نواز حکومت نے خود روزگار سکیم کا اعلان کیا جس کے تحت عوام کو تین اقسام (50 ہزار، 1 لاکھ 50 ہزار، 3 لاکھ) کے قرضے دیئے جاتے تھے۔ جس سے وہ اپنا ذاتی کاروبار شروع کر کے اپنی مالی حالت بہتر بنا سکتے تھے۔ اس سکیم سے بے روزگاری کی شرح میں کمی آئی۔

۱۰۔ لیبر پالیسی کا اعلان:

حکومت نے لیبر پالیسی کا اعلان کیا جس کے تحت ایک سے سولہ گریڈ تک تمام سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کے ملازمین کو عبوری الاؤنس دیا گیا۔

۱۱۔ لاہور اسلام آباد موٹروے منصوبہ:

1992ء میں نواز شریف نے لاہور اسلام آباد موٹروے منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا۔ لیکن یہ منصوبہ نواز شریف کے دوسرے دور حکومت میں مکمل ہوا۔

awazeinqilab.com

۱۲۔ خود انحصاری سکیم:

5 ستمبر 1992ء کو وزیر اعظم نے خود انحصاری سکیم کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا جس کے تحت صرف دس فیصد رقم جمع کرانے پر عوام کو پبلک ٹرانسپورٹ کی گاڑیاں مثلاً ٹیکسی، بس، وین، رکشہ وغیرہ دیئے جاتے تھے جس سے وہ اپنا روزگار شروع کرتے۔

۱۳۔ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختلافات:

صدر غلام اسحاق خان اور نواز شریف کے درمیان چیف آف آرمی سٹاف کی تقرری اور 1973ء کے آئین میں آٹھویں ترمیم پر اختلافات پیدا ہوگئے اور 18 اپریل 1993ء کو صدر نے اسمبلیاں توڑ کر جناب بلخ شیر مزاری کو نگران وزیر اعظم بنا دیا۔

۱۴۔ نواز حکومت کی بحالی:

قومی اسمبلی کی سپیکر نے صدر کے فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا اور نواز شریف نے قومی اسمبلی کی بحالی کیلئے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی۔ سپریم کورٹ نے صدر کے اقدام کو غیر آئینی قرار دے کر 26 مئی 1993ء کو قومی اسمبلی اور نواز کابینہ کو بحال کر دیا۔

۱۵۔ اعتماد کا ووٹ:

27 مئی 1993ء کو وزیر اعظم نے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کیا۔

۱۶۔ سیاسی بحران اور حکومت کا خاتمہ:

نواز حکومت کی بحالی کے بعد بھی ملک میں سیاسی حالات مستحکم نہ تھے۔ اس لئے سیاسی بحران کے حل کے لئے فوج کے تعاون سے صدر غلام اسحاق خان، وزیر اعظم نواز شریف اور آرمی چیف جنرل عبدالوحید کاکڑ کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا جس کے تحت صدر اسمبلیاں توڑنے کے بعد عام انتخابات کا اعلان کر کے اپنے عہدے سے مستعفی ہونگے۔ 18 جولائی 1993ء کو صدر غلام اسحاق خان نے اسمبلیاں توڑ دیں اور اپنے عہدے سے بھی مستعفی ہو گئے۔

۱۷۔ نگران حکومت:

نگران حکومت میں سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد کو قائم مقام صدر اور معین قریشی کو نگران وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔

خلاصہ:

نواز شریف کا پہلا دور حکومت اگرچہ تین سال رہا۔ اس دور میں بہترین پالیسیاں اور منصوبے بنے لیکن اس کے باوجود ان کا دور حکومت سیاسی افراتفری، کرپشن اور غیر یقینی کا حامل تھا۔

سوال نمبر ۶: جنرل پرویز مشرف کے دور حکومت پر مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: **جنرل پرویز مشرف کا دور حکومت (1999-2008ء)**

پس منظر:

نواز شریف کے دوسرے دور حکومت میں پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر میں کارگل کے مقام پر جنگ شروع ہوئی۔ اعلان واشنگٹن کے تحت جنگ بندی ہوئی۔ جس سے قوم میں مایوسی پھیل گئی۔ دوسری طرف نواز شریف نے جنرل پرویز مشرف کو ہٹا کر جنرل ضیاء الدین کو فوج کا

سربراہ مقرر کیا۔ لیکن 12 اکتوبر 1999ء کو مشرف نے نواز حکومت کا تختہ الٹ دیا اور خود اقتدار سنبھالا۔

مشرف دور حکومت کے اہم حالات و واقعات:

وزیر اعظم نواز شریف کی برطرفی کے بعد مشرف نے چیف ایگزیکٹیو کا عہدہ سنبھالا۔ آپ کے دور کے اہم واقعات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ مقامی حکومتوں کا قیام:

چیف ایگزیکٹیو جنرل پرویز مشرف نے 23 مارچ 2000ء کو حکومتی اختیارات نچلی سطح پر منتقل کرنے اور عوام کی شرکت کو موثر بنانے کے لئے بلدیاتی نظام کا ایک جامع منصوبہ پیش کیا۔

2۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کی حمایت: (مشرف کی اعتدال پسندی)

11 ستمبر 2001ء کو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون پر حملے ہوئے۔ امریکہ نے اس کا الزام اسامہ بن لادن اور القاعدہ تنظیم پر لگایا جو اس وقت افغانستان میں روپوش تھے۔ امریکہ نے القاعدہ اور طالبان کے خلاف جنگ میں پرویز مشرف سے حمایت طلب کی۔ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مشرف نے امریکہ کو دہشت گردی کے خاتمے کے لئے ہر ممکن امداد کی یقین دہانی کرائی۔

3۔ صدارتی ریفرنڈم 2002ء:

الیکشن کمیشن نے 30 اپریل 2002ء کو صدارتی ریفرنڈم کرانے کا اعلان کیا تاکہ عوام کی رائے معلوم کی جائے کہ وہ مشرف کو آئندہ پانچ سال کے لئے بطور صدر منتخب کرتے ہیں یا نہیں۔ اس ریفرنڈم میں مشرف بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

4۔ لیگل فریم ورک آرڈر 2002ء:

چیف ایگزیکٹیو پرویز مشرف نے 21 اگست 2002ء کو LFO جاری کیا جس کے تحت صدر قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی کو اپنے ایک نمائندے کو وزیر اعظم بنانے کیلئے دعوت دیگا۔ اس کے علاوہ صوبائی گورنر صوبائی اسمبلی کے وزرائے اعلیٰ کو عہدہ سنبھالنے کی دعوت دینگے۔ اس آرڈیننس کے تحت صدر آئین میں ترمیم کا اعلان کر سکتا ہے اور یہ ترمیم کسی بھی کورٹ میں چیلنج نہیں کی جا سکتی۔ اس کے علاوہ قومی اسمبلی کیلئے مزید نشستوں کا اعلان بھی کیا گیا اور اکتوبر 2002ء میں عام انتخابات کا اعلان بھی کیا گیا۔

5۔ عام انتخابات 2002ء:

10 اکتوبر 2002ء کو ملک میں عام انتخابات کرائے گئے۔ قومی اسمبلی کی کل نشستوں کی تعداد 272 تھی۔ ان انتخابات میں مسلم لیگ (ق) نے قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل کی۔ دوسری اور تیسری اکثریتی پارٹی پیپلز پارٹی اور متحدہ مجلس عمل تھیں۔ مرکز، پنجاب اور سندھ میں مسلم لیگ (ق) کی جبکہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں متحدہ مجلس عمل کی صوبائی حکومتیں قائم ہو گئیں۔

6۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء:

2000ء کی مقامی حکومتوں نے اپنی مدت جون 2005ء میں مکمل کر لی۔ اس نظام میں بہتری کے لئے اس میں صوبائی اسمبلیوں کی مشاورات سے ترمیم کی گئی۔ اسمبلیوں کی تجاویز کی روشنی میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس جاری کیا گیا۔ اس کے تحت یونین کونسل کے اراکین کی تعداد 21 سے کم کر کے 13 کر دی گئی۔

awazeinqilab.com

7۔ حقوق نسواں بل 2006ء:

مشرف نے عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے 2006ء میں ''حقوق نسواں بل'' قومی اسمبلی سے پاس کیا تا کہ ملک کی آبادی کا تقریباً نصف حصہ اپنے حقوق سے محروم نہ ہوں۔

8۔ صنعتوں کی ترقی میں مشرف کا کردار:

صنعتوں کے قیام اور ترقی کے لئے مشرف دور پاکستان کی تاریخ میں نمایاں دور رہا۔ امریکہ اور یورپی ممالک کے تعاون کی وجہ سے پاکستانی صنعتوں میں ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری ہوئی۔

I۔ ٹیلی کمیونیکیشن، موٹر کار، موٹر سائیکل اور ٹیلی وژن کی صنعتوں نے کافی ترقی کی۔

II۔ مشرف دور میں ملکی دفاعی صنعت بھی کافی مضبوط ہوئی۔ جنرل پرویز مشرف نے 14 سے 17 نومبر 2000ء کو کراچی میں "Ideas 2000" کے نام سے بین الاقوامی دفاعی نمائش کرائی اور بہت سے ممالک نے پاکستان کے بنائے ہوئے جنگی آلات خریدنے میں دلچسپی ظاہر کی۔

III۔ مشرف حکومت کے اقدامات کی وجہ سے دسمبر 2003ء میں بل گیٹس کی کمپنی (جو کمپیوٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی اور دفتری آلات کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے) نے پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔

عالمی بنک کے رپورٹ کے مطابق مشرف دور حکومت میں پاکستانی معیشت میں 6.8 فیصد ترقی ہوئی۔

9۔ نجکاری کے لئے مشرف کے اقدامات:

مشرف نے مردہ صنعتوں کی ترقی کے لئے نجکاری کی بہترین پالیسی اختیار کی۔ مشرف دور میں بنکوں اور صنعتوں کی نجکاری کی وجہ سے 5 فیصد پاکستانی عوام غربت سے نکل کر درمیانے طبقے کا حصہ بن گئے۔

10۔ پرویز مشرف اور شوکت عزیز دور کے اصلاحات:

i۔ معاشی اصلاحات:

مشرف نے ملکی معیشت کو ترقی دینے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے۔

(i) جنرل سیلز ٹیکس کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔

(ii) ٹیکس کی شرح کو کم کر کے اس کی بنیاد وسیع کر دی گئی۔

(iii) ٹیکس کا ایسا نظام رائج کیا جس کے تحت امیر لوگ Direct ٹیکس ادا کرتے تھے۔

(iv) صوبوں کی آمدنی بڑھانے کیلئے صوبائی ٹیکسوں کا نظام متعارف کرایا۔

(v) زرعی آمدنی پر ٹیکس وصولی کا اختیار صوبوں کو دیا گیا۔

(vi) ٹیکس محتسب کا قیام عمل میں لایا گیا۔

ii۔ معاشرتی اصلاحات:

مشرف نے پاکستانی معاشرے میں مندرجہ ذیل اصلاحات کا نفاذ کیا۔

(i) اعتدال پسندی کی پالیسی اپنا کر اس کو درست سمت دینے کی کوشش کی۔

(ii) عورتوں کو ان کا جائز مقام دینے کی کوشش کی گئی۔

(iii) قانون ساز اور دوسرے اداروں میں عورتوں کو زیادہ نمائندگی کا حق دیا گیا۔

(iv) اقرباء پروری اور سفارش کے خاتمے کیلئے اقدامات کئے گئے اور میرٹ کی بالادستی کو ممکن بنایا گیا۔

iii۔ جمہوری اصلاحات:

مشرف نے اپنے دور حکومت میں جمہوری اصلاحات کیں۔

(i) مقامی حکومتوں کا نظام متعارف کرایا۔

(ii) قومی تعمیر نو بیورو (NRB) قائم کی تا کہ جمہوری ادارے مضبوط ہوں۔

iv۔ تعلیمی اصلاحات:

مشرف نے ملک میں تعلیمی نظام کی بہتری کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے۔

(i) اعلیٰ تعلیم کو عام کرنے کیلئے ایچ ای سی (HEC) کا قیام عمل میں لایا۔

(ii) اساتذہ اور طلباء کیلئے ملکی اور غیر ملکی وظائف (Scholarships) کا اہتمام کیا۔

(iii) سرکاری تعلیمی اداروں کے ملازمین کی تنخواہوں اور مراعات کو پرکشش بنایا۔

v۔ نادرا کا قیام اور کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کا اجراء:

مشرف دور میں نادرا کا قیام اور کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کا اجراء جدید دور کے عین کے مطابق ایک اہم پیش رفت تھی۔ اس سے صحیح مردم شماری اور خانہ شماری میں بہت مدد ملی۔

11۔ اعتماد کا ووٹ اور سیاسی بحران:

2007ء میں مشرف نے مزید پانچ سال تک صدارت میں رہنے کے لئے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کیا۔ لیکن عدلیہ، وکلاء اور سول سوسائٹی کی مخالفت کی وجہ سے ملک بھر میں افراتفری پھیل گئی۔ جس سے ملک کی سیاسی حالات بہت خراب ہو گئے۔

12۔ ایمرجنسی کا نفاذ اور چیف جسٹس کی معطلی:

جنرل پرویز مشرف نے سیاسی مخالفت کی روک تھام کے لئے 2007ء میں ایمرجنسی نافذ کی اور 2008ء میں عام انتخابات کرانے کا وعدہ کیا۔ انتخابات میں شرکت کے لئے بے نظیر بھٹو اور نواز شریف ملک واپس آئے اور انتخابی سرگرمیوں میں حصہ لینے لگے۔ اس دوران جنرل مشرف نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس چوہدری افتخار حسین کو بھی معطل کر دیا۔

13۔ بے نظیر بھٹو کا قتل:

27 دسمبر 2007ء کو بے نظیر بھٹو کو راولپنڈی میں لیاقت باغ میں جلسہ عام سے واپسی پر قتل کر دیا گیا۔ جس سے پورے ملک میں افراتفری، لوٹ مار اور دہشت گردی کا بازار گرم ہو گیا۔

awazeinqilab.com

14۔ عام انتخابات کے نتائج اور مشرف کا استعفیٰ:

18 فروری 2008ء کو ملک میں عام انتخابات ہوئے۔ نتائج کے مطابق پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل کر کے حکومت بنائی۔ سید یوسف رضا گیلانی کو ملک کا وزیراعظم بنایا گیا۔ دوسری طرف مختلف سیاسی اور سماجی طبقوں کی طرف سے جنرل مشرف پر صدارت کا عہدہ چھوڑنے کا دباؤ بڑھ گیا اور یوں جنرل مشرف نے 18 اگست 2008ء کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا اور 6 ستمبر 2008ء کو آصف علی زرداری ملک کے نئے صدر منتخب ہوئے۔

خلاصہ:

جنرل پرویز مشرف کے آٹھ سالہ دور کا مختصر جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرف دورِ حکومت میں ملک نے بہت سے شعبوں میں نمایاں ترقی کی۔ مثلاً انفارمیشن ٹیکنالوجی، دفاعی صنعت، معاشی شعبے اور سرمایہ کاری کو نمایاں ترقی ملی۔ لیکن دوسری طرف مشرف کی غلط پالیسیوں نے ملک کو دہشت گردی اور بدامنی جیسے نہ ختم ہونے والے مسائل کی طرف دھکیل دیا۔ جس نے لال مسجد اور باجوڑ مدرسے کی شہادت کی صورت میں مشرف دور کو انتہائی متنازعہ بنا دیا۔

اضافی سوالات وجوابات (Additional Questions and Answers)

سوال نمبر1: قومیائے جانا یا قومیانا کسے کہتے ہیں؟

جواب: **قومیائے جانا یا قومیانا: (Nationalization):**

''نجی اداروں یا اثاثوں کی ملکیت یا کنٹرول اور اشیاء خدمات کی سرکاری تحویل میں لئے جانے کے عمل کو قومیانا یا قومیائے جانا کہتے ہیں''۔

سوال نمبر2: نجکاری کسے کہتے ہیں؟ نجکاری کے اثرات بیان کریں؟

جواب: **نجکاری (PRIVITIZATION):**

اثاثوں کی ملکیت یا کنٹرول اور اشیاء وخدمات کی سرکاری انتظام سے نجی اداروں کو منتقلی کے عمل کو نجکاری کہا جاتا ہے۔

نجکاری کی وجہ / ضرورت:

نجکاری اس صورت میں کی جاتی ہے جب سرکاری ادارے مسلسل خسارے کا شکار ہوں اور حکومت کے پاس اسے بہتر بنانے کے لئے وسائل نہ ہوں۔

نجکاری کے اثرات:۔

نجکاری کے کئی اثرات ہوتے ہیں جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔

1:۔ مقابلے کا رجحان اور بہترین اشیاء کی فراہمی:

نجکاری کی وجہ سے مارکیٹ میں مقابلے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ مختلف نجی ادارے زیادہ منافع کمانے کے چکر میں ہوتے ہیں اور عوام کو مناسب قیمت پر معیاری اشیاء فراہم کرتے ہیں۔

2:۔ ملازمین پر اثر:

نجی اداروں کے ملازمین پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے کیونکہ وہ اس کمپنی کی طرف رجوع کرتے ہیں جو زیادہ منافع دیتے ہیں۔ اس سے انکا معیارِ زندگی بہتر ہوتا ہے اور وہ زندگی کے مختلف سہولیات سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

3۔ تعلیم اور صحت کی سہولیات کی فراہمی:

نجی اداروں کے ملازمین کی توجہ حاصل کرنے کیلئے تعلیم اور صحت کے ادارے کھول لیتے ہیں جن سے متعلقہ ادارے کے ملازمین اور انکی فیملی مفت استفادہ کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر3: محمد خان جونیجو کی حکومت کے خاتمے کے اسباب بیان کریں۔

جواب: **محمد خان جونیجو کی حکومت کا خاتمہ:**

1985ء کے غیر جماعتی انتخابات کے بعد منتخب ہونے والے وزیراعظم محمد خان جونیجو کی حکومت کا خاتمہ صدر جنرل ضیاء الحق نے 29 مئی 1988ء کو کیا۔

محمد خان جونیجو کی حکومت کے خاتمے کے اصل وجوہات:

جونیجو حکومت کے خاتمے کے اصل وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i):۔ حکومت ملنے کے بعد جونیجو کا مسلسل مارشل لاء کی مذمت کرنا۔

(ii):۔ کابینہ میں صدر ضیاء الحق کی مرضی کے خلاف دو دفعہ ردوبدل کرنا اور اہم وزارتیں تبدیل کرنا۔

(iii):۔ جنیوا معاہدے میں صدر ضیاء الحق کے مشوروں کو مکمل طور پر نظرانداز کرنا۔

(iv):۔ سانحہ اوجڑی کیمپ کی وجہ سے فوج پر سرِعام تنقید کرنا۔

صدر ضیاء الحق کے پیش کردہ وجوہات:

صدر ضیاء الحق نے حکومت کے خاتمے کے مندرجہ ذیل وجوہات پیش کیے۔

(i):۔ اسلام کے نفاذ کا عمل رک گیا ہے۔

(ii) جمہوری عمل سست ہو گیا ہے۔

(iii) امن وامان کی صورت حال خراب ہو رہی ہے اور ملکی سالمیت کو خطرہ ہے۔

سوال 4: 1973ء کے آئین میں شامل اسلامی دفعات پر نوٹ لکھیں۔

جواب:۔ **1973ء کے آئین میں شامل اسلامی دفعات:**

1973ء کے آئین میں شامل اسلامی دفعات مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ اقتدارِ اعلیٰ کا مالک:

اس آئین کے مطابق اقتدارِ اعلیٰ کا مالک اللہ ہے اور پاکستان کی حکومت عوام کے پاس اللہ کی امانت ہے۔

awazeinqilab.com

II۔ سرکاری مذہب:

اس آئین کے تحت ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔

III۔ ملک کا نام

آئین کے مطابق ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" ہوگا۔

IV۔ سربراہ مملکت:

آئین کے تحت صدر اور وزیراعظم کیلئے مسلمان ہونے کی شرط رکھی گئی۔

V۔ قانون سازی:

ملک میں کوئی نیا قانون اسلامی شریعت کے منافی نہیں بنایا جائے گا اور مروجہ قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنانے کیلئے فوری اقدامات کئے جائیں گے۔

VI۔ انفرادی و اجتماعی زندگی:

پاکستان کے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی قرآن و سنت کے مطابق ڈھال سکیں۔

vii ۔ مسلمان کی تعریف:

اس آئین میں پہلی مرتبہ مسلمان کی تعریف کی گئی کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان رکھے گا، مسلمان کہلائے گا۔

viii۔ قادیانی غیر مسلم قرار:

آئین نے پہلی مرتبہ قادیانوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

ix۔ اسلامی تعلیمات:

آئین کے مطابق قرآن پاک اور اسلامیات کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے اقدامات اور قرآن پاک کی غلطیوں سے پاک چھپائی کا انتظام حکومت کی ذمہ داری ہے۔

x۔ سود، جوا، شراب نوشی کا خاتمہ:

آئین میں کہا گیا ہے کہ سود، عصمت فروشی، جوا اور شراب نوشی کے خاتمے کیلئے اقدامات کئے جائیں گے۔

xi۔ اسلامی نظریاتی کونسل:

آئین میں اسلامی نظریاتی کونسل کے قیام کی سفارش کی گئی۔ یہ کونسل قوانین کو اسلامی بنانے میں قانون ساز اداروں کی رہنمائی کرے گا۔

سوال 5 : 1973ء کے آئین میں بیان کیے گئے ریاستی پالیسی کے رہنما اصولوں پر نوٹ لکھیں۔

ریاستی پالیسی کے رہنما اصول:

1973ء کے آئین میں بھی باقی دو آئینوں کی طرح ریاستی پالیسی کے رہنما اصول شامل ہیں۔ ریاست کے ہر ادارے کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان اصولوں کے مطابق اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیں۔ وہ رہنما اصول ذیل میں بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ شہریوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی:

ریاستی پالیسی کے رہنما اصولوں میں سے سب سے بنیادی بات یہ تھی کہ پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق گزارنے کے لئے ریاست خاطر خواہ سہولیات فراہم کرے گی۔ ایسے اقدامات کئے جائیں گے جس سے شہری قرآن و سنت کے تمام احکامات سمجھ سکیں اور ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔

۲۔ اسلام کا ضابطہ اخلاق:

ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک میں اسلام کا ضابطہ اخلاق نافذ کرے اور ایسے تمام افعال جو اسلامی نقطہ نگاہ سے درست نہ ہوان کے خاتمے کے لئے عملی اقدامات کرے۔

۳۔ قرآن مجید کی تعلیم و طباعت:

قرآن مجید کی تعلیم ہر ایک کے لئے لازمی قرار دی جائے اور حکومت اس بات کا خیال رکھے کہ قرآن مجید کی طباعت غلطیوں سے پاک ہو۔

۴۔ قبائلی، علاقائی اور صوبائی تعصبات کی حوصلہ شکنی:

ایسی پالیسیاں ترتیب دی جائیں جن سے قبائلی، علاقائی اور صوبائی تعصبات کی حوصلہ شکنی ہو۔ اس مقصد کے لئے پسماندہ لوگوں کی تعلیمی و معاشرتی ترقی کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔

۵۔ زکوٰۃ و اوقاف اور مساجد کا انتظام:

ریاست محکمہ زکوٰۃ و اوقاف اور مساجد کے انتظامی امور کے حوالے سے مناسب اقدامات کرے گی۔

۶۔ اقلیتوں کے حقوق:۔

ریاست اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرے گی کیونکہ ریاست کیلئے تمام شہری برابر ہیں۔ اقلیتوں کی جان و مال اور انکی عبادت گاہوں کا تحفظ ریاست کی ذمہ داری ہے۔

۷۔ عورتوں کے مساوی حقوق اور عائلی زندگی کا تحفظ:

زندگی کے ہر شعبے میں عورتوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اسکے علاوہ شادی بیاہ اور عائلی زندگی کو تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

۸۔ اعلیٰ تعلیم کے مواقع:۔

تمام شہریوں کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے یکساں مواقع فراہم کئے جائیں گے کیونکہ کسی بھی قوم کی ترقی کا راز تعلیم میں مخفی (چھپا ہوا) ہے۔

۹۔ بہتر معیار زندگی:۔

ریاست تمام شہریوں کو بنیادی ضروریات زندگی مثلاً روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور صحت کی سہولیات فراہم کرنے کیلئے اقدامات کرے گی۔

ملکی دولت کو چند ہاتھوں میں سمٹنے نہیں دیا جائے گا۔ اور لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جائے گا۔

۱۰۔ مذہبی، نسلی اور جنسی امتیاز کا خاتمہ اور بے سہارا لوگوں کی کفالت:

شہریوں کے مابین مذہب، نسل اور جنس کا امتیاز ختم کیا جائے گا۔ اور ان کے درمیان قومی سطح پر اسلامی اخوت، اور باہمی اتفاق و اتحاد قائم کیا جائے گا۔ اسکے علاوہ حکومت معذور اور بے سہارا لوگوں کی کفالت کرے گی۔

۱۱۔ اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات:

ایک اسلامی مملکت ہونے کے ناطے حکومت اسلامی اتحاد کو فروغ دینے کیلئے مسلم ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کیلئے عملی اقدامات کرے گی۔

ان اقدامات کے علاوہ سستے اور معیاری انصاف کی فراہمی، بلدیاتی اداروں (مقامی حکومتوں) کا قیام اور عوام کی افواج پاکستان میں شمولیت کی حوصلہ افزائی کرنا وغیرہ بھی ریاستی پالیسی کے رہنما اصولوں میں شامل ہیں۔

سوال نمبر 6 : پاکستان ایٹمی طاقت کیسے بنا؟

پاکستان بطور ایٹمی طاقت:

پس منظر:

پاکستان اور بھارت کے درمیان مختلف تنازعات کی وجہ سے شروع دن سے شدید اختلافات چلے آرہے ہیں۔ دونوں ممالک ماضی میں کئی جنگیں لڑ چکے ہیں اور جنوبی ایشیاء کے خطے میں دونوں ممالک اپنی برتری ثابت کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

بھارت کے ایٹمی دھماکے 1974:

بھارت نے 1974ء میں راجستھان کے صحرا میں اپنا پہلا ایٹمی دھماکہ کیا اور ایٹمی طاقت رکھنے والا ملک بن گیا۔ بھارت کے ان دھماکوں سے جنوبی ایشیاء میں طاقت کا توازن بگڑ گیا اور پاکستان نے بھی ایٹمی طاقت بننے کے لئے کوششیں شروع کیں۔

پاکستان کا میزائل تجربہ:

6 اپریل 1998ء کو پاکستان نے غوری میزائل کا کامیاب تجربہ کیا۔ اس میزائل کی رینج 1500 کلومیٹر ہے۔

بھارت کے ایٹمی دھماکے 1998ء:

جنوبی ایشیاء کے خطے میں اپنی برتری ثابت کرنے کیلئے بھارت نے 11 اور 13 مئی 1998 کو پوکھران (راجستھان) میں 5 ایٹمی دھماکے کیئے۔

پاکستان پر امریکی دباؤ:۔

امریکی صدر بل کلنٹن نے پاکستان کے وزیراعظم نواز شریف کو بھارتی جارحیت کا جواب دینے سے منع کر دیا اور ایٹمی دھماکے کرنے کی صورت میں پاکستان پر "اقتصادی پابندیاں" لگانے کی دھمکی دی۔

پاکستان کے ایٹمی دھماکے 1998ء:

عالمی دباؤ کے باوجود 28 مئی 1998 کو پاکستانی حکومت نے بلوچستان میں چاغی کے پہاڑوں میں بھارت کے پانچ ایٹمی دھماکوں کے جواب میں سات ایٹمی دھماکے کیئے۔

دنیا کی ساتویں اور اسلامی دنیا کی پہلی ایٹمی طاقت:

ان دھماکوں کے ساتھ پاکستان دنیا کی ساتویں اور اسلامی دنیا کی پہلی ایٹمی طاقت والا ملک بنا۔ 28 مئی کے دن کو پاکستانی قوم ہر سال "یوم تکبیر" کے نام سے مناتی ہے۔

سوال نمبر 7: L.F.O سے کیا مراد ہے؟

L.F.O

اس سے مراد "لیگل فریم ورک آرڈر" "Legal frame work Order" ہے۔

L.F.O کا اجراء:

پاکستان کے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے 21 اگست 2002ء کو L.F.O جاری کیا۔

L.F.O کی نمایاں خصوصیات:۔

L.F.O کی نمایاں باتیں بمندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ صدر قومی اسمبلی میں اکثریتی پارٹی کو اپنے ایک نمائندے کو وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالنے کیلئے دعوت دے گا اور صوبائی گورنر صوبائی اسمبلیوں کی اکثریتی پارٹیوں کو وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے کی دعوت دیں گے۔

2۔ صدر کو آئین میں ترمیم کا اختیار حاصل ہے اور یہ ترمیم کسی بھی کورٹ میں چیلنج نہیں ہو سکتی۔

3۔ صدر کو تینوں مسلح افواج کے سربراہوں کی تقرری اور اسمبلیوں کی برطرفی کا اختیار بھی حاصل ہے۔

4۔ 12 اکتوبر 1999ء کی مارشل لاء کے بعد سے جاری ہونے والے صدر کے تمام آرڈیننس اور وضع کردہ قوانین کو کسی طور پر چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔

5۔ اس کے علاوہ قومی اسمبلی کی نشستوں میں ضافہ کیا گیا اور اکتوبر 2002ء میں ملک میں عام انتخابات منعقد کرانے کا اعلان بھی کیا گیا۔

سوال نمبر 8: پاکستانی معاشرے پر افغان مہاجرین کے اثرات پر نوٹ لکھیں۔

ج:۔ پس منظر:۔

دسمبر 1979ء میں سوویت یونین (USSR) نے افغانستان پر حملہ کیا۔ افغانستان کے مجاہدین اور سوویت یونین کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ کی وجہ سے تقریباً 35 لاکھ مہاجرین، ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ افغان مہاجرین کے آنے سے پاکستانی معاشرے پڑنے والے اثرات درجہ ذیل ہیں۔

1:۔ NGO's کا دور اور روزگار کے مواقع:۔

افغان مہاجرین کے آنے کے بعد سے مغربی ممالک کی مختلف غیر سرکاری تنظیمیں (NGO's) پاکستان کا رخ کرنے لگیں۔ اُنھوں نے مختلف شعبوں میں مہاجرین کی امداد شروع کی۔ اُن کے آنے سے یہاں کی مقامی آبادی کو روزگار کے مواقع میسر آئے۔

awazeinqilab.com

2:۔ معیشت پر قبضہ:۔

پاکستانی معیشت پر افغان مہاجرین کی آمد سے بہت منفی اثرات مرتب ہوئے پاکستانی معیشت عام طور پر اور خیبر پختونخوا کی معیشت خاص طور پر افغان مہاجرین کے قبضے میں چلی گئی کیونکہ بیشتر بڑے کاروباروں پر مہاجرین کا قبضہ ہوگیا۔

3۔ افغان مہاجرین، ایک مستقل بوجھ:۔

پاکستان نے دوران جنگ اسلامی بھائی، چارے کو مدنظر رکھتے ہوئے افغان مہاجرین کو پناہ دی تھی۔ یہ جنگ کم وبیش ایک دہائی تک جاری رہی۔ اس دوران افغان مہاجرین کو کسی نہ کسی طور پر پاکستان نے سنبھالا۔ لیکن جنگ کے خاتمے کے بعد افغان مہاجرین کی واپسی مختلف وجوہات کے بناء پر ممکن نہ ہوسکی۔ یہ مہاجرین جنگ کے خاتمے کے تقریباً 30 سال گزرنے کے باوجود بھی واپس نہ گئے اور آج تک ہمارے معاشرے اور حکومت کے لئے ایک مستقل بوجھ ہیں۔

4۔ رہائشی مسائل:۔

مہاجرین کی مستقل سکونت کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں بڑے پیمانے پر رہائشی مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ پاکستان خود ایک ترقی پذیر ملک ہے اور اتنی بڑی تعداد میں غیر ملکی لوگوں کو اتنے طویل عرصے تک رہائشی سہولیات دینے سے خود اپنے لوگوں کے لئے رہائشی مسائل پیدا ہوئے ہیں کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ملکی آبادی بھی بڑھ رہی ہے۔

5:۔ متفرق مسائل:۔

ان مسائل کے علاوہ بھی افغان مہاجرین کی آمد کے بعد سے ہمارے معاشرے کو کئی مسائل کا سامنا ہے۔ جن میں اسلحہ کلچر کو فروغ، جرائم کی شرح میں اضافہ اور صحت وتعلیم کی سہولیات کا فقدان شامل ہیں۔

سوال 9 : نواز شریف کے دوسرے دور حکومت کے اقدامات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: نواز شریف کا دوسرا دور حکومت 1999-1997:۔

بے نظیر کی حکومت کی برطرفی کے بعد 3 فروری 1997ء کو ملک میں عام انتخابات منعقد ہوئے۔ ان انتخابات میں پاکستان مسلم لیگ (ن) نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی اور میاں محمد نواز شریف کو دوسری دفعہ وزیر اعظم بننے کا موقع ملا۔

نواز شریف دور کے اہم اقدامات اور واقعات:

17 فروری 1997ء کو محمد نواز شریف نے دوسری مرتبہ بحیثیت وزیر اعظم پاکستان اپنے عہدے کا حلف اُٹھایا۔

نواز شریف کے دوسرے دور حکومت کے اہم اقدامات درجہ ذیل ہیں۔

1۔ تیرھویں ترمیم: (صدارتی اختیارات کا خاتمہ):

یکم اپریل 1997ء کو نواز شریف نے آئین میں تیرھویں ترمیم کی۔ اس ترمیم کے ذریعے صدر سے قومی اسمبلی کو تحلیل کرنے اور مسلح افواج کے سربراہوں کی تقرری کے اختیارات واپس لے لئے گئے اور وزیر اعظم کو پارلیمانی نظام میں دیئے گئے اختیارات واپس مل گئے۔

2۔ چودھویں ترمیم (فلور کراسنگ پر پابندی):

30 جون 1997ء کو حکومت نے آئین میں چودھویں ترمیم کے ذریعے ارکان اسمبلی کے پارٹی تبدیل کرنے (فلور کراسنگ) پر پابندی لگادی۔

3۔ عدلیہ کا بحران:

چودھویں ترمیم کے خلاف نواز شریف کے مخالفین نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تو اُس وقت کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی حمایت کی۔ چیف جسٹس کی اس جانبداری پر سپریم کورٹ کے ججوں نے اس کے خلاف بغاوت کردی۔ عدلیہ اور حکومت کے درمیان محاذ آرائی کا سلسلہ شروع ہوا جو کئی مہینوں تک جاری رہا۔ اس دوران سپریم کورٹ پر حملہ بھی ہوا۔

4۔ صدر کا استعفیٰ:

صدر کے پاس چونکہ اختیارات نہ تھے اور وہ ان حالات پر قابو پانے میں ناکام رہے لہذا 2 دسمبر 1997 کو فاروق احمد خان لغاری صدارت سے مستعفی ہوگئے۔

5۔ چیف جسٹس کی برطرفی:

23 دسمبر 1997ء کو سپریم کورٹ کے دس رکنی بینچ نے چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی تقرری کو غیر قانونی قرار دیا اور اُن کو برطرف کر کے اُن کی جگہ جسٹس اجمل میاں کو چیف جسٹس مقرر کیا۔

6۔ نئے صدر کا انتخاب:۔

31 دسمبر 1997ء کو نواز شریف کی حکومت نے جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ کو نیا صدر منتخب کیا۔

7۔ ایٹمی دھماکے:۔

11 اور 13 مئی 1998ء کو بھارت نے ایٹمی دھماکے کئے اور پاکستان کو دھمکیاں دینی شروع کردیں۔ 28 مئی 1998 کو نواز شریف حکومت نے ایٹمی دھماکے کر کے بھارت کو منہ توڑ جواب دیا۔

8۔ کراچی میں دہشت گردی کے واقعات اور گورنر راج کا نفاذ:۔

نواز شریف کے دور میں ملک میں امن وامان کی صورتحال مسلسل خراب ہورہی تھی۔ خصوصاً کراچی میں حالات بہت خراب تھے۔ جون 1998ء میں کراچی میں 200 افراد دہشت گردی کے واقعات میں ہلاک ہوگئے۔ اسکے علاوہ اکتوبر 1998 میں سابق گورنر حکیم سعید کو دن دیہاڑے قتل کردیا گیا۔ ان تمام واقعات کو مدنظر رکھ کر حکومت نے 30 اکتوبر 1998ء کو سندھ اسمبلی معطل کردی اور صوبے میں گورنر راج نافذ کیا۔ صدر نے فوجی عدالتوں کے قیام کا آرڈیننس 30 جنوری 1999ء کو نافذ کیا۔

9۔ پاک بھارت مذاکرات اور "اعلان لاہور":۔

فروری 1999ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کم کرنے کے لئے بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی بذریعہ بس پاکستان تشریف لائے۔ واہگہ بارڈر پر نواز شریف نے اس کا استقبال کیا۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان لاہور میں ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے اختتام پر ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا جسے "اعلان لاہور" کہتے ہیں۔ اعلان لاہور کے ذریعے دونوں ممالک نے تعلقات کو معمول پر لانے اور مسائل کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے پر اتفاق کیا۔

awazeinqilab.com

10۔ کارگل جنگ اور "اعلان واشنگٹن":

مئی 1999 میں پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر میں کارگل کے مقام پر ایک محدود جنگ چھڑ گئی۔ 4 جولائی 1999ء امریکی صدر بل کلنٹن کی مداخلت پر واشنگٹن میں مذاکرات ہوئے اور جنگ بندی کا اعلان ہوا۔ اس اعلان کو "اعلان واشنگٹن" کہتے ہیں۔

11۔ نواز شریف کے حکومت کا خاتمہ:۔

12 اکتوبر 1999ء کو وزیر اعظم نواز شریف نے فوج کے سربراہ جنرل پرویز مشرف کو ہٹا کر جنرل ضیاء الدین بٹ کو فوج کا سربراہ مقرر کیا۔ جنرل پرویز مشرف نے وزیر اعظم کے حکم کو ماننے سے انکار کیا اور فوجی طاقت کے بل بوتے پر نواز شریف کو ہٹا کر خود اقتدار سنبھالا۔

خلاصہ:

دو تہائی اکثریت کے ساتھ وزیر اعظم منتخب ہونے کے باوجود نواز شریف دوسرے دور حکومت میں ملک کی ترقی کے لئے کوئی خاطر خواہ اقدامات نہ کر سکے۔ اس دور میں جہاں ان کو ایٹمی دھماکوں کی وجہ سے شہرت ملی وہاں کارگل جنگ اور آرمی چیف کی برطرفی جیسے تنازعات نے ان کے دور حکومت کو داغدار بنایا۔

باب نمبر 2

پاکستان اور بیرونی دنیا

مشقی کثیر الانتخابی سوالات (Exercise MCQs)

سوال: مندرجہ ذیل میں سے درست جواب کا انتخاب کریں

i۔ پاک چین سرحدی معاہدہ کب طے پایا؟

الف۔ 1950ء　　ب۔ 1956ء

ج۔ 1961ء　　**د۔ 1963ء**

ii۔ گوادر کی بندرگاہ کس ملک کے تعاون سے تعمیر ہوئی؟

الف۔ ایران　　**ب۔ چین**

ج۔ کویت　　د۔ امریکہ

iii۔ مسئلہ کشمیر پر اب تک پاک بھارت کتنی جنگیں ہو چکی ہیں؟

الف۔ دو　　**ب۔ تین**

ج۔ چار　　د۔ پانچ

iv۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان شملہ معاہدہ کب طے پایا؟

الف۔ 1969ء　　ب۔ 1976ء

ج۔ 1972ء جولائی　　د۔ 1980ء

v۔ 1960ء پاکستان اور بھارت کے درمیان کون سا معاہدہ طے پایا؟

الف۔ معاہدہ سندھ طاس　　ب۔ ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنا

ج۔ شملہ معاہدہ　　د۔ تجارتی امور پر معاہدہ

vi۔ شاہ ایران نے پہلی بار پاکستان کا دورہ کب کیا تھا؟

الف۔ 1948ء　　**ب۔ 1950ء**

ج۔ 1952ء　　د۔ 1953ء

vii۔ "علاقائی تعاون برائے ترقی" کی تنظیم کے رکن ممالک کون کون سے تھے؟

الف۔ ایران، پاکستان اور افغانستان　　ب۔ پاکستان، عراق اور ترکی

ج۔ ترکی، ایران اور سعودی عرب　　**د۔ پاکستان، ایران، ترکی**

awazeinqilab.com

viii۔ D-8 تنظیم میں شامل ممالک کی تعداد کیا ہے؟

الف۔7 ب۔8

ج۔9 د۔10

ix۔پاکستان اقوام متحدہ کا رکن کب بنا؟

الف۔اگست 1948ء ب۔1947ء

ج۔اکتوبر 1948ء د۔نومبر 1948ء

x۔1996ء میں طالبان نے کون سا شہر فتح کیا؟

الف۔قندھار ب۔جلال آباد

ج۔کابل د۔خوست

xi۔وسطی ایشیائی ریاستوں کی تعداد کتنی ہے؟

الف۔ پانچ ب۔ چھ

ج۔ آٹھ د۔نو

xii۔رقبہ کے لحاظ سے عالم اسلام کا سب سے بڑا ملک کون سا ہے؟

الف۔ پاکستان ب۔قازقستان

ج۔ازبکستان د۔ترکمانستان

xiii۔1969ء میں ہونے والی پہلی سربراہ کانفرنس میں کتنے مسلم ممالک نے شرکت کی؟

الف۔22 ب۔23

ج۔24 د۔25

xiv۔OIC کی سربراہ کانفرنس کتنے سال بعد منعقد ہوتی ہے؟

الف۔ تین سال بعد ب۔چار سال بعد

ج۔پانچ سال بعد د۔ایک سال بعد

xv۔مسئلہ کشمیر پہلی مرتبہ اقوام متحدہ میں کب پیش ہوا؟

الف۔یکم جنوری 1948ء ب۔22 جنوری 1948ء

ج۔5 جنوری 1949ء د۔14 مارچ 1949ء

xvi۔معاہدہ جاریہ کب طے پایا؟

الف۔اگست 1948ء ب۔اگست 1949ء

ج۔اگست 1947ء د۔اکتوبر 1947ء

اضافی کثیر الانتخابی سوالات (Additional MCQs)

1۔ پاکستان جنوبی ایشیاء کے-----میں واقع ہے۔

الف۔شمال مغرب ب۔جنوب مغرب

ج۔شمال مشرق د۔جنوب مشرق

2۔بھارت پاکستان کے-----میں واقع ہے۔

الف۔مشرق ب۔مغرب

ج۔شمال د۔جنوب

3۔چین پاکستان کے----میں واقع ہے۔

الف۔ شمال مغرب ب۔شمال مشرق

ج۔مشرق د۔مغرب

4۔پاکستان کے-----میں بحیرہ عرب واقع ہے۔

الف۔مشرق ب۔مغرب

ج۔شمال د۔جنوب

5۔افغانستان پاکستان کے------میں واقع ہے

الف۔مشرق ب۔مغرب

ج۔شمال د۔جنوب

6۔شاہراہ قراقرم پاکستان کو-----کے ساتھ بذریعہ سڑک ملاتی ہے۔

الف۔بھارت ب۔ایران

ج۔چین د۔افغانستان

7۔پاکستان نے لڑاکا جہاز JF.17 THUNDER ----کے تعاون سے تیار کیا۔

الف۔امریکہ ب۔ برطانیہ

ج۔روس د۔چین

8۔ہیوی مکینیکل کمپلیکس-------میں واقع ہے۔

الف۔ کامرہ ب۔ٹیکسلا

ج۔فیصل آباد د۔سرگودھا

awazeinqilab.com

9۔ پاکستان کو آزادی حاصل کرنے کے بعد سب سے پہلے ــــــ نے تسلیم کیا۔

الف۔ایران　　ب۔ترکی

ج۔سعودی عرب　　د۔لیبیا

10۔ ــــــ وہ واحد ملک تھا جس نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا۔

الف۔ بھارت　　ب۔اسرائیل

ج۔افغانستان　　د۔امریکہ

11۔ایران میں اسلامی انقلاب ــــــ کو پیش آیا۔

الف۔1960ء　　ب۔1970ء

ج۔1978ء　　د۔1979ء

12۔اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کی بنیاد ــــــ میں رکھی گئی۔

الف۔1980ء　　ب۔1985ء

ج۔1990ء　　د۔2000ء

13۔وسطی ایشیائی ممالک میں پاکستان کا سب سے قریب ترین ہمسایہ ــــــ ہے۔

الف۔قازقستان　　ب۔تاجکستان

ج۔افغانستان　　د۔ازبکستان

14۔پاکستان میں فیصل مسجد اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ــــــ کے تعاون سے بنائی گئی۔

الف۔سعودی عرب　　ب۔ترکی

ج۔ایران　　د۔ قطر

15۔دسمبر 1985ء میں پہلی سارک سربراہ کانفرنس ــــــ میں منعقد ہوئی۔

الف۔جدہ　　ب۔ڈھاکہ

ج۔اسلام آباد　　د۔رباط

16۔سارک کے موجودہ ممبر ممالک کی تعداد ــــــ ہے۔

الف۔سات　　ب۔آٹھ

ج۔نو　　د۔دس

17۔1965ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان "رن کچھ" کا مسئلہ ــــــ کی کوششوں سے حل ہوا۔

الف۔روس　　ب۔امریکہ

ج۔چین　　د۔برطانیہ

18۔پاکستان کی کل برآمدات کا ــــــ فیصد یورپی یونین کو جاتا ہے۔

الف۔20　　ب۔30

ج۔40　　د۔50

19۔کشمیر کی ــــــ فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

الف۔50　　ب۔60

ج۔75　　د۔90

20۔کشمیر کے راجہ نے بھارت کے ساتھ کشمیر کے الحاق کا اعلان ــــــ کو کیا۔

الف۔12اگست 1947ء　　ب۔27اکتوبر 1947ء

ج۔12اگست 1948ء　　د۔27اکتوبر 1948ء

مختصر سوالات (Short Questions)

سوال : مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

سوال 1: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد کیا ہیں؟

جواب: خارجہ پالیسی (Foreign Policy):

"جب کوئی ملک دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے لئے جو پالیسی بناتا ہے۔اسے خارجہ پالیسی کہتے ہیں"۔

خارجہ پالیسی تشکیل دیتے وقت ہر ملک اپنے قومی مفادات کو مدنظر رکھتا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد:

پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ملک ہے اور حکومت پاکستان کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ نظریہ پاکستان کی حفاظت کرے اور نظریہ پاکستان کو مدنظر رکھ کر اپنی خارجہ پالیسی تشکیل دے۔پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ قومی سلامتی و تحفظ:

قومی سلامتی و تحفظ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم بنیادی مقصد ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ اپنے ملک کو ہر طرح کے خطرات سے محفوظ رکھے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ بیرونی ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات ہوں۔حکومت کا فرض ہے کہ وہ دوسرے ممالک کی علاقائی سالمیت کا احترام کرے اور بیرونی ممالک سے بھی یہ امید کرے کہ وہ بھی پاکستان کی سالمیت کا احترام کریں۔

2۔ نظریاتی تحفظ:

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اور یہ جس نظریے کے تحت بنا وہ نظریہ پاکستان کہلاتا ہے۔پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم مقصد ملک کی زمینی سرحدوں کے ساتھ ساتھ اپنے نظریے کی حفاظت بھی ہے۔نظریہ پاکستان کی بنیاد اسلام پر ہے اور اس کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ تمام اسلامی ممالک کے ساتھ اچھے اور خوشگوار تعلقات قائم کئے جائیں۔

awazeinqilab.com

3۔ معاشی ترقی:

پاکستان کی معاشی ترقی بھی ہماری خارجہ پالیسی کا اہم مقصد ہے۔ ہمارا ملک ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ معاشی استحکام کے لئے ضروری ہے کہ پاکستان دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ بالخصوص اور ترقی پذیر ممالک کے ساتھ بالعموم اچھے تعلقات رکھیں تا کہ آپس کی تجارت اور معاشی سرگرمیوں سے ملک ترقی کر سکے۔

سوال 2: پاکستان کی جغرافیائی اہمیت بیان کریں؟

جواب: پاکستان کی جغرافیائی اہمیت:

پاکستان جنوبی ایشیاء کے شمال مغرب میں 24 تا 36 ڈگری عرض بلد شمالی اور 61 تا 76 ڈگری طول بلد مشرقی کے درمیان واقع ہے۔ دنیا میں اس کو جغرافیائی لحاظ سے نمایاں حیثیت حاصل ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ اسلامی دنیا کے مفادات کا مرکز (دنیائے اسلام کا مرکز):

پاکستان دنیائے اسلام کے مرکز میں واقع ہے جو مغرب میں مراکش سے لے کر مشرق میں انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے پاکستان کو اسلامی دنیا کا دل کہا جاتا ہے۔

2۔ چین کا ہمسایہ:

پاکستان دنیا کی ایک بڑی طاقت چین کا ہمسایہ ہے۔ اور دونوں ممالک آپس میں شاہراہ قراقرم کے ذریعے ملے ہوئے ہیں۔ جس کے ذریعے دونوں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ تجارت اور آمد ورفت کرتے ہیں۔ دونوں ممالک کے مابین دفاعی معاملات اور معاہدات بھی ہیں۔ سی پیک منصوبہ بھی چین کی مدد سے شروع کیا گیا ہے جو کہ ہماری معاشی تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔

3۔ بندرگاہوں کی وجہ سے اہمیت:

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب کے ساحل پر مشہور بندرگاہیں کراچی اور پورٹ قاسم ہیں جو بین الاقوامی بحری اور فضائی راستوں پر واقع ہونے کے باعث انتہائی اہمیت رکھتی ہیں۔ افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک اپنی بندرگاہیں نہ ہونے کے باعث کراچی بندرگاہ کو تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ چین کی مدد سے گوادر کے مقام پر تعمیر ہونے والی نئی بندرگاہ سے بھی پاکستان کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔

4۔ تیل سے مالا مال ممالک کا ہمسایہ:

پاکستان وسطی ایشیاء اور مشرق وسطیٰ کے تیل کے ذخائر سے مالا مال ممالک کے قریب واقع ہے۔ اسی وجہ سے امریکہ اور یورپی ممالک کے لئے پاکستان کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

5۔ 9/11 کے بعد پاکستان کی اہمیت:

11 ستمبر 2001ء کو امریکہ میں دہشت گردی کے واقعات کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے لئے پاکستان کی اہمیت کافی بڑھ گئی ہے۔ دفاعی لحاظ سے پاکستان امریکہ سمیت تمام بڑی طاقتوں کی دلچسپیوں کا مرکز ہے۔

سوال 3: پاکستان اور چین کے تعلقات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: پاکستان اور چین کے تعلقات:

پاکستان اور چین کے تعلقات شروع ہی سے اچھے دوستانہ ہیں۔ پاکستان 14 اگست 1947ء کو آزاد ہوا جبکہ چین یکم اکتوبر 1949ء کو آزاد ہوا۔ پاکستان نے ہمیشہ چین کی سفارتی حمایت کی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات 1960ء کی دہائی سے خاص طور پر مضبوط ہو گئے۔ پاکستان نے چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ دونوں ممالک کے تعلقات کا مختصر جائزہ کچھ یوں ہے۔

1۔ پاکستان چین سرحدی تنازعہ:

1950ء کی دہائی میں پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی تنازعہ پیدا ہوا۔ لیکن دونوں ممالک نے 1963ء میں بیجنگ میں سرحدی معاہدے کے ذریعے اسے خوش اسلوبی سے حل کر لیا۔

2۔ چین اور بھارت کی جنگ:

پاکستان نے 1962ء کی بھارت اور چین کے درمیان جنگ میں چین کی بھرپور حمایت کی تھی۔

3۔ مختلف تنازعات پر ایک دوسرے کی حمایت:

پاکستان نے تائیوان اور تبت کے مسئلے پر چین کی بھرپور حمایت کی ہے۔ اس طرح چین بھی کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کے موقف کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔

4۔ تجارتی تعلقات:

دونوں ممالک کے مابین بہت سے تجارتی معاہدات طے پائے ہیں۔ جس کے تحت چین پاکستان سے پٹ سن، کپاس، چمڑا، کیمیکلز وغیرہ خرید رہا ہے۔ اس کے علاوہ چین پاکستان میں تجارتی اور زرعی شعبوں کی ترقی کے لئے بھی مدد فراہم کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ گوادر بندرگاہ کی تعمیر و ترقی میں چین نے مختلف منصوبے شروع کئے ہیں جس سے دونوں ممالک کی تجارت کو مزید فروغ ملے گا۔ چین پاکستان کا تیسرا بڑا تجارتی حصہ دار ہے۔

5۔ دفاعی تعلقات:

پاکستان اور چین کے دفاعی تعلقات بھی بہت مضبوط ہیں۔ چین پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ پاکستان اور چین نے مشترکہ ہوائی جہاز جے۔ ایف 17 تھنڈر (J.F-17 Thunder) بھی تیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ چین نے کامرہ میں ایروناٹیکل کمپلیکس کے قیام اور الخالد ٹینکوں کی تیاری میں بھی پاکستان کو بہت مدد فراہم کی ہے۔ واہ آرڈیننس فیکٹری کی تعمیر میں بھی چین نے پاکستان کی مدد کی ہے۔

6۔ توانائی کے شعبے میں تعاون:

چین نے پاکستان کو توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لئے بہت مدد فراہم کی ہے۔ مثلاً پاکستان نے سینڈک پراجیکٹ (Saindak Project) اور چشمہ پاور پلانٹ کے منصوبے چین کے تعاون سے مکمل کئے ہیں۔

7۔ صنعتی شعبوں میں تعاون:

چین صنعتی شعبوں میں بھی پاکستان کی بھرپور معاونت کر رہا ہے۔ مثلاً ہیوی میکینکل کمپلیکس ٹیکسلا کا قیام اور باہمی تجارتی اور اقتصادی

awazeinqilab.com

فروغ کے لئے شاہراہ قراقرم تعمیر کی۔ حال ہی میں دونوں ممالک نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت چین کاشغر سے گوادر بندرگاہ تک ریلوے لائن بچھائے گا جس سے دونوں ممالک کے درمیان صنعتی اور تجارتی سرگرمیوں میں بہت تیزی آئے گی۔

8۔ نیوکلیئر پروگرام کی حمایت:

چین پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام کی بھی بھرپور حمایت کرتا ہے۔ چین نے نیوکلیئر پروگرام میں مدد دینے کے لئے پاکستان کے ساتھ کئی معاہدے کئے ہیں۔

خلاصہ:

پاک چین دوستی کے بارے میں چین میں پاکستانی سفیر نے کہا تھا۔ کہ "پاک چین دوستی پہاڑوں سے اونچی، دریاؤں سے گہری، لوہے سے مضبوط، نظروں سے تیز اور شہد سے میٹھی ہے۔" دونوں ممالک ہر قسم کے حالات میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دوستی کا یہ رشتہ وقت کے ساتھ ساتھ اور بھی مضبوط ہو رہا ہے۔

سوال 4: پاکستان اور ازبکستان کے تعلقات بیان کریں۔

جواب: پاکستان اور ازبکستان کے تعلقات:

ازبکستان نے 31 اگست 1991ء کو سویت یونین سے آزادی حاصل کی۔ آزادی کے بعد پاکستان نے ازبکستان کے ساتھ سیاسی، معاشی اور تجارتی تعلقات قائم کئے۔ دونوں ممالک کے تعلقات کا جائزہ ذیل میں پیش ہے۔

1 بہترین سفارتی تعلقات:

دونوں ممالک کی خارجہ پالیسیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ ہر قسم کی سفارتی اور اخلاقی حمایت کی بات شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان بہترین سفارتی تعلقات قائم ہیں۔

2۔ اقتصادی شعبوں میں تعاون:

1992ء میں دونوں ممالک کے مابین اقتصادی، تجارتی اور کاروباری شعبوں میں تعاون کے لئے ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت دونوں ممالک تجارت، مواصلات، توانائی اور بینکاری وغیرہ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے۔

3 سربراہان کے دورے:

1992ء میں ازبکستان کے صدر پہلی دفعہ پاکستان کے دورے پر آئے۔ اس کے بعد پاکستانی وزرائے اعظم بینظیر بھٹو اور نواز شریف نے بھی اپنے اپنے دور حکومت میں ازبکستان کے دورے کیے جس سے دونوں ممالک کے تعلقات کو مزید فروغ ملا۔

4۔ مسئلہ کشمیر پر ازبکستان کا موقف:

مسئلہ کشمیر کے بارے میں ازبکستان کا موقف واضح ہے کہ یہ مسئلہ وہاں کے عوام کی خواہشات کے مطابق حل ہونا چاہئے۔

5۔ توانائی کے شعبے میں تعاون:

ازبکستان تیل اور گیس کی دولت سے مالا مال ملک ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان گیس اور بجلی کی فراہمی کا معاہدہ بھی ہو چکا ہے۔

خلاصہ:

پاکستان اور ازبکستان دونوں اسلامی برادر اور ہمسایہ ممالک ہیں۔ دونوں ممالک کے صدور اور وزرائے اعظم باہمی تعلقات کے فروغ کے لئے وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کے ملکوں کے دورے کرتے رہتے ہیں۔

سوال نمبر 5 : OIC کیا ہے؟ اس کے قیام کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: اسلامی کانفرنس کی تنظیم (Organization of Islamic Conference)

OIC سے مراد Organization of Islamic Conference ہے۔ اِسے "اِسلامی کانفرنس کی تنظیم" بھی کہتے ہیں۔ یہ تمام اسلامی ممالک کی ایک مشترکہ تنظیم ہے۔ OIC کا صدر دفتر سعودی عرب کے شہر جدہ میں ہے۔

O.I.C کے قیام کے مقاصد:

O.I.C کے قیام کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اسلامی ممالک کے مشترکہ مسائل کا حل تلاش کرنا۔

2۔ عالم اسلام کو بیرونی خطرات سے محفوظ کرنا۔

3۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات کا تحفظ کرنا۔

4۔ مقبوضہ فلسطینی علاقوں کی بازیابی میں فلسطینیوں کی مدد کرنا اور اُنکی جدوجہد آزادی کی حمایت کرنا۔

5۔ او آئی سی کے رکن ممالک کی آزادی اور سالمیت کو تحفظ دینا اور ان میں یکجہتی، اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دینے کیلئے کوششیں کرنا۔

او۔ آئی۔ سی کے قیام کی ضرورت:

اس تنظیم کی ضرورت اس وقت محسوس کی گئی۔ جب 1969ء میں اسرائیل نے مقبوضہ بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کو جلایا۔ اس واقعے کے بعد عرب ممالک کے وزرائے خارجہ نے تجویز پیش کی کہ مسلم ممالک کے سربراہان کی کانفرنس منعقد کی جائے۔ اس کی ذمہ داری سعودی عرب اور مراکش کے وزرائے خارجہ کے سپرد کی گئی۔ ان دونوں ممالک نے سات رکنی کمیٹی بنائی جس میں مراکش، سعودی عرب، ایران، ملائیشیاء، نائیجیریا، پاکستان اور صومالیہ شامل تھے۔

پہلی سربراہ کانفرنس اور تنظیم کی بنیاد:

اسلامی سربراہ کانفرنس کا پہلا اجلاس 25 ستمبر 1969ء کو مراکش کے شہر رباط میں منعقد ہوا۔ جس میں 24 ممالک نے شرکت کی اور یوں اس تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔ آج کل اس کے ممبر ممالک کی تعداد 57 ہے۔

اسلامی سربراہ کانفرنس ہر تین سال بعد منعقد ہوتی ہے۔

نام کی تبدیلی:

جون 2011ء میں آستانہ میں ہونے والے اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں اس تنظیم کا نام "اسلامی کانفرنس کی تنظیم" کے بجائے "اسلامی تعاون کی تنظیم" یا "ORGANIZATION OF ISLAMIC COOPERATION" رکھا گیا۔

awazeinqilab.com

سوال 6: اقوام متحدہ میں پاکستان کے کردار پر نوٹ لکھیں؟

جواب: اقوام متحدہ (UNO):

دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے لئے 24 اکتوبر 1945ء کو اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اسکے قیام کا مقصد دنیا میں جہاں کہیں بھی بدامنی ہو اس کا خاتمہ کرنا تھا۔ اس کے رکن ممالک کی تعداد 193 ہے۔

اقوام متحدہ میں پاکستان کا کردار:

پاکستان آزادی حاصل کرنے کے بعد 30 ستمبر 1947ء کو اقوام متحدہ کا رکن بنا۔ پاکستان اقوام متحدہ کے منشور کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے اور اس تنظیم کو فعال بنانے کے لئے کوشاں ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کی خدمات کا تذکرہ کچھ یوں ہے۔

1۔ اقوام متحدہ کے مختلف اداروں کے ساتھ تعاون:

پاکستان اقوام متحدہ کے تمام اداروں کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہا ہے۔ جنرل اسمبلی کے عمومی اور خصوصی اجلاسوں میں پاکستان کے نمائندے عالمی مسائل پر حکومت پاکستان کا نقطہ نظر موثر انداز میں پیش کرتے ہیں۔ پاکستان کئی بار سلامتی کونسل کا غیر مستقل رکن منتخب ہوا۔ اقوام متحدہ کے تمام اداروں کی سرگرمیوں میں پاکستان اہم کردار ادا کرتا ہے۔

2۔ قیام امن میں تعاون:

پاکستان دنیا میں قیام امن کے لئے اقوام متحدہ کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے پاکستانی مسلح افواج کے دستے اقوام متحدہ کے زیر نگرانی مختلف ممالک میں امن کے لئے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

3۔ نسلی امتیاز کا خاتمہ اور حق خود ارادیت کا تحفظ:

اقوام متحدہ دنیا میں نسلی امتیاز کے خاتمے اور دنیا کے مظلوم اقوام کے حق خود ارادیت کے تحفظ کے لئے قائم ہوا ہے۔ پاکستان بھی عالمی ادارے کے اس مقصد کے لئے کوشاں ہے۔ پاکستان خود بھی اس مسئلے کا شکار ہے جہاں وہ کشمیر کے مسئلے کو سلامتی کونسل کے قراردادوں کے مطابق حل کرنا چاہتا ہے۔

4۔ غریب ممالک اور تیسری دنیا کی حمایت:

پاکستان نے ہمیشہ اقوام متحدہ کے ہر فورم پر غریب اور تیسری دنیا کے ممالک کی حمایت کی ہے تاکہ وہ ممالک بھی ترقی کی دوڑ میں باقی ممالک کے برابر آجائیں۔

5۔ تخفیف اسلحہ اور ایٹمی پروگرام:

اقوام متحدہ دنیا میں امن کی خاطر تمام ممالک سے تخفیف اسلحہ (اسلحہ کم کرنے) کا خواہاں ہے۔ پاکستان اس ضمن میں عالمی ادارے کے ساتھ مکمل تعاون کر رہا ہے۔ اس کا ایٹمی پروگرام نہایت محفوظ اور موثر ہے۔ پاکستان کے دفاعی اخراجات اور اقدامات اپنی حفاظت کے لئے ہیں۔ پاکستان کسی بھی ملک کے خلاف جارحیت سے گریز کرتا ہے۔

سوال 7: پاک افغان تعلقات پر روشنی ڈالیں؟

جواب: پاک افغان تعلقات:

پاکستان اور افغانستان دو ہمسایہ ممالک ہیں۔ دونوں ممالک آپس میں مذہبی، تاریخی اور ثقافتی رشتوں میں منسلک ہیں۔ اتنی قربت کے باوجود دونوں ممالک کے تعلقات شروع دن ہی سے ناخوشگوار ہیں۔ ان غیر یقینی تعلقات کا جائزہ کچھ اس طرح ہے۔

1۔ سرحدی تنازعہ:

1893ء میں انگریز افسر سر موتمر ڈیورنڈ نے ہندوستان اور افغانستان کے درمیان سرحد کھینچی۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد افغانستان نے ڈیورنڈ لائن معاہدہ ماننے سے انکار کر دیا۔ جس سے دونوں ممالک کے درمیان کافی تناؤ پیدا ہو گیا۔

2۔ پاکستان کی رکنیت کی مخالفت:

پاکستان کی آزادی کے بعد تمام ممالک نے اقوام متحدہ میں اس کی رکنیت کی حمایت کی تاہم افغانستان واحد ملک تھا جس نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت کی مخالفت کی۔

3۔ افغان کمیونسٹ انقلاب:

1978ء میں افغان کمیونسٹ انقلاب نے پاکستان اور افغانستان کے سفارتی تعلقات مزید بگاڑ دیئے۔ کیونکہ کمیونسٹ انقلاب کے خلاف پاکستان نے افغان عوام کا بھرپور ساتھ دیا اور روس کے خلاف افغان مجاہدین کی بھرپور مدد کی۔

4۔ طالبان کی حکومت:

1992ء میں پاکستان نے اس کی بھرپور حمایت کی اور افغان مجاہدین کی حکومت کو تسلیم کیا۔ لیکن اقتدار کے حصول کے لئے طالبان کے درمیان آپس میں خانہ جنگی شروع ہوئی۔

5۔ امریکہ اور اتحادیوں کا حملہ:

11 ستمبر 2001ء کے واقعات کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے افغانستان میں طالبان اور القاعدہ کے خلاف جنگ کا آغاز کیا۔ جس کے نتیجے میں طالبان حکومت ختم ہوگئی اور حامد کرزئی بطور صدر منتخب ہوئے۔ پاکستان نے حامد کرزئی کی حکومت کو تسلیم کیا۔ لیکن اب بھی افغان حکومت نے پاکستان کے لئے مختلف قسم کے مسائل پیدا کئے ہیں۔ سرحدی حدود کی خلاف ورزیاں، پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور بھارت کے ساتھ تعلقات میں تیز پیش رفت نے پاکستان کی سلامتی کو خطرے میں ڈالا ہے۔

دوستانہ تعلقات کے لئے کوششیں:

پاکستان نے مختلف اوقات میں افغانستان کے ساتھ تعلقات میں بہتری کیلئے کوششیں کی ہیں۔ اس کا مختصر جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

i۔ سربراہان مملکت کے دورے:

وزیر اعظم پاکستان نے 1956ء میں افغانستان کا دورہ کیا۔ اسی سال افغان صدر نے بھی پاکستان کا دورہ کیا۔ جو تعلقات کو معمول پر لانے میں مددگار ثابت ہوا۔

awazeinqilab.com

ii۔ افغان مہاجرین کو پناہ:

1979ء میں افغان روس جنگ کے بعد سے پاکستان گزشتہ پینتیس سال سے افغان مہاجرین کا بوجھ برداشت کر رہا ہے اور ان کو اپنے ملک میں پناہ دے رکھی ہے۔

iii۔ افغانستان کو امداد:

افغانستان میں عموماً خانہ جنگی اور بدامنی رہتی ہے۔ امن وامان کی خراب صورتحال اور ایک ترقی پزیر ملک ہونے کی وجہ سے پاکستان افغانستان کو امداد فراہم کرنے والے ممالک میں سرفہرست ہے۔

iv۔ راہداری کی سہولت:

دونوں ممالک کے درمیان 1958ء میں راہداری معاہدہ ہوا۔ جس کے بعد سے پاکستان نے افغانستان کو راہداری کی سہولت فراہم کی ہے۔ افغانستان کراچی بندرگاہ کو اپنی تجارتی مقاصد کیلئے استعمال کر رہا ہے۔

v۔ افغانستان کی حمایت:

افغانستان کے مسائل کے حل اور افغانستان میں امن وامان کے قیام کیلئے پاکستان اقوام متحدہ سمیت ہر فورم پر افغانستان کی حمایت کرتا ہے کیونکہ ایک پر امن افغانستان پاکستان کے مفاد میں ہے۔

تفصیلی جوابات (Long Questions)

مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

سوال 1: پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: پاکستان کے ہمسایہ ممالک:

پاکستان جنوبی ایشیاء کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ چین، ایران، افغانستان اور بھارت اس کے پڑوسی ممالک ہیں۔ کسی ملک کی ترقی، معاشی خوشحالی اور امن کا دارومدار ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات پر ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم پاکستان کا اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ تعلقات کا جائزہ لیتے ہیں۔

1 ۔ چین کے ساتھ تعلقات:

پاکستان اور چین کے تعلقات شروع ہی سے اچھے دوستانہ ہیں۔ پاکستان 14 اگست 1947ء کو آزاد ہوا جبکہ چین یکم اکتوبر 1949ء کو آزاد ہوا۔ پاکستان نے ہمیشہ چین کی سفارتی حمایت کی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات 1960ء کی دہائی سے خاص طور پر مضبوط ہوگئے۔ پاکستان نے چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ دونوں ممالک کے تعلقات کا مختصر جائزہ کچھ یوں ہے۔

ا۔ پاکستان چین سرحدی تنازعہ:

1950ء کی دہائی میں پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی تنازعہ پیدا ہوا لیکن دونوں ممالک نے 1963ء میں بیجنگ میں سرحدی

معاہدے کے ذریعے اسے خوش اسلوبی سے حل کرلیا۔

۲۔ چین اور بھارت کی جنگ:

پاکستان نے 1962ء کی بھارت اور چین کے درمیان جنگ میں چین کی بھرپور حمایت کی تھی۔

۳۔ مختلف تنازعات پر ایک دوسرے کی حمایت:

پاکستان نے تائیوان اور تبت کے مسئلے پر چین کی بھرپور حمایت کی ہے۔ اس طرح چین بھی کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کے موقف کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔

۴۔ تجارتی تعلقات:

1963ء میں پاکستان اور چین کے درمیان پہلا تجارتی معاہدہ طے پایا جس کے تحت چین نے پاکستان سے پٹ سن، کپاس، چمڑا، کرومائٹ، کیمیکلز اور صنعتی خام مال وغیرہ خریدنے کا اعلان کیا۔ اس کے علاوہ چین پاکستان میں تجارتی اور زرعی شعبوں کی ترقی کے لئے بھی مدد فراہم کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ گوادر بندرگاہ کی تعمیر وترقی میں چین نے مختلف منصوبے شروع کئے ہیں جس سے دونوں ممالک کی تجارت کو مزید فروغ ملے گا۔ چین پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی حصہ دار ہے۔

۵۔ دفاعی تعلقات:

پاکستان اور چین کے دفاعی تعلقات بھی بہت مضبوط ہیں۔ چین پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ پاکستان اور چین نے مشترکہ ہوائی جہاز جے۔ ایف 17 تھنڈر (J.F-17 Thunder) بھی تیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ چین نے کامرہ میں ایروناٹیکل کمپلیکس کے قیام اور الخالد ٹینکوں کی تیاری میں بھی پاکستان کو بہت مدد فراہم کی ہے۔ واہ آرڈیننس فیکٹری کی تعمیر میں بھی چین نے پاکستان کی مدد کی ہے۔

۶۔ توانائی کے شعبے میں تعاون:

چین نے پاکستان کو توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لئے بہت مدد فراہم کی ہے۔ مثلاً پاکستان نے سینڈک پراجیکٹ (Saindak Project) اور چشمہ پاور پلانٹ کے منصوبے چین کے تعاون سے مکمل کئے ہیں۔

۷۔ صنعتی شعبوں میں تعاون:

چین صنعتی شعبوں میں بھی پاکستان کی بھرپور معاونت کر رہا ہے۔ مثلاً ہیوی میکینکل کمپلیکس ٹیکسلا کا قیام اور باہمی تجارتی اور اقتصادی فروغ کے لئے شاہراہ قراقرم تعمیر کی۔ حال ہی میں دونوں ممالک نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت چین کاشغر سے گوادر بندرگاہ تک ریلوے لائن بچھائے گا جس سے دونوں ممالک کے درمیان صنعتی اور تجارتی سرگرمیوں میں بہت تیزی آئے گی۔

۸۔ نیوکلیئر پروگرام کی حمایت:

چین پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام کی بھی بھرپور حمایت کرتا ہے۔ چین نے نیوکلیئر پروگرام میں مدد دینے کے لئے پاکستان کے ساتھ کئی معاہدے کئے ہیں۔

awazeinqilab.com

2 : ایران کے ساتھ تعلقات:

ایران پاکستان کا اسلامی برادر ہمسایہ ملک ہے۔ایران اور پاکستان کے درمیان اسلامی تاریخی، ثقافتی اور سماجی روابط ہیں۔ان تعلقات کی اہمیت کا اندازہ ہم مندرجہ ذیل باتوں سے لگا سکتے ہیں۔

(I) خوشگوار تعلقات کا آغاز:

ایران نے شروع دن ہی سے پاکستان کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کئے۔قیام پاکستان کے بعد ایران پہلا ملک تھا جس نے پاکستان کو تسلیم کیا۔

(II) سربراہان کے دورے:

1949ء میں وزیراعظم لیاقت علی خان نے ایران کا سرکاری دورہ کیا۔اس کے بعد شاہ ایران نے بھی 1950ء پاکستان کا دورہ کیا جس سے دونوں ممالک کے تعلقات مزید مضبوط ہو گئے۔

(iii) علاقائی تعاون اور معاہدات:

ایران اور پاکستان کے تعلقات بہت گہرے اور دو طرفہ مفادات پر قائم ہیں۔دونوں ممالک نے 1964ء میں ترکی کے ساتھ مل کر ایک معاہدہ کیا جس کے تحت آپس میں علاقائی سطح پر تعاون کو فروغ دینے کے لئے ''علاقائی تعاون برائے ترقی'' (RCD) کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔ 1979ء میں ایرانی اسلامی انقلاب کے بعد یہ تنظیم غیر فعال ہوگئی۔ 1985ء میں تینوں ممالک نے آپس میں اقتصادی شعبے میں تعاون کو فروغ دینے کے لئے RCD کی جگہ ایک اور تنظیم ''اقتصادی تعاون کی تنظیم'' (ECO) کی بنیاد رکھی۔

(iv) 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں امداد:

1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں ایران نے پاکستان کی مالی، اخلاقی اور سفارتی مدد کی۔ان جنگوں میں اسلامی ممالک میں سے ایران کا تعاون سب سے نمایاں رہا۔ ایران نے پاکستان کے لڑاکا جہازوں کو ایندھن فراہم کیا تھا اور ہوائی اڈوں کے استعمال کی اجازت دی تھی۔

(v) مختلف تنازعات کے حل میں ایک دوسرے کی مدد:

1961ء میں شاہ ایران نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔اسی طرح پاکستان نے بھی ایران اور مصر کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔اس کے علاوہ ایران عراق جنگ کے دوران پاکستانی قیادت نے جنگ بندی کے لئے دونوں ممالک کے درمیان معاہدہ کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

(vi) توانائی کے شعبے میں تعاون:

2013ء میں پاک ایران گیس پائپ لائن معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں جس پر عمل درآمد کی صورت میں پاکستان توانائی کے بحران پر کافی حد تک قابو پالے گا۔

(vii) معاشی پابندیوں کے دوران امداد:

1998ء میں جب پاکستان ایٹمی قوت بنا تو مختلف ممالک نے پاکستان پر معاشی پابندیاں عائد کی۔ان پابندیوں کے باوجود ایران نے پاکستان کے ساتھ مختلف شعبوں میں تعاون کیا۔

ایران اور پاکستان کے مابین مختلف مواقع پر معمولی اختلافات سامنے آئے لیکن دونوں ممالک نے ان اختلافات کو احسن طریقے سے ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔

3۔ پاک افغان تعلقات:

پاکستان اور افغانستان دو ہمسایہ ممالک ہیں۔دونوں ممالک آپس میں مذہبی، تاریخی اور ثقافتی رشتوں میں منسلک ہیں۔اتنی قربت کے باوجود دونوں ممالک کے تعلقات شروع دن ہی سے ناخوشگوار ہیں۔ان غیر یقینی تعلقات کا جائزہ کچھ اس طرح ہے۔

i۔ سرحدی تنازعہ:

1893ء میں انگریز افسر سر موتمر ڈیورنڈ نے ہندوستان اور افغانستان کے درمیان سرحد کھینچی۔ہندوستان کی تقسیم کے بعد افغانستان نے ڈیورنڈ لائن معاہدہ ماننے سے انکار کر دیا۔جس سے دونوں ممالک کے درمیان کافی تناؤ پیدا ہو گیا۔

ii۔ پاکستان کی رکنیت کی مخالفت:

پاکستان کی آزادی کے بعد تقریباً تمام ممالک نے اقوام متحدہ میں اس کی رکنیت کی حمایت کی تاہم افغانستان واحد ملک تھا جس نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت کی مخالفت کی۔

iii۔ افغان کمیونسٹ انقلاب:

1978ء میں افغان کمیونسٹ انقلاب نے پاکستان اور افغانستان کے سفارتی تعلقات مزید بگاڑ دیئے۔کیونکہ کمیونسٹ انقلاب کے خلاف پاکستان نے افغان عوام کا بھرپور ساتھ دیا اور روس کے خلاف افغان مجاہدین کی بھرپور مدد کی۔

iv۔ طالبان کی حکومت:

1992ء میں افغان مجاہدین نے افغانستان میں ایک اسلامی نظام قائم کیا۔پاکستان نے اس کی بھرپور حمایت کی اور افغان مجاہدین کی حکومت کو تسلیم کیا۔لیکن اقتدار کے حصول کے لئے طالبان کے درمیان آپس میں خانہ جنگی شروع ہوئی۔

v۔ امریکہ اور اتحادیوں کا حملہ:

11 ستمبر 2001ء کے واقعات کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے افغانستان میں طالبان اور القاعدہ کے خلاف جنگ کا آغاز کیا۔جس کے نتیجے میں طالبان حکومت ختم ہوگئی اور حامد کرزئی بطور صدر منتخب ہوئے۔ پاکستان نے حامد کرزئی کی حکومت کو تسلیم کیا۔لیکن اب بھی افغان حکومت نے پاکستان کے لئے مختلف قسم کے مسائل پیدا کئے ہیں۔سرحدی حدود کی خلاف ورزیاں، پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور بھارت کے ساتھ تعلقات میں تیز پیش رفت نے پاکستان کی سلامتی کو خطرے میں ڈالا ہے۔

دوستانہ تعلقات کے لئے کوششیں:

پاکستان نے مختلف اوقات میں افغانستان کے ساتھ تعلقات میں بہتری کیلئے کوششیں کی ہیں۔اس کا مختصر جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

i۔ سربراہان مملکت کے دورے:

وزیراعظم پاکستان نے اگست 1956ء میں افغانستان کا دورہ کیا۔اسی سال نومبر میں افغان صدر نے بھی پاکستان کا دورہ کیا جو تعلقات کو معمول پر لانے میں مددگار ثابت ہوا۔

awazeinqilab.com

ii۔ افغان مہاجرین کو پناہ:

1979ء میں افغان روس جنگ کے بعد سے پاکستان گزشتہ پینتیس سال سے افغان مہاجرین کا بوجھ برداشت کر رہا ہے اور ان کو اپنے ملک میں پناہ دے رکھی ہے۔

iii۔ افغانستان کو امداد:

افغانستان میں عموماً خانہ جنگی اور بدامنی رہتی ہے۔ امن وامان کی خراب صورتحال اور ایک ترقی پذیر ملک ہونے کی وجہ سے پاکستان افغانستان کو امداد فراہم کرنے والے ممالک میں سرفہرست ہے۔

iv۔ راہداری کی سہولت:

دونوں ممالک کے درمیان 1958ء میں راہداری معاہدہ ہوا۔ جس کے بعد سے پاکستان نے افغانستان کو راہداری کی سہولت فراہم کی ہے۔ افغانستان کراچی بندرگاہ کو اپنی تجارتی مقاصد کیلئے استعمال کر رہا ہے۔

v۔ افغانستان کی حمایت:

افغانستان کے مسائل کے حل اور افغانستان میں امن وامان کے قیام کیلئے پاکستان اقوام متحدہ سمیت ہر فورم پر افغانستان کی حمایت کرتا ہے کیونکہ ایک پرامن افغانستان پاکستان کے مفاد میں ہے۔

4۔ پاک بھارت تعلقات:

ہندوستان کی تقسیم سے دو ممالک پاکستان اور بھارت معرض وجود میں آئے۔ قیام پاکستان سے لے کر آج تک دونوں کے تعلقات ناخوشگوار رہے ہیں۔ دونوں ممالک کے مابین تعلقات میں اتار چڑھاؤ کا مختصر خاکہ مندرجہ ذیل ہے۔

دونوں ممالک کے درمیان اختلافات کی وجوہات:

پاک بھارت اختلافات کے بنیادی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) مسئلہ کشمیر:

دونوں ممالک کے درمیان اختلافات کی بنیادی وجہ مسئلہ کشمیر ہے۔ اس مسئلے کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان تین بڑی جنگیں لڑی گئیں ہیں۔ اقوام متحدہ نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے کشمیریوں کی رائے معلوم کرنے کے بارے میں قراردادیں منظور کی ہیں لیکن عالمی ادارہ ان قراردادوں پر عمل درآمد کرانے سے قاصر ہے۔

(ii) نہری پانی کا مسئلہ:

یکم اپریل 1948ء کو بھارت نے مختلف نہروں کے ہیڈورکس بند کردیے جس سے دونوں ممالک کے درمیان حالات کشیدہ ہوگئے۔ لیکن عالمی بینک نے 1960ء میں معاہدہ سندھ طاس کے ذریعے اختلافات کا خاتمہ کر دیا۔

(iii) پاک بھارت جنگیں:

کشمیر کے مسئلے سے جو اختلافات شروع ہوئے تھے ان کا نتیجہ 1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں کی صورت میں نکلا۔

اختلافات کے خاتمے کے لئے کوششیں:

دونوں ممالک نے ایک دوسرے کے ساتھ اختلافات کے خاتمے کی کوششیں کیں ہیں۔ جن میں سے چند کا تذکرہ یہ ہے۔

(i) شملہ معاہدہ:

جولائی 1972ء میں دونوں ممالک نے شملہ معاہدے پر دستخط کئے۔ جس کے مطابق دونوں ممالک نے اپنے اختلافات آپس میں مذاکرات کے ذریعے حل کرنے پر اتفاق کیا۔ اس سے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں بہتری کے آثار نظر آنے شروع ہوئے۔

(ii) تجارتی معاہدات:

دونوں ممالک نے اختلافات کے باوجود آپس میں تجارت، زمینی اور ہوائی آمدورفت کے شعبوں میں مختلف معاہدات پر دستخط کئے ہیں۔ 1990ء میں پاک بھارت تعلقات میں مزید بہتری آئی جب دونوں ممالک نے باہمی تجارت شروع کرنے کی کوشش کی۔ حال ہی میں پاکستان نے بھارت کو تجارت کے لئے پسندیدہ ممالک کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ اگرچہ بعض حلقے بھارت کو فیورٹ قرار دینے پر حکومت پاکستان پر تنقید کر رہے ہیں۔

(iii) ایٹمی تنصیبات کے بارے میں معاہدہ:

1988ء میں سارک (SAARC) کانفرنس کے موقع پر دونوں ممالک کے وزرائے اعظم نے ایک معاہدے پر دستخط کئے۔ جس کے تحت دونوں ممالک ایک دوسرے کے ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہیں کریں گے۔

(iv) آگرہ مذاکرات:

کشمیر سمیت تمام مسائل کے حل کے لئے 14 سے 17 جولائی 2001ء تک دونوں ممالک کے درمیان آگرہ میں مذکرات ہوئے۔ اگرچہ یہ مذاکرات ناکام ہوئے لیکن پوری دنیا کی میڈیا اور پریس نے اس کو کافی کوریج دی۔

(v) سارک مذاکرات:

2004ء میں اسلام آباد میں ایک مرتبہ پھر سارک سربراہ کانفرنس کے موقع پر دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں بہتری کے لئے مذاکرات ہوئے اور کئی معاہدے طے پائے۔

(vi) سفارتی تعلقات:

دونوں ممالک کے تعلقات میں اتار چڑھاؤ کی وجہ سے کئی بار سفارتی تعلقات ختم ہوگئے ہیں۔ اگر ہم پاک بھارت تعلقات پر نظر ڈالیں۔ تو زیادہ تر یہ تنازعات اور اختلافات کا شکار نظر آتے ہیں۔ دنیا کے کئی بڑے ممالک اور مختلف عالمی ادارے دونوں ممالک کے درمیان اختلافات میں کمی کے لئے کردار ادا کر رہے ہیں۔

خلاصہ:

پاکستان کی خارجہ پالیسی میں یہ اصول سرفہرست ہے کہ دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ بالعموم جبکہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ بالخصوص خوشگوار، برادرانہ اور برابری کی بنیاد پر تعلقات قائم کئے جائیں۔ پاکستان دنیا کے تمام ممالک کی خودمختاری اور آزادی کا احترام کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی سالمیت اور خودمختاری کا بھی احترام کیا جائے۔

awazeinqilab.com

سوال 2: پاکستان کے وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ تعلقات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **وسطی ایشیائی ممالک (Central Asian Countries):**

پاکستان کے شمال مغرب میں وسطی ایشیاء کے ممالک واقع ہیں۔ان تمام ممالک نے 1990ء کی دہائی میں سوویت یونین سے آزادی حاصل کی۔آزادی حاصل کرنے کے بعد پاکستان نے نہ صرف ان ممالک کو تسلیم کیا بلکہ ان کے ساتھ سیاسی، معاشی اور تجارتی تعلقات بھی قائم کئے۔ یہ پانچ ممالک ازبکستان، ترکمانستان، قازقستان، کرغزستان اور تاجکستان ہیں۔ پاکستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے باہمی تعلقات کا مختصر جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ پاکستان اور ازبکستان کے تعلقات:

ازبکستان نے 31 اگست 1991ء کو سوویت یونین سے آزادی حاصل کی۔آزادی کے بعد پاکستان نے ازبکستان کے ساتھ سیاسی، معاشی اور تجارتی تعلقات قائم کئے۔دونوں ممالک کے تعلقات کا جائزہ ذیل میں پیش ہے۔

i۔ بہترین سفارتی تعلقات:

دونوں ممالک کی خارجہ پالیسیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ ہر قسم کی سفارتی اور اخلاقی حمایت کی بات شامل ہے۔یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان بہترین سفارتی تعلقات قائم ہیں۔

ii۔ فضائی معاہدہ:

دونوں ممالک کے درمیان پہلا فضائی معاہدہ 1992ء میں کراچی میں ہوا۔

iii۔ اقتصادی شعبوں میں تعاون:

1992ء میں دونوں ممالک کے مابین اقتصادی، تجارتی اور کاروباری شعبوں میں تعاون کے لئے ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت دونوں ممالک تجارت، مواصلات، توانائی اور بینکاری اور سڑکوں کی تعمیر میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے۔

iv۔ سربراہان کے دورے:

1992ء میں ازبکستان کے صدر پہلی دفعہ پاکستان کے دورے پر آئے۔اس کے بعد پاکستانی وزرائے اعظم بینظیر بھٹو اور نواز شریف نے بھی اپنے اپنے دور حکومت میں ازبکستان کے دورے کیے جس سے دونوں ممالک کے تعلقات کو مزید فروغ ملا۔

v۔ مسئلہ کشمیر پر ازبکستان کا موقف:

مسئلہ کشمیر کے بارے میں ازبکستان کا موقف واضح ہے کہ یہ مسئلہ وہاں کے عوام کی خواہشات کے مطابق حل ہونا چاہیے۔

vi۔ توانائی کے شعبے میں تعاون:

ازبکستان تیل اور گیس کی دولت سے مالا مال ملک ہے۔دونوں ممالک کے درمیان گیس اور بجلی کی فراہمی کا معاہدہ بھی ہو چکا ہے۔

2۔ پاکستان اور ترکمانستان کے تعلقات:

ترکمانستان نے اپنی آزادی کا اعلان 27 اکتوبر 1991ء کو کیا۔پاکستان نے ترکمانستان کو آزاد اور خود مختار مسلم ملک کے طور پر تسلیم کیا اور اس کے ساتھ تعلقات قائم کئے۔ان کا مختصر احوال یہ ہے۔

i۔ سیاسی اور سفارتی تعلقات:

پاکستان نے شروع دن ہی سے ترکمانستان کے ساتھ سیاسی و سفارتی تعلقات قائم کئے۔دونوں ممالک کے باہمی تعلقات نہایت ہی خوشگوار ہیں۔دونوں ممالک سیاسی اور سفارتی سطح پر ایک دوسرے کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔اور خارجہ پالیسیوں میں آپس میں تعلقات کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔دونوں ممالک کی سماجی، معاشی اور تہذیبی روایات میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

ii۔ اقتصادی اور تجارتی تعلقات:

پاکستان اور ترکمانستان بہت سے اقتصادی اور تجارتی شعبوں میں ایک دوسرے کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔مواصلات اور بینکنگ کے شعبوں میں بھی تعاون جاری ہے۔

iii۔ پی آئی اے اور نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں:

پاکستان نے ترکمانستان کے دارالحکومت اشک آباد میں پی۔آئی۔اے اور نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں قائم کیں ہیں۔

iv۔ قدرتی گیس کی خریداری کا معاہدہ:

پاکستان نے ستمبر 1991ء میں ترکمانستان سے قدرتی گیس خریدنے کا معاہدہ کیا ہے۔

v۔ مشترکہ کمیشن کا قیام:

1999ء میں دونوں ممالک کے درمیان ایک مشترکہ کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ مختلف شعبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دیا جا سکے۔

vi۔ عالمی مسائل پر موقف:

مختلف عالمی متنازعہ مسائل کے بارے میں پاکستان اور ترکمانستان کی پالیسیوں اور موقف میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔مسئلہ کشمیر کے بارے میں ترکمانستان پاکستان کے موقف کی بھرپور حمایت کر رہا ہے۔

الغرض پاکستان اور ترکمانستان اسلامی ممالک ہونے کے ناطے اپنے تعلقات کو وقت کے ساتھ مزید مضبوط کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

3۔ پاکستان اور قازقستان کے تعلقات:

آزادی کا اعلان:

قازقستان نے 16 دسمبر 1991ء کو سوویت یونین سے آزادی کا اعلان کیا۔قازقستان رقبے کے لحاظ سے عالم اسلام کا سب سے بڑا ملک ہے۔

i۔ سیاسی اور سفارتی تعلقات:

پاکستان اور قازقستان کے مابین خوشگوار تعلقات قائم ہیں۔آزادی کے بعد پاکستان نے قازقستان کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کئے۔اس کے علاوہ ہر سطح پر دونوں ممالک میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

ii۔ اقتصادی اور تجارتی تعلقات:

دونوں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ مختلف اقتصادی اور تجارتی شعبوں میں بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔1992ء میں قازقستان کے صدر پاکستان کے دورے پر آئے اور مختلف شعبوں میں تعاون کے معاہدوں پر دستخط کئے جس سے دونوں ممالک کے مابین سائنس و ٹیکنالوجی، تجارت و معیشت اور ذرائع آمد و رفت کے شعبوں میں تعاون کا آغاز ہوا۔

awazeinqilab.com

iii۔ شاہراہ قراقرم کی توسیع کا معاہدہ:

1994ء میں پاکستان، چین، قازقستان اور کرغزستان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت چاروں ممالک شاہراہ قراقرم کو قازقستان اور کرغزستان تک وسعت دینے پر رضامند ہوئے۔

iv۔ راہداری تجارت کا معاہدہ:

1998ء میں پاکستان، چین، قازقستان اور کرغزستان کے مابین راہداری تجارت (Transit Trade Agreement) کا معاہدہ ہوا جس پر عمل درآمد سے ان ممالک کے درمیان تجارت کو بہت فروغ ملے گا۔

v۔ عالمی مسائل پر موقف:

پاکستان اور قازقستان کے مابین تمام مسائل کے حل کے بارے میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ مسئلہ کشمیر اور فلسطین کے بارے میں دونوں ممالک کی رائے ایک ہے۔ ان تمام تر کوششوں کی وجہ سے دونوں ممالک کے تعلقات میں وقت کے ساتھ بہتری اور مضبوطی آ رہی ہے اور دونوں ممالک کے سربراہان حکومت ایک دوسرے کے ساتھ مکمل تعاون کر رہے ہیں۔

4۔ پاکستان اور کرغزستان کے تعلقات:

آزادی کا اعلان:

کرغزستان نے 31 اگست 1991ء کو سوویت یونین سے آزادی کا اعلان کیا۔ آزادی کے بعد پاکستان نے کرغزستان کو آزاد مسلم ملک کے طور پر تسلیم کر لیا اور تمام شعبوں میں کرغزستان کے ساتھ تعلقات قائم کیے جن کا مختصر ذکر یہ ہے۔

i۔ سیاسی اور سفارتی تعلقات:

پاکستان اور کرغزستان کے درمیان اچھے اور خوشگوار تعلقات قائم ہیں۔ 1994ء میں دونوں ممالک نے ایک دوسرے کے ملک میں سفارت خانے کھولنے کا فیصلہ کیا۔

ii۔ اقتصادی اور تجارتی تعلقات:

اقتصادی میدان میں پاکستان اور کرغزستان ایک دوسرے کی بھرپور مدد کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں 1991ء میں دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دینے کا معاہدہ ہوا۔

iii۔ شاہراہ قراقرم کی توسیع کا معاہدہ:

1994ء میں پاکستان، چین، قازقستان اور کرغزستان میں ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت چاروں ممالک شاہراہ قراقرم کو قازقستان اور کرغزستان تک وسعت دینے پر رضامند ہوئے۔

iv۔ منشیات کی روک تھام کا معاہدہ:

پاکستان اور کرغزستان منشیات کی روک تھام کے لئے بھی کوششیں کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں دونوں ممالک کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے۔

v۔ علاقائی امور و مسائل پر موقف:

دنیا میں متنازعہ مسائل کے بارے میں دونوں ممالک کے خیالات میں یکسانیت ہے۔ کرغزستان مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستانی موقف کی بھرپور حمایت کر رہا ہے۔ دونوں ممالک کی حکومتیں آپس کے تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے کوشاں رہتی ہیں۔

5۔ پاکستان اور تاجکستان کے تعلقات:

آزادی کا اعلان:

تاجکستان نے 9 ستمبر 1991ء کو سوویت یونین سے اپنی آزادی کا اعلان کیا جغرافیائی لحاظ سے وسطی ایشیائی ممالک میں تاجکستان پاکستان کا قریب ترین ہمسایہ ملک ہے۔ پاکستان اور تاجکستان کے درمیان افغانستان کا علاقہ واخان واقع ہے۔ لہٰذا قریبی ہمسایہ ملک ہونے کی وجہ سے دونوں کے درمیان انتہائی مضبوط اور خوشگوار دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ ان کا مختصر جائزہ یہ ہے۔

i۔ سیاسی اور سفارتی تعلقات:

آزادی حاصل کرنے کے بعد پاکستان نے تاجکستان کو آزاد، خودمختار ملک کی حیثیت سے تسلیم کیا اور دونوں ممالک کے درمیان سیاسی اور سفارتی تعلقات قائم ہوئے۔

(ii) فاضل بجلی کی فراہمی:

جنوری 1992ء میں تاجکستان نے پاکستان میں بجلی کا بحران دور کرنے کے لئے فاضل بجلی فراہم کرنے کی پیشکش کی۔

(iii) فضائی معاہدہ:

دونوں ممالک کے درمیان ہوائی اڈوں کے استعمال اور دوطرفہ پروازوں کے معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔

(iv) راہداری کی سہولت:

پاکستان نے تاجکستان کو تجارت کے لئے کراچی بندرگاہ کے راستے راہداری کی سہولت فراہم کی ہے۔

(v) مختلف شعبوں میں تعاون کے معاہدے:

1994ء میں دونوں ممالک نے مختلف معاہدوں پر دستخط کئے جن کے مطابق دونوں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ سائنس ٹیکنالوجی، اقتصادی اور تجارتی فروغ کے لئے تعاون کریں گے۔

vi۔ عالمی مسائل پر موقف:

عالمی مسائل کے بارے میں دونوں ممالک کے درمیان ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ تاجکستان ہر فورم پر پاکستان کی کھل کر حمایت کرتا ہے۔

خلاصہ:

وسطی ایشیائی ممالک اور پاکستان کے تعلقات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات نہایت مستحکم ہیں۔ اس کے علاوہ آزادی کے بعد ان ممالک کو E.C.O میں بھی شامل کیا گیا جس کا پاکستان شروع ہی سے ایک سرگرم رکن ہے۔

awazeinqilab.com

سوال 3: پاک سعودی تعلقات کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: **پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات:**

پس منظر:

سعودی عرب اور پاکستان گہرے مذہبی، ثقافتی اور تجارتی رشتوں میں منسلک ہیں۔ اس لئے دونوں کے تعلقات بہت گہرے اور دوستانہ ہیں۔ سعودی عرب نے ہر موقع پر پاکستان کی اخلاقی اور اقتصادی حمایت کی ہے۔ ان دونوں ممالک کے تعلقات کا جائزہ ذیل میں لیتے ہیں۔

1۔ تحریک پاکستان کی حمایت:

سعودی عرب کی حکومت نے تحریک پاکستان سے لے کر قیام پاکستان تک اس کی بھرپور حمایت کی۔

2۔ مذہبی و روحانی رشتہ:

پوری دنیا کے مسلمانوں کی طرح پاکستان کے عوام بھی سعودی عرب کے ساتھ مذہبی و روحانی لگاؤ رکھتے ہیں کیونکہ سعودی عرب میں مسلمانوں کے مقدس مقامات ہیں جہاں ہر سال ہزاروں پاکستانی فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں۔

3۔ سیاسی اور سفارتی تعلقات:

سعودی عرب ان چند ممالک میں سے ایک ہے جنہوں نے ابتداء ہی سے پاکستان کو تسلیم کیا۔ ان دونوں ممالک کے تعلقات وقت کے ساتھ ساتھ اور بھی مضبوط ہو رہے ہیں۔ سعودی عرب نے ہر موقع پر پاکستان کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی مدد کی ہے۔

4۔ معاشی تعلقات:

سیاسی اور اخلاقی تعلقات کے ساتھ ساتھ پاک سعودی معاشی تعلقات بھی بہت گہرے اور مضبوط ہیں۔ اس کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

i۔ سعودی عرب تیل سے مالامال ہونے کی وجہ پاکستان کا قریب ترین معاشی حصہ دار ہے۔

ii۔ سعودی عرب نے پاکستانی ہنرمند افراد کے لئے ہزاروں ویزے جاری کئے۔

iii۔ سعودی عرب نے اسلام آباد میں فیصل مسجد اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی بھی قائم کی ہے۔

iv۔ سعودی عرب نے زرعی اور صنعتی شعبوں کی ترقی کے لئے پاکستان کو مالی امداد بھی فراہم کی ہے۔

v۔ جب 1998ء میں پاکستان نے ایٹمی دھماکے کئے تو بین الاقوامی اداروں نے پاکستان پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کیں۔ اس مشکل وقت میں سعودی عرب نے پاکستان کے معاشی مسائل کم کرنے کے لئے کروڑوں روپے کا تیل آسان شرائط پر فراہم کیا۔

5۔ دفاعی شعبے میں تعلقات:

پاکستان اور سعودی عرب کے مابین دفاعی تعلقات بھی بہت مضبوط ہیں۔ پاکستان سعودی عرب کو دفاعی شعبے میں مختلف قسم کی مراعات دیتا رہتا ہے۔

1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں کے موقع پر خانہ کعبہ میں پاکستان کی سلامتی اور فتح کے لئے دعائیں مانگی گئیں تھیں اور کروڑوں ریال دفاعی فنڈ میں دیئے گئے تھے۔

6۔ میڈیکل اور انجینئرنگ کے شعبوں میں تعاون:

پاکستان بھی سعودی عرب کی ترقی میں خاص دلچسپی لیتا ہے۔ سعودی عرب نے پاکستانی ڈاکٹرز، انجینئرز اور دیگر فنی ماہرین کی خدمات حاصل کی ہیں۔ جب کہ پاکستان نے سعودی عرب کے باشندوں کو مختلف شعبوں میں تربیت کی سہولتیں مہیا کی ہیں۔

7۔ قدرتی آفات میں امداد:

سعودی عرب نے قدرتی آفات اور مسائل میں پاکستان کی ہر ممکن امداد کی ہے۔ 8 اکتوبر 2005ء کے تباہ کن زلزلے اور 2010ء کے سیلاب میں سعودی عرب نے پاکستان کی بھرپور مالی مدد کی ہے۔

8۔ بین الاقوامی مسائل پر موقف:

پاکستان اور سعودی عرب دنیا کے تقریباً تمام بڑی تنظیموں کے رکن ہیں۔ اور دونوں ممالک ہر فورم پر ایک دوسرے کے موقف کی تائید کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی مسائل اور تنازعات پر دونوں ممالک کے نظریات اور خیالات میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ دونوں ممالک مشرق وسطیٰ، مسئلہ فلسطین، مسئلہ کشمیر اور افغانستان وغیرہ میں جاری جنگوں کا بین الاقوامی قوانین اور قراردادوں کے مطابق پر امن حل چاہتے ہیں۔ دونوں ممالک OIC کے فعال ارکان ہیں اور اس تنظیم کو فعال بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔

خلاصہ:

پاک سعودی تعلقات کی بنیاد عقیدہ میں ہم آہنگی کی وجہ سے ہے۔ پاکستان سعودی عرب کو عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ سعودی عرب اسلام کا مرکز ہے۔ جبکہ دوسری طرف پاکستان کو دنیائے اسلام کا دل کہا جاتا ہے اور دنیائے اسلام کا واحد ایٹمی قوت ہونے کے ناطے سعودی عرب بھی پاکستان کے ساتھ تعلقات اور رشتے کو انتہائی اہمیت دیتا ہے۔ دونوں ممالک ان تعلقات کو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید مستحکم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سوال 4: بڑی طاقتوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کا جائزہ لیں؟

جواب: **پاکستان اور ترقی یافتہ ممالک:**

آزادی کے بعد پاکستان نے دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ بہترین تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی۔ نو آزاد ملک ہونے کی وجہ سے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک سے اقتصادی اور دفاعی تعلقات بھی پاکستان کے ترجیحات میں شامل تھے۔ اس لئے پاکستان نے امریکہ، چین، برطانیہ، روس، جاپان اور یورپی یونین کے ساتھ تعلقات قائم کئے۔ ان تعلقات کا مختصر خاکہ درج ذیل ہے۔

1۔ پاک امریکہ تعلقات:

موجودہ دور میں دنیا کا طاقتور (Super Power) ملک امریکہ ہے۔ پاک امریکہ تعلقات میں کئی نشیب و فراز آئے ہیں۔ دونوں ممالک کے تعلقات کا جائزہ کچھ یوں ہے۔

i۔ لیاقت علی خان کا دورہ امریکہ:

قیام پاکستان کے بعد روس نے پاکستان کے وزیراعظم کو دورے کی دعوت دی۔ لیکن وزیراعظم لیاقت علی خان نے امریکہ کو ترجیح دی۔ اور یوں یہ دورہ روس کی ناراضگی کا سبب بنا۔

awazeinqilab.com

ii۔ پاک امریکہ معاہدات:

پاکستان اور امریکہ کے مابین مختلف شعبوں میں معاہدات ہوئے ہیں۔ جو زیادہ تر دفائی نوعیت کے ہیں۔ 1950ء کی دہائی میں پاکستان امریکن بلاک (USA Block) میں شامل ہوگیا۔ پاکستان نے امریکہ کے ساتھ سیٹو (SEATO) اور سینٹو (CENTO) جیسے دفائی معاہدات پر دستخط کیے۔ دونوں ممالک کے درمیان باہمی دفائی معاہدہ 1954ء میں ہوا۔

iii۔ پاک بھارت جنگیں اور امریکہ کا کردار:

1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں میں امریکہ نے پاکستان کی کوئی مدد نہیں کی۔ حالانکہ سیٹو اور سینٹو معاہدوں کے تحت امریکہ پاکستان کی دفائی امداد کا پابند تھا۔ امریکہ کے ان معاہدوں کی خلاف ورزی کے ردعمل میں پاکستان نے ان معاہدات سے علیحدگی اختیار کرلی۔

iv۔ ایرانی انقلاب اور پاک امریکہ تعلقات:

1979ء میں ایران میں انقلاب کی وجہ سے امریکہ کے لئے ایک بار پھر پاکستان کی اہمیت بڑھ گئی اور پاک امریکہ تعلقات میں پھر گرم جوشی آ گئی۔

v۔ افغانستان پر سویت یونین کا قبضہ:

دسمبر 1979ء میں روس نے افغانستان پر حملہ کر کے افغانستان میں فوجی مداخلت شروع کی۔ امریکہ روس کی فوجی مداخلت اور قبضے سے خائف تھا۔ پاکستان کو بھی روسی مداخلت ناپسند تھی۔ اس لئے پاکستان اور امریکہ نے اپنے مفادات کی خاطر افغانستان سے سویت یونین کو نکالنے کے لئے آپس میں اتحاد کرلیا۔ لیکن جب افغان مجاہدین نے پاکستان کی مدد سے روس کو پسپا کر دیا تو امریکہ نے پھر پاکستان کے ساتھ تعلقات میں سرد مہری کا مظاہرہ کیا اور پاکستان کو مسائل اور مشکل حالات میں تنہا چھوڑ دیا۔

vi۔ پاکستان پر معاشی پابندیاں:

پاکستان نے مئی 1998ء میں ایٹمی دھماکے کئے۔ جس پر امریکہ نے پاکستان پر مختلف قسم کی معاشی اور اقتصادی پابندیاں عائد کر دیں اور یوں پاک امریکہ تعلقات میں تناؤ اور بھی بڑھ گیا۔

vii۔ 9/11 کے واقعات کے بعد تعلقات:

11 ستمبر 2001ء کو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون پر حملوں کے بعد امریکہ نے افغانستان میں موجود اسامہ بن لادن، القاعدہ اور طالبان کے خلاف جنگ کا آغاز کیا۔ دہشت گردی کی اس جنگ میں امریکہ کو ایک بار پھر پاکستان کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور اس طرح دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کے تعاون نے امریکہ کو ایک بار پھر پاکستان کے ساتھ تعلقات استوار کرنے پر مجبور کر دیا۔

viii۔ بین الاقوامی تنازعات اور پاک امریکہ تعلقات:

پاکستان اور امریکہ دونوں دنیا میں مسائل کا حل چاہتے ہیں۔ لیکن مسائل کے حل کے لئے دونوں کے نظریات میں تضاد ہے۔ امریکہ دنیا پر اپنی مرضی کے فیصلے ٹھونسنا چاہتا ہے اور مسائل کے حل کے لئے طاقت کے استعمال پر یقین رکھتا ہے۔ جبکہ پاکستان پوری دنیا میں امن اور خوشحالی کی خاطر تمام مسائل کا حل پرامن طریقے اور بات چیت کے ذریعے چاہتا ہے۔ یہ امر بالکل واضح ہے کہ بین الاقوامی تعلقات میں سب سے اہم چیز قومی مفادات ہوتے ہیں۔ ان تعلقات میں نہ تو کوئی مستقل دوست ہوتا اور نہ کوئی دشمن۔ اور امریکہ اسی اصول کے تحت دنیا کے تمام ممالک سے اپنے

تعلقات قائم رکھتا ہے۔

2۔ پاک چین تعلقات:

پاکستان اور چین کے تعلقات شروع ہی سے اچھے دوستانہ ہیں۔ پاکستان 14 اگست 1947ء کو آزاد ہوا جبکہ چین یکم اکتوبر 1949ء کو آزاد ہوا۔ پاکستان نے ہمیشہ چین کی سفارتی حمایت کی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات 1960ء کی دہائی سے خاص طور پر مضبوط ہو گئے۔ پاکستان نے چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ دونوں ممالک کے تعلقات کا مختصر جائزہ کچھ یوں ہے۔

i۔ پاکستان چین سرحدی تنازعہ:

1950ء کی دہائی میں پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی تنازعہ پیدا ہوا۔ لیکن دونوں ممالک نے 1963ء میں بیجنگ میں سرحدی معاہدے کے ذریعے اسے خوش اسلوبی سے حل کرلیا۔

ii۔ چین اور بھارت کی جنگ:

پاکستان نے 1962ء کی بھارت اور چین کے درمیان جنگ میں چین کی بھرپور حمایت کی تھی۔

iii۔ مختلف تنازعات پر ایک دوسرے کی حمایت:

پاکستان نے تائیوان اور تبت کے مسئلے پر چین کی بھرپور حمایت کی ہے۔ اس طرح چین بھی کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کے موقف کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔

iv۔ تجارتی تعلقات:

1963ء میں پاکستان اور چین کے درمیان پہلا تجارتی معاہدہ طے پایا جس کے تحت چین نے پاکستان سے پٹ سن، کپاس، چمڑا، کرومائٹ، کیمیکلز اور صنعتی خام مال وغیرہ خریدنے کا اعلان کیا۔ اس کے علاوہ چین پاکستان میں تجارتی اور زرعی شعبوں کی ترقی کے لئے بھی مدد فراہم کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ گوادر بندرگاہ کی تعمیر و ترقی میں چین نے مختلف منصوبے شروع کئے ہیں جس سے دونوں ممالک کی تجارت کو مزید فروغ ملے گا۔ چین پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی حصہ دار ہے۔

v۔ دفائی تعلقات:

پاکستان اور چین کے دفائی تعلقات بھی بہت مضبوط ہیں۔ چین پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ پاکستان اور چین نے مشترکہ ہوائی جہاز جے۔ ایف 17 تھنڈر (J.F-17 Thunder) بھی تیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ چین نے کامرہ میں ایرو ناٹیکل کمپلیکس کے قیام اور الخالد ٹینکوں کی تیاری میں بھی پاکستان کو بہت مدد فراہم کی ہے۔ واہ آرڈیننس فیکٹری کی تعمیر میں بھی چین نے پاکستان کی مدد کی ہے۔

vi۔ توانائی کے شعبے میں تعاون:

چین نے پاکستان کو توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لئے بہت مدد فراہم کی ہے۔ مثلاً پاکستان نے سینڈک پراجیکٹ (Saindak Project) اور چشمہ پاور پلانٹ کے منصوبے چین کے تعاون سے مکمل کئے ہیں۔

awazeinqilab.com

vii۔ صنعتی شعبوں میں تعاون:

چین صنعتی شعبوں میں بھی پاکستان کی بھرپور معاونت کر رہا ہے۔ مثلاً ہیوی میکینکل کمپلیکس ٹیکسلا کا قیام اور باہمی تجارتی اور اقتصادی فروغ کے لئے شاہراہ قراقرم تعمیر کی۔ حال ہی میں دونوں ممالک نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت چین کاشغر سے گوادر بندرگاہ تک ریلوے لائن بچھائے گا جس سے دونوں ممالک کے درمیان صنعتی اور تجارتی سرگرمیوں میں بہت تیزی آئے گی۔

viii۔ نیوکلیئر پروگرام کی حمایت:

چین پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام کی بھی بھرپور حمایت کرتا ہے۔ چین نے نیوکلیئر پروگرام میں مدد دینے کے لئے پاکستان کے ساتھ کئی معاہدے کئے ہیں۔

3۔ پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات:

پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات کا مختصر احوال مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ سفارتی اور سیاسی تعلقات:

قیام پاکستان کے بعد برطانیہ بھی ان ممالک میں شامل تھا جس نے پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات میں پہل کی۔ دونوں ممالک کی حکومتیں بھی مختلف بین الاقوامی اور علاقائی مسائل کے حل کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ مکمل تعاون کرتی ہیں۔ پاکستان اور برطانیہ دولت مشترکہ (Common Wealth) کے رکن بھی ہیں۔

ii۔ تجارتی اور اقتصادی تعلقات:

پاکستان اور برطانیہ کے آپس میں اچھے تجارتی اور اقتصادی تعلقات ہیں۔ 1971ء میں برطانیہ نے پاکستان کو تربیلہ ڈیم میں مختلف منصوبوں کے لئے بارہ لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ کی اقتصادی امداد دینے کا اعلان کیا۔ اس کے علاوہ 1979ء میں برطانیہ نے پاکستان کے ذمہ 64 ملین پاؤنڈ کا قرضہ بھی معاف کیا۔ افغانستان میں جنگ کی وجہ سے پاکستان میں موجود مہاجرین کے لئے بھی برطانیہ نے کافی تعاون کیا ہے۔ اس کے علاوہ دونوں کے درمیان کئی تجارتی معاہدات بھی موجود ہیں۔

iii۔ دفاعی تعاون:

دونوں ممالک دفاعی شعبے میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ لیکن 2002ء میں برطانیہ کی بھارت کو ایک ارب پاؤنڈ ہتھیاروں کی پیش کش سے پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات سرد پڑ گئے۔

iv۔ پاک بھارت جنگیں اور برطانیہ:

1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں میں برطانیہ کا کردار مثبت رہا۔ اس کے علاوہ 1999ء میں پاک بھارت کشیدگی میں کمی کے لئے برطانیہ نے کافی کوششیں کیں۔ مجموعی طور پر پاک برطانیہ تعلقات بہت متوازن اور خوشگوار رہے ہیں۔

4۔ پاکستان اور جاپان کے تعلقات:

پس منظر:۔

دوسری جنگ عظیم میں شکست کے بعد سے اتحادی اقوام نے جاپان پر قبضہ کر کے اس پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کی تھیں۔

اس لئے آزادی کے بعد فوری طور پر دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات قائم نہ ہو سکے البتہ تجارتی تعلقات موجود تھے۔

i۔ تجارتی مراکز کا قیام:۔

سفارتی تعلقات سے پہلے تجارتی تعلقات کے لئے جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو اور اُس وقت کے پاکستانی دارالحکومت کراچی میں 1948ء میں تجارتی مراکز قائم کئے گئے۔

ii۔ سفارتی تعلقات:۔

جاپان کے معاہدہ امن کی منظوری کے بعد 18 اپریل 1952ء کو دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات قائم کئے گئے۔

iii۔ سربراہان مملکت کے دورے:۔

اپریل 1957ء میں پاکستانی وزیراعظم حسین شہید سہروردی عالمی پابندیوں کے خاتمے کے بعد پہلے ایشیائی لیڈر تھے جنھوں نے جاپان کا دورہ کیا۔ اس کے بعد مئی 1957ء کو جاپان کے سربراہ پاکستان کے جوابی دورے پر آئے۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً دونوں ممالک کے سربراہان نے ایک دوسرے کے ملکوں کے دورے کئے۔

iv۔ تجارتی و صنعتی تعلقات:۔

پاکستان جاپان کو کپاس اور مچھلی برآمد کرتا ہے جبکہ پاکستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری کو پروان چڑھانے میں جاپان نے اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ جاپان نے وقتاً فوقتاً پاکستان کو آسان اقساط پر قرضے بھی فراہم کئے۔

v۔ ترقیاتی منصوبے:۔

جاپان نے پاکستان میں کئی ترقیاتی منصوبے تکمیل تک پہنچائے جن میں انڈس ہائی وے، چلڈرن ہسپتال، PIMS، کوہاٹ ٹنل اور غازی بروتھا جیسے عظیم منصوبے شامل ہیں۔

5۔ پاکستان اور روس کے تعلقات:

روس اور پاکستان کے تعلقات کا جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

i۔ سفارتی تعلقات:

قیام پاکستان کے بعد روس کے وزیراعظم نے پاکستان کے وزیراعظم کو اپنے ملک میں دورے کی دعوت دی لیکن وزیراعظم لیاقت علی خان نے پہلے دورے کے لئے امریکہ کا انتخاب کیا جس پر روس اور پاکستان کے تعلقات میں سرد مہری آئی۔ تاہم دونوں ممالک کے مابین سفارتی تعلقات کا آغاز 1948ء میں ہوا۔ 1947ء سے 1950ء تک دونوں کے تعلقات کافی خوشگوار تھے لیکن 1958ء میں پھر دونوں ممالک ایک دوسرے سے دور چلے گئے کیونکہ اس عرصے میں پاکستان امریکہ کے بہت قریب ہو گیا تھا اور دونوں ممالک نے آپس میں کئی دفاعی معاہدے کئے۔

ii۔ پاک بھارت جنگیں:

1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں روس نے بھارت کی حمایت کی۔ تاہم 1965ء کی جنگ بندی کے بعد روس نے تاشقند معاہدے میں تعاون کیا۔ لیکن 1971ء کی جنگ میں روس نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں کافی سازشیں کیں

iii۔ بھٹو دورِ حکومت میں تعلقات:

بھٹو دورِ حکومت میں پاکستان اور روس کے درمیان تعلقات بہتر ہوئے۔ اس کی ایک بڑی وجہ پاکستان کی سیٹو اور سینٹو (دفاعی معاہدوں) سے علیحدگی تھی۔ اس دوران بھٹو نے روس کا دورہ بھی کیا اور روس کی مدد سے پاکستان میں سٹیل مل کی تعمیر کا منصوبہ بھی شروع ہوا

iv۔ افغانستان پر روس کا حملہ:

1979ء میں افغانستان پر روس کے حملے سے پاکستان اور روس کے درمیان تعلقات میں کافی کشیدگی آ گئی۔ لیکن 2000ء کے بعد پھر سے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں بہتری آئی۔

v۔ مختلف شعبوں میں تعاون:

روس اور پاکستان کے تعلقات اس حد تک دوستانہ اور خوشگوار نہیں ہیں لیکن پھر بھی دونوں ممالک کے سرکاری، تعلیمی اور فوجی وفود ایک دوسرے کے ممالک کے دورے کرتے ہیں۔ روس نے 1973ء میں کراچی میں سٹیل ملز جیسا عظیم منصوبہ مکمل کیا جو پاکستان کی صنعتی ترقی میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ روس سائنس و ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بھی پاکستان کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔

خلاصہ:

جدید دنیا کے ساتھ تعلقات وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ کیونکہ دنیا میں پاکستان کی ترقی اس میں مضمر ہے کہ وہ ان ترقی یافتہ ممالک کے نقش قدم پر چلے۔ اس لئے پاکستان کی کوشش ہے کہ ان تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ اور خوشگوار تعلقات قائم کیے جائیں۔

سوال 5: مسئلہ کشمیر اور پاک بھارت تعلقات تفصیلاً بیان کریں؟

جواب: پس منظر:

1947ء میں متنازعہ ریڈ کلف ایوارڈ ہی پاک بھارت تعلقات میں خرابی کی جڑ ہے۔ اس ایوارڈ نے بہت سے علاقوں کی تقسیم میں ناانصافی سے کام لیا جس سے مسئلہ کشمیر جیسے بڑے مسائل پیدا ہوئے۔ مسئلہ کشمیر کے تناظر میں پاک بھارت تعلقات کا مختصر جائزہ مندرجہ ذیل ہے

مسئلہ کشمیر:

مسئلہ کشمیر پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعے کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اس مسئلے پر دونوں ممالک کے درمیان تین بڑی جنگیں لڑی گئیں ہیں۔ اس مسئلے کو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پیدا کیا گیا ہے۔ اس مسئلے کا پس منظر کچھ یوں ہے۔

1۔ 3 جون 1947ء کا منصوبہ:

3 جون 1947ء کے منصوبہ آزادی ہند کے تحت ہندوستان کی ریاستوں کو یہ حق دیا گیا تھا کہ وہ بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کر سکتی ہیں یا الگ حیثیت سے آزاد رہ سکتی ہیں۔ تاہم الحاق کے وقت ریاست اپنے محل وقوع اور رعایا کی مرضی کا خاص خیال رکھیں۔

2۔ کشمیر کی صورتحال:

تقسیم ہند کے وقت کشمیر کا حکمران راجا ہری سنگھ ڈوگرا تھا۔ اس وقت کشمیر کی تقریباً 75 فیصد آبادی مسلمان تھی اور جغرافیائی لحاظ سے کشمیر پاکستان کے ساتھ زیادہ نزدیک تھا اور پاکستان کو توقع تھی کہ کشمیر کا حکمران الحاق کا فیصلہ جلد از جلد پاکستان کے حق میں کرے گا۔

3۔ معاہدہ جاریہ (Stand Still Agreement):

کشمیر کے حالات کو دیکھتے ہوئے الحاق کے فیصلے کو وقتی طور پر ٹالنے کے لئے راجا ہری سنگھ نے 12 اگست 1947ء کو پاکستان کے ساتھ معاہدہ جاریہ (Stand still Agreement) کیا جس کے تحت پاکستان کو یقین دلایا کہ حالات ٹھیک ہوتے ہی ہم اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔ لیکن راجا ہری سنگھ کا جھکاؤ بھارت کے ساتھ الحاق کی طرف تھا اور اس بات کو محسوس کرتے ہوئے وہاں کے عوام نے جگہ جگہ ریاستی افواج کے خلاف مسلح جدوجہد شروع کی اور کئی علاقے قبضہ کیے۔

4۔ بھارتی افواج کا کشمیر میں داخلہ:

جب حالات راجہ ہری سنگھ کے قابو سے باہر ہو گئے تو اس نے 27 اکتوبر 1947ء کو کشمیر کا بھارت کے ساتھ الحاق کا اعلان کر کے خود دہلی میں پناہ لی۔ بھارتی فوج کشمیر میں داخل ہوئی۔ اس طرح 1948ء کو پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔

5۔ جنگ بندی:

جنگ میں اپنی شکست کو دیکھتے ہوئے بھارت نے کشمیر کا مسئلہ یکم جنوری کو 1948ء کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پیش کیا۔ سلامتی کونسل نے جنگ بندی کرا کر مسئلہ کشمیر کو پُرامن طور پر حل کرنے کے لئے 13 اگست 1948ء اور 3 جنوری 1949ء کو دو قراردادیں منظور کیں۔ ان قراردادوں میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ کشمیری عوام ریفرنڈم کے ذریعے اپنے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کریں گے اور یہ ریفرنڈم اقوام متحدہ کے نگرانی میں کرایا جائے گا۔

6۔ قراردادوں پر عمل درآمد:

ان قراردادوں پر آج تک کوئی عمل درآمد نہ ہو سکا ہے۔ اور کشمیر کا مسئلہ دونوں ممالک کے درمیان شدید اختلافات کا باعث بنا ہوا ہے۔ وہاں آج بھی بھارتی افواج نہتے کشمیریوں پر مظالم ڈھا رہے ہیں اور اقوام متحدہ جیسا عالمی ادارہ بھارت پر اس مسئلے کے حل کے بارے میں کوئی دباؤ نہیں ڈال سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ کشمیری عوام نے بھارتی جارحیت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے بھارتی افواج کے خلاف مسلح جدوجہد شروع کی ہے۔

مسئلہ کشمیر کے تناظر میں پاک بھارت تعلقات:

پاک بھارت تعلقات میں کشیدگی کی بڑی وجہ مسئلہ کشمیر ہے۔ اس مسئلے پر آج تک تین بڑی جنگیں لڑی جا چکی ہیں۔

پاک بھارت تعلقات کا مختصر احوال مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ پانی کا مسئلہ:

یکم اپریل 1948ء کو بھارت نے پاکستان کے دریاؤں کے ہیڈ ورکس بند کر دیئے جس سے دونوں ممالک جنگ کے دہانے پر آ گئے۔ لیکن 1960ء میں عالمی بنک نے دونوں ممالک کے درمیان معاہدہ سندھ طاس (Indus Basin Treaty) کے ذریعے اس مسئلے کو حل کیا۔

2۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگیں:

ستمبر 1965ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان 17 دنوں تک ایک خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں دونوں ممالک کا کافی جانی و مالی نقصان ہوا۔ دونوں ممالک کے درمیان معاہدہ تاشقند کے ذریعے جنگ بندی ہوئی۔ اس کے بعد 1971ء میں حالات خراب ہوئے

awazeinqilab.com

اور بھارت نے پاکستان سے 1965ء کا بدلہ لینے کے لئے مشرقی پاکستان پر حملہ کر کے اس کو مغربی پاکستان سے جدا کر دیا۔

3۔کارگل جنگ 1998ء:

1998ء میں ایک بار پھر کشمیر کی سرحد (LOC) پر دونوں ممالک کا آمنا سامنا ہوا اور کارگل سیکٹر پر محدود جنگ ہوئی۔ جس سے دونوں ممالک کے تعلقات میں پھر کشیدگی آگئی۔

4۔بگلیہار ڈیم کی تعمیر کا منصوبہ:

اس کے علاوہ بھارت نے پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنے کے لئے دریائے چناب پر بگلیہار ڈیم کی تعمیر کا منصوبہ شروع کیا جس سے دونوں ممالک میں اختلافات مزید بڑھ گئے۔

5۔ایٹمی دھماکے:

1998ء میں بھارت اور پاکستان دونوں نے ایٹمی دھماکے کر کے ایک دوسرے کو زورِ بازو دکھانے کی کوشش کی۔

6۔موجودہ حالات:

بین الاقوامی اداروں اور بڑی طاقتوں کی کوششوں کے باوجود پاک بھارت تعلقات میں کبھی بھی مثبت پیش رفت نہیں ہوئی اور آج تک دونوں ممالک کے افواج سرحدوں پر جنگ کی حالت میں موجود ہیں۔

7۔تعلقات میں بہتری کے لئے کوششیں:

پاک بھارت تعلقات میں بہتری کے لئے وقتاً فوقتاً کوششیں کی گئی ہیں۔ اس ضمن میں دونوں ممالک کے سربراہوں نے مختلف اوقات میں مذاکرات اور ملاقاتیں کیں ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف بین الاقوامی فورمز پر پاک بھارت سربراہان نے ملاقاتوں میں اپنے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ دونوں ممالک نے تعلقات میں بہتری کے لئے دوستی بس اور سمجھوتہ ایکسپریس جیسے منصوبے شروع کیے۔ اقوام متحدہ اور سارک تنظیم وغیرہ نے دونوں ممالک کو نزدیک لانے کی کوششیں کیں ہیں۔ اس کے علاوہ عالمی طاقتوں مثلاً امریکہ، روس اور برطانیہ وغیرہ نے بھی دونوں ممالک کے درمیان مختلف تنازعات حل کرنے کی کوششیں کی ہیں۔

خلاصہ:

ان تمام حالات اور واقعات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان تمام تنازعات کی اصل وجہ کشمیر کا مسئلہ ہے۔ اور بھارت اس مسئلے کے حل کی بجائے پاکستان کے لئے اور مسائل کھڑے کر رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق بھارت دریائے جہلم اور چناب پر 40 ڈیم بنانے کا منصوبہ رکھتا ہے۔ جس میں 4 بڑے اور 16 چھوٹے ڈیموں پر کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ بھارت دریائے سندھ پر کارگل کے مقام پر دنیا کا تیسرا بڑا ڈیم بنانے کا منصوبہ بھی بنا رہا ہے۔ ان تمام منصوبوں کا مقصد پاکستان کو اس بات پر مجبور کرنا ہے کہ پاکستان کشمیر پر بھارت کا حق تسلیم کر لے۔

اضافی سوالات وجوابات (Additional Questions and Answers)

سوال نمبر1: پاکستان اور ترکی کے تعلقات پر نوٹ لکھیں؟

پاکستان اور ترکی کے تعلقات:

ترکی کے ساتھ پاکستان شروع ہی سے دوستانہ ہیں۔ دونوں ممالک اسلامی، تاریخی اور ثقافتی رشتوں میں منسلک ہیں۔ دونوں ممالک کے تعلقات کا جائزہ درجہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1۔آزادی سے پہلے کے تعلقات:

برصغیر کے مسلمانوں کی ہمدریاں آزادی سے پہلے بھی ترکی کے ساتھ تھیں۔ کیونکہ خلافِ عثمانیہ مسلمانوں کے لئے مذہبی عقیدت واحترام کا باعث تھی۔ اسی وجہ سے جنگ عظیم اول میں مسلمانوں کی ہمدریاں ترکی کے ساتھ تھیں۔ اور خلافت کو اتحادی قوتوں سے بچانے کے لئے برصغیر کے مسلمانوں نے پہلی جنگ عظیم کے بعد تحریک خلافت کے نام سے ایک تحریک چلائی۔

2۔سیاسی وسفارتی تعلقات:

قیام پاکستان کے فوراً بعد ترکی نے پاکستان کو تسلیم کر لیا اور دونوں ممالک کے درمیان سیاسی وسفارتی تعلقات قائم ہوئے۔

3۔دوستی معاہدہ:۔

دونوں ممالک کے درمیان 1951ء میں معاہدہ دوستی طے پایا۔ اس معاہدے کی رو سے دونوں ممالک کی حکومتیں اپنے مفادات کو مدنظر رکھ کر آپس میں سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی میدان میں دوستانہ تعاون کیلئے کوششیں کرینگے۔

4۔مسئلہ کشمیر پر موقف:

ترکی شروع ہی سے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کی بھرپور تائید کرتا ہے اور اس مسئلے کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرنے کا خواہاں ہے۔

5۔علاقائی تعاون برائے ترقی (RCD) کی بنیاد:

جولائی 1964ء میں پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے جس کے نتیجے میں ''علاقائی تعاون برائے ترقی'' یا RCD کے نام سے ایک تنظیم قائم ہوئی۔ اس تنظیم کے تحت دونوں ممالک کے درمیان معاشی تعاون کی راہیں ہموار ہوئیں۔ 1985ء میں اس تنظیم کو ایک نئے نام ''اقتصادی تعاون کی تنظیم'' یا ECO کے نام سے فعال کیا گیا۔ آجکل اس کے رکن ممالک کی تعداد 10 ہے۔

6۔1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں تعاون:

1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں ترکی نے پاکستان کو اخلاقی اور سیاسی مدد فراہم کی۔ خاص طور پر 1965ء کی جنگ میں ترکی نے پاکستان کو اسلحہ اور دفاعی ساز وسامان فراہم کیا۔

7۔2005ء کے زلزلے میں امداد:

8 اکتوبر 2005ء کو پاکستان کے شمالی علاقوں اور آزاد کشمیر میں آنے والے تباہ کن زلزلے میں ترکی نے دل کھول کر پاکستان کی امداد کی اور بحالی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

awazeinqilab.com

خلاصہ:

پاکستان اور ترکی دونوں مسلم برادار ملک ہیں۔ دونوں کے درمیان تعلقات میں کبھی تناؤ نہیں آیا۔ وقت کے ساتھ بھائی چارے اور تعلقات میں مزید مضبوطی اور استحکام آئے گا اور دونوں مسلم امت کے اتحاد میں اہم کردار ادا کرینگے۔

سوال نمبر2: پاکستان اور آذربائیجان کے تعلقات پر نوٹ لکھیں ؟

پاکستان اور آذربائیجان کے تعلقات:

9 جون 1992ء کو آذربائیجان نے سویت یونین سے آزادی حاصل کی۔ پاکستان اور آذربائیجان کے تعلقات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔سیاسی وسفارتی تعلقات:

پاکستان ان ممالک میں سے جنہوں نے آزادی کے فوراً بعد آذربائیجان کو تسلیم کیا اور اس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے۔

2۔سربراہان کے دورے:

1995ء میں پاکستان کے صدر فاروق لغاری نے آذربائیجان کا پہلا دورہ کیا۔ اگلے سال آذربائیجان کے صدر پاکستان کے دورے پر آئے۔ اسکے بعد کئی دفعہ دونوں ممالک کے سرابراہان وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کے ملکوں کے دورے کرتے رہے اور آپسی تعلقات کو مضبوط کیا۔

3۔مختلف شعبوں میں معاہدے:

آذربائیجان کی آزادی کے بعد دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی، ثقافتی، اور سائنسی شعبوں میں تعاون کے کئی معاہدے ہوئے۔

4۔صحت کے شعبے میں معاہدے:

1994ء میں دونوں ممالک کے درمیان صحت کے شعبے میں معاہدہ ہوا جس کی رو سے دونوں ممالک ادویات اور ویکسین کی تیاری میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ اس کے علاوہ طب کے میدان میں طلبہ کے باہمی تبادلے کا بھی معاہدہ ہوا۔

5۔مسئلہ کشمیر اور آرمینیا کی جارحیت پر موقف:

ایک مسلم ملک ہونے کے ناطے آذربائیجان نے ہمیشہ مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کی تائید کی ہے اور اسے اقوام متحدہ کی قرادادوں کے مطابق حل کرنے کا خواہشمند ہے۔ اسی طرح پاکستان نے بھی آرمینیا کی آذربائیجان پر جارحیت کی مخالفت کی ہے اور چاہتا ہے کہ اس مسئلے کو وہاں کے عوام کی خواہشات کے مطابق اور اقوام متحدہ کی قرادادوں کے مطابق حل کیا جائے۔

6۔دفاعی معاہدہ:

دفاعی شعبے میں بھی دونوں ممالک کے درمیان تعاون کے مختلف معاہدے ہوئے ہیں۔ جس کی رو سے پاکستان دفاعی شعبے میں آذربائیجان کو وسیع پیمانے پر امداد و مراعات دیتا ہے۔

7۔توانائی کے شعبے میں تعاون:

دونوں ممالک کے درمیان تیل وگیس کی تلاش کا معاہدہ 2001 میں ہوا۔ اس کے علاوہ مستقبل قریب میں پاکستان اپنی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے آذربائیجان سے تیل وگیس درآمد کرنے کا بھی خواہشمند ہے۔

سوال3: سارک (SAARC) پر نوٹ لکھیں۔

جواب: سارک (SAARC):

سارک "South Asian Association for Regional Co-operation" کا مخفف ہے۔ اسے "جنوبی ایشیاء کی علاقائی تعاون کی تنظیم" بھی کہتے ہیں۔

سارک کا قیام:

سارک کے قیام میں ابتداء میں زیادہ کردار سابق بنگلہ دیشی صدر ضیاء الرحمٰن نے 1980ء میں ادا کیا۔ لیکن پاکستان نے بھی اس کے قیام میں غیر معمولی دلچسپی لی تھی۔

سارک کے قیام کے سلسلے میں جنوبی ایشیاء کے سات ممالک کے سربراہان کا اجلاس 7 اور 8 دسمبر 1985ء کو بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں ہوا۔ 8 دسمبر 1985ء کو اسی کانفرنس میں سارک کے قیام کا اعلان کیا گیا۔

سارک کے رکن ممالک:

قیام کے وقت سارک کے رکن ممالک کی تعداد 7 تھی جس میں پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، بھوٹان اور مالدیپ شامل تھے۔ اپریل 2007ء میں افغانستان کی شمولیت سے کل ارکان کی تعداد 8 ہوگئی۔

سارک کا صدر مقام:

سارک کا صدر مقام نیپال کے دارالحکومت "کھٹمنڈو" میں ہے۔

سارک کے قیام کے اغراض ومقاصد:

سارک کے قیام کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ رکن ممالک کے آپس کے مسائل واختلافات پرامن طریقے سے حل کرنا۔

2۔ رکن ممالک کے درمیان معاشی، ثقافتی اور سائنس وٹیکنالوجی کے میدانوں میں باہمی تعاون کو فروغ دینا۔

3۔ رکن ممالک کے درمیان آزاد تجارت کو فروغ دینا اور ویزے کی پابندیاں ختم کرنا۔

awazeinqilab.com

باب نمبر 3

معاشی ترقی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات (Exercise MCQs)

مندرجہ ذیل میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

i۔ پاکستان میں جامع منصوبہ بندی کا آغاز کب ہوا؟

الف۔1950ء ب۔1952ء

ج۔1953ء **د۔1955ء**

ii۔ پاکستان اپنی ضرورت کا کتنے فیصد تیل درآمد کرتا ہے؟

الف۔75 ب۔80

ج۔85 **د۔90**

iii۔ قدرتی گیس کا کتنے فیصد کھاد بنانے والے کارخانوں میں استعمال ہوتا ہے۔

الف۔29 ب۔24

ج۔33 د۔37

iv۔ ہمارے ملک کی کل آبادی کا کتنے فی صد زراعت سے وابستہ ہے؟

الف۔51 **ب۔65**

ج۔70 د۔75

v۔ ہمارے ملک کی کتنی فیصد بجلی آبی ذخائر سے حاصل ہوتا ہے۔

الف۔30 ب۔38

ج۔47 د۔49

vi۔ وہ کون سا ذریعہ توانائی ہے جو استعمال سے ختم نہیں ہوتا؟

الف۔پانی ب۔تیل

ج۔یورینیم د۔گیس

vii۔ مال کی خرید فروخت کو کیا کہا جاتا ہے؟

الف۔صنعت ب۔درآمدات

ج۔برآمدات **د۔تجارت**

viii۔ پاکستان میں قدرتی گیس سب سے پہلے کس صوبے میں دریافت ہوئی؟

الف۔خیبر پختونخوا **ب۔بلوچستان**

ج۔سندھ د۔پنجاب

ix۔ کاریز کے ذریعے آب پاشی کا نظام کس صوبے میں رائج ہے؟

الف۔بلوچستان ب۔پنجاب

ج۔خیبر پختونخوا د۔سندھ

x۔ پاکستان میں شمسی توانائی کا پاور سٹیشن کہاں واقع ہے؟

الف۔لاہور ب۔کوئٹہ

ج۔اوکاڑہ د۔فیصل آباد

اضافی کثیر الانتخابی سوالات (Additional MCQs)

1۔ پاکستان کے کل زرمبادلہ کا---------فیصد زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔

الف۔45 ب۔50

ج۔60 د۔65

2۔ تقسیم ہند کے وقت ہندوستان میں کل----بڑے کارخانے تھے۔

الف۔34 ب۔50

ج۔500 **د۔921**

3۔ تقسیم ہند کے وقت پاکستان کے حصے میں---------کارخانے آئے۔

الف۔21 **ب۔34**

ج۔40 د۔50

4۔ "صنعتی ترقیاتی کارپوریشن"-----------میں قائم کی گئی۔

الف۔1948ء **ب۔1952ء**

ج۔1961ء د۔1972ء

5۔ قدرتی گیس کا---------فیصد کھاد بنانے والی صنعتوں کے علاوہ دوسری صنعتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

الف۔24 ب۔29

ج۔33 د۔37

awazeinqilab.com

6۔ پاکستان کے کل رقبے کا ------ فیصد قابل کاشت ہے۔

الف۔24 ب۔28

ج۔38 د۔62

7۔ پاکستان کے کل رقبے کا ------ فیصد زیر کاشت ہے۔

الف۔62 **ب۔24**

ج۔50 د۔60

8۔ پاکستان کے زیر کاشت رقبے کا کل ------ فیصد نہری پانی سے سیراب ہوتا ہے۔

الف۔60 ب۔65

ج۔70 د۔80

9۔ ------ سے خوردنی تیل بھی حاصل کیا جاتا ہے۔

الف۔گندم **ب۔مکئی**

ج۔چاول د۔پٹ سن

10۔ تمباکو کی کاشت سب سے زیادہ صوبہ ------ میں ہوتی ہے۔

الف۔پنجاب ب۔سندھ

ج۔خیبر پختونخوا د۔بلوچستان

11۔ ہمارے ملک کے کل صنعتی کارکنان کا ------ فیصد چھوٹی صنعتوں سے وابستہ ہے۔

الف۔60 ب۔70

ج۔80 د۔90

12۔ پاکستان میں اعلیٰ کوالٹی کے کوئلے کے وسیع ذخائر ------ میں دریافت ہوئے ہیں۔

الف۔تھر ب۔چولستان

ج۔تھل د۔بلوچستان

13۔ تھر کے کوئلے کے ذخائر کا اندازاً تقریباً ------ ملین ٹن ہے۔

الف۔100 ب۔150

ج۔175 د۔200

14۔ کراچی نیوکلیر پاور پلانٹ کی پیداواری صلاحیت ------ میگاواٹ ہے۔

الف۔130 ب۔135

ج۔137 د۔140

15۔ گوادر بندرگاہ ------ میں واقع ہے۔

الف۔پنجاب ب۔سندھ

ج۔بلوچستان د۔خیبر پختونخوا

16۔ گوادر بندرگاہ ------ کی مدد سے تعمیر کی گئی۔

الف۔امریکہ **ب۔چین**

ج۔جاپان د۔روس

17۔ پورٹ قاسم ------ سے 35 کلومیٹر دور مغرب کی جانب واقع ہے۔

الف۔اسلام آباد ب۔لاہور

ج۔کراچی د۔پشاور

18۔ پاکستان کی مجموعی قومی پیداوار کا ------ فیصد زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔

الف۔32 ب۔35

ج۔38 د۔40

19۔ تجارتی سامان بندرگاہوں سے کنٹینرز کے ذریعے ------ میں منتقل کیا جاتا ہے۔

الف۔ائیر پورٹ **ب۔خشک گودیوں**

ج۔گوداموں د۔بیرون ملک

20۔ لاہور کا ڈرائی پورٹ ------ میں قائم کیا گیا۔

الف۔1960ء ب۔1970ء

ج۔1974ء د۔1980ء

مختصر سوالات (Short Questions)

سوال 1: معدنی تیل پر نوٹ لکھیں؟

جواب: معدنی تیل (Mineral Oil):

دورِ جدید میں تیل کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اور کوئی بھی ملک تیل کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔

معدنی تیل کا استعمال:

1۔ معدنی تیل سے بحری اور ہوائی جہاز، ریل گاڑیاں، موٹر کاریں، زرعی مشینیں اور کارخانے چلتے ہیں۔

2۔ اس کے علاوہ بجلی پیدا کرنے کیلئے بھی تیل استعمال کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی بجلی کو تھرمل بجلی کہتے ہیں۔

awazeinqilab.com

پاکستان میں تیل کی پیداوار:

پاکستان اپنی ضروریات کا صرف 10 فیصد تیل پیدا کر رہا ہے جبکہ 90 فیصد کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تیل درآمد کرنا پڑتا ہے

پاکستان میں تیل کے ذخائر:

پاکستان میں معدنی تیل کے ذخائر کوٹ سارنگ، توت، میال، کھوڑ، ڈھلیاں (اٹک)، ڈھوڈک (ڈی جی خان)، کرسال (جہلم) بدین اور آدھی قاضیاں (راولپنڈی) میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ صوبہ سندھ کے جنوبی حصوں میں بھی تیل کے وافر ذخائر پائے جاتے ہیں

تیل صاف کرنے کے کارخانے:

پاکستان میں تیل صاف کرنے کے کارخانے کراچی، حب، ملتان اور راولپنڈی میں ہیں۔

سوال 2: درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) قدرتی گیس (ب) کوئلہ (ج) زراعت

جواب: **(الف) قدرتی گیس (Natural Gas):**

تیل کی طرح قدرتی گیس بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان میں قدرتی گیس کا سب سے بڑا ذخیرہ 1952ء میں سوئی کے مقام پر دریافت ہوا

قدرتی گیس کا استعمال:

1۔ قدرتی گیس گھروں میں بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔

2۔ کھاد بنانے کے کارخانوں اور سیمنٹ کے کارخانوں میں بھی قدرتی گیس استعمال کیا جاتا ہے۔ قدرتی گیس کا 29 فیصد کھاد کے کارخانوں اور 24 فیصد دوسرے صنعتی کارخانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

3۔ قدرتی گیس گاڑیوں میں بطور ایندھن بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

4۔ تھرمل بجلی گھر کو چلانے میں بھی قدرتی گیس استعمال کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں قدرتی گیس کے ذخائر:

پاکستان میں قدرتی گیس کے ذخائر مندرجہ ذیل مقامات پر پائے جاتے ہیں۔

صوبہ بلوچستان:

صوبہ بلوچستان میں قدرتی گیس کے ذخائر سوئی، اچ اور زن میں پائے جاتے ہیں۔

صوبہ سندھ:

صوبہ سندھ میں قدرتی گیس کے ذخائر خیرپور، ساری، ہنڈی، مزرانی، کندکوٹ اور سارنگ میں پائے جاتے ہیں۔

صوبہ پنجاب:

صوبہ پنجاب میں ڈھوڈک، پیرہ کوہ، ڈھلیاں اور میال میں قدرتی گیس کے ذخائر موجود ہیں۔

صوبہ خیبر پختونخوا:

قدرتی گیس کے ذخائر صوبہ خیبر پختونخوا میں گرگری (ضلع کرک) کے مقام پر دریافت ہوئے ہیں۔

(ب) کوئلہ (Coal):

کوئلہ بھی اہم معدنیات میں سے ایک ہے۔

کوئلے کا استعمال:

(i) پرانے زمانے میں کارخانے اور ریل گاڑیاں چلانے کیلئے استعمال ہوتا تھا۔

(ii) دور جدید میں کوئلہ تھرمل بجلی کی تیاری میں بطور ایندھن استعمال ہوتا ہے۔

(iii) اس کے علاوہ کوئلے کا زیادہ استعمال اینٹوں کی بھٹیوں میں بھی ہوتا ہے۔

تھرپارکر کے مقام پر کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کیلئے تھرمل بجلی گھر کا منصوبہ جاری ہے۔

ذخائر:

پاکستان میں کوئلے کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں لیکن زیادہ تر کوئلہ معیاری نہیں ہے۔ دنیا میں کوئلے کا سب سے بڑا ذخیرہ بھی تھر (صوبہ سندھ) میں دریافت ہوا ہے جس میں تقریباً 175 بلین ٹن معیاری کوئلے کے ذخائر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان میں کوئلے کے ذخائر مچھ، خوست، سار، شارگ، ڈیگاری، بولان، لاکھڑا، جھمپیر اور مکڑوال میں پائے جاتے ہیں۔

(ج) زراعت (Agriculture):

زراعت دنیا کا قدیم ترین پیشہ ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور زراعت پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ پاکستان کی آبادی کا تقریباً 65 فیصد بالواسطہ یا بلاواسطہ زراعت سے منسلک ہے۔

پاکستان کی زرعی صلاحیت:

1۔ پاکستان کے میدانی علاقے:

پاکستان کے میدانی علاقے زیادہ تر زرعی مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ پاکستان کا میدانی علاقہ دریائے سندھ کی لائی ہوئی مٹی سے بنا ہے۔

2۔ پاکستان کا زرعی رقبہ:

پاکستان کے کل رقبے کا صرف 38 فیصد زمین قابل کاشت ہے جس میں صرف 24 فی صد کو زیر کاشت لایا گیا ہے۔

3۔ آبپاشی کے ذرائع:

یہاں نہریں، ٹیوب ویل اور کنویں وغیرہ آبپاشی کے ذرائع ہیں۔

4۔ پاکستان کی مشہور فصلیں:

پاکستان کی مشہور فصلوں میں گنا، چاول، گندم، مکئی، کپاس اور تمباکو وغیرہ شامل ہیں۔

زراعت کی اہمیت:

1۔ زراعت سے ملکی آبادی کی خوراک کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔

2۔ یہ جانوروں کے لئے چارہ بھی فراہم کرتی ہے۔

awazeilmlab.com

3۔زراعت صنعتوں کے لئے خام مال مہیا کرتی ہے۔

4۔زراعت پر مبنی صنعتیں معاشی ترقی، روزگار کی فراہمی اور تجارت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

5۔ملکی دولت کا 32 فیصد اور زرمبادلہ کا 45 فیصد زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔

سوال 3: پاکستان میں آبپاشی کے ذرائع کون کون سے ہیں؟ مختصراً بیان کریں۔

جواب:۔ **آبپاشی (Irrigation)**

"فصلوں کو مصنوعی طریقوں سے پانی دینے کو آبپاشی کہتے ہیں"۔

پاکستان ایک ایسے خطے میں واقع ہے جہاں پانی کی مقدار کہیں زیادہ ہے اور کہیں کم۔اس لئے فصلوں کو روایتی طریقوں سے پانی دیا جاتا ہے۔

آبپاشی کے ذرائع:

پاکستان کے زیادہ تر علاقوں میں بارش ناکافی ہوتی ہے۔اس لئے نہریں، ٹیوب ویل، کنویں اور بیراج وغیرہ آبپاشی کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

1۔نہری نظام (Canal System):

پاکستان کا نہری نظام دنیا کے بڑے اور قدیم نظاموں میں سے ایک ہے۔پاکستان میں ڈیم، بیراج اور ہیڈ ورکس اور ان سے نکلنے والی نہروں کا جال پنجاب، سندھ اور صوبہ خیبر پختونخوا میں بچھا ہوا ہے۔ہمارے ملک کے زیرکاشت زرعی رقبے کا 70 فی صد نہروں کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔پاکستان میں دو قسم کی نہریں ہیں۔دائمی اور غیر دائمی نہریں۔جبکہ بڑی نہروں کی تعداد 38 ہے۔

2۔ٹیوب ویل (Tube Well):

مشین کے ذریعے زمین سے پانی نکال کر کھیتوں کو سیراب کرنے کے ذریعے کو ٹیوب ویل کہتے ہیں۔ٹیوب ویل ان علاقوں میں نصب کئے جاتے ہیں جہاں نہریں نہ ہوں یا زیر زمین پانی بہت نیچے ہو۔صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ کے ان علاقوں میں جہاں پانی کی کمی ہے وہاں 1000 نئے ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔

3۔ کنویں اور رہٹ (Wells and Persian Wells):

کنووں پر رہٹ لگا کر پانی نکالنے کا طریقہ بہت پرانا ہے۔پاکستان میں زیرکاشت رقبے کا تقریباً 30 فیصد کنووں کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔جہاں پانی کی سطح بلند ہو وہاں کنویں کھودے جاتے ہیں۔رہٹ کے ذریعے نکالے گئے پانی کو بھی آبپاشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

4۔کاریز (Karez):

زیر زمین نالیوں کے نظام کو کاریز کہتے ہیں۔کاریز پہاڑ کے دامن میں اس حصے سے شروع کئے جاتے ہیں۔ جہاں زیر زمین پانی موجود ہو اور ان نالیوں کو ہموار میدان تک پہنچایا جاتا ہے۔کاریز کے ذریعے آبپاشی کا طریقہ صوبہ بلوچستان میں رائج ہے۔لیکن زیر زمین پانی کی سطح نیچے جانے سے یہ طریقہ رفتہ رفتہ متروک (ختم) ہو رہا ہے۔

5۔بیراج (Barrage):

دریاؤں پر مضبوط بند باندھ کر پانی روک کر ان سے نہریں نکالی جاتی ہیں۔یہ بند بیراج یا ہیڈ ورکس کہلاتے ہیں۔ پاکستان میں بیراجوں اور ہیڈ ورکس کی تعداد 18 ہے۔دریائے سندھ پر چشمہ، کالا باغ، تونسہ، گدو، سکھر اور کوٹری کے مقامات پر بیراج بنائے گئے ہیں۔اس کے علاوہ دریائے جہلم اور دریائے چناب پر بھی بیراج موجود ہیں۔ان کی بدولت ملک کے بنجر اور غیر آباد علاقے زرخیز ہو گئے ہیں۔

6۔ڈیم (Dam):

پانی کے بڑے ذخیرے کو ڈیم کہتے ہیں۔دریا کے پانی کو ایک جگہ جمع کر کے ڈیم بنائے جاتے ہیں۔پاکستان میں تین بڑے ڈیم تربیلہ، منگلا اور ورسک کے مقامات پر ہیں۔یہ ڈیم بجلی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ آبپاشی کی ضروریات بھی پورے کرتے ہیں۔

7۔تالاب اور چھوٹے بند (Reservior and small Dams)

بعض مقامات پر بارش کا پانی بڑے تالاب کی شکل میں جمع کر کے ضرورت کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔پہاڑی علاقوں میں نالوں پر چھوٹے بند باندھ کر پانی جمع کیا جاتا ہے۔صوبہ خیبر پختونخوا میں تانڈا ڈیم کوہاٹ، گومل زام ڈیم، خان پور ڈیم وغیرہ اپنے اردگرد کی زمینوں کو سیراب کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ بارش بھی آبپاشی کا اہم اور قدرتی ذریعہ ہے۔کیونکہ پاکستان کے زیرکاشت رقبے کا 27 فیصد بارانی ہے اور ان علاقوں میں زراعت کا انحصار صرف بارش پر ہوتا ہے۔

سوال 4 : چھوٹے پیمانے کی صنعتیں کون کون سی ہیں؟

جواب: **چھوٹی صنعتیں (Small Industries)**

"ایسی صنعتیں جہاں مشینوں کا استعمال کم ہوتا ہے اور زیادہ تر کام ہاتھوں اور سادہ مشینوں سے کیا جاتا ہے، چھوٹی یا گھریلو صنعتیں کہلاتی ہیں"۔

چھوٹی صنعتوں کی اہمیت:

گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ملکی معیشت کو ترقی دینے کیلئے اہم کردار ادا کرتی ہیں۔یہ صنعتیں ہماری روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ بڑی مقدار میں برآمدی اشیاء بھی تیار کرتی ہیں۔ان صنعتوں میں انسانی وسائل یعنی مزدوروں اور کاریگروں کا زیادہ دخل ہوتا ہے۔ہمارے ملک میں صنعتی کارکنوں کا 80 فی صد گھریلو صنعت میں کام کرتا ہے۔ہمارے ملک کی مجموعی قومی پیداوار (G.D.P) میں 2.5 فیصد چھوٹی صنعتوں کا ہے۔

پاکستان کی چھوٹی صنعتیں:

پاکستان کی چھوٹی صنعتیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔قالین سازی　2۔دھات کا کام　3۔ہوزری کی صنعت　4۔کھیلوں کا سامان

5:۔آلات جراحی　6:۔لکڑی کا سامان　7۔زیورات　8۔چمڑے کا سامان

9۔پلاسٹک کا سامان　10۔اور جفت سازی وغیرہ۔

سوال 5: درآمدات کسے کہتے ہیں؟ پاکستان کی اہم درآمدات کون سی ہیں؟

جواب: درآمدات (Imports):

"وہ اشیاء جن کی ملک میں پیداوار کم ہو اور ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور انہیں دوسرے ممالک سے خرید کر ملک میں لایا جاتا ہے۔ ان اشیاء کو درآمدات کہا جاتا ہے"۔

پاکستان کی اہم درآمدات:

پاکستان کی اہم درآمدات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔گاڑیاں	2۔گاڑیوں کے پرزے	3۔کیمیکلز	4۔کھادیں	5۔ادویات
6۔مشینری	7۔لوہا	8۔پٹرول	9۔صنعتی خام مال	10۔سٹیشنری
11۔چائے	12۔کھانے کا تیل	13۔دفاعی سامان	14۔سائنسی سامان	15۔الیکٹرانکس وغیرہ۔

پاکستان کی درآمدات کی سمتیں (درآمدات کی بڑی مارکیٹیں):

پاکستان یہ اشیاء زیادہ تر چین، جاپان، امریکہ، کویت، سعودی عرب اور ملائشیا وغیرہ سے درآمد کرتا ہے۔

سوال 6: برآمدات کسے کہتے ہیں؟ پاکستان کی اہم برآمدات کون سی ہیں؟

جواب: برآمدات (Exports):

"وہ اشیاء جن کی پیداوار ملکی ضرورت سے زیادہ ہو اور وہ دوسرے ممالک کو فروخت کر دی جاتی ہیں، ان اشیاء کو برآمدات کہا جاتا ہے۔"

پاکستان کی اہم برآمدات:

پاکستان کی اہم برآمدات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔سوتی دھاگہ	2۔سوتی کپڑا	3۔اونی کپڑا	4۔ریڈی میڈ گارمنٹس
5۔ٹیکسٹائل	6۔چاول	7۔چمڑے کا سامان	8۔کھیلوں کا سامان
9۔قالین	10۔آلات جراحی	11۔مچھلی	12۔پھل
13۔سبزیاں	14۔مچھلی کا تیل	15۔کپاس	

پاکستان کی برآمدات کی سمتیں (برآمدات کی بڑی مارکیٹیں):

پاکستان یہ اشیاء سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، امریکہ، جاپان، ہانگ کانگ اور مختلف ایشیائی، یورپی اور افریقی ممالک کو برآمد کرتا ہے۔

سوال 7: پاکستان کی اہم بندرگاہوں پر نوٹ لکھیں؟

جواب: بندرگاہ (Sea Port):

"سمندر کے کنارے بحری جہازوں کے اڈے اور قیام گاہ کو بندرگاہ کہتے ہیں"۔

پاکستان کی اہم بندرگاہیں:

پاکستان کی اہم بندرگاہیں کراچی، پورٹ قاسم اور گوادر ہیں۔ کسی ملک کی تجارتی اور معاشی ترقی میں بندرگاہ کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

1۔ کراچی بندرگاہ:

بحیرہ عرب کے کنارے کراچی کی اہم بندرگاہ ہے۔ یہ ایک قدیم اور بڑی بندرگاہ ہے جو کہ 1857ء میں قائم کی گئی تھی۔ جو یورپی، ایشیائی اور افریقی ممالک کے درمیان تجارتی، معاشی اور دفاعی روابط میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہمارے ملک کی زیادہ تر تجارت کراچی بندرگاہ سے ہوتی ہے۔ پاکستان کی تقریباً 60 فیصد تجارتی اشیاء کا لین دین اس بندرگاہ سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ افغانستان اور وسطی ایشیائی ریاستوں کی تجارت بھی اس بندرگاہ کے ذریعے ہوتی ہے۔

2۔ ابن قاسم بندرگاہ:

کراچی میں سٹیل مل کی تعمیر اور ملک میں بڑھتی ہوئی تجارتی سرگرمیوں کے پیش نظر 1980ء بن قاسم بندرگاہ تعمیر کی گئی جو کراچی سے 35 کلومیٹر کے فاصلے پر مغرب میں واقع ہے۔ پاکستان کی 30 سے 35 فیصد تجارتی اشیاء کا لین دین اس بندرگاہ سے ہوتا ہے۔

3۔ گوادر بندرگاہ:

ساحل بلوچستان پر گوادر کے مقام پر چین کی مدد سے نئی بندرگاہ تعمیر ہوئی ہے۔ 2018ء میں اس بندرگاہ سے تجارتی لین دین کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس بندرگاہ کی وجہ سے پاکستان کی بین الاقوامی تجارت پر مثبت اثرات پڑیں گے اور تجارت کو فروغ ملے گا۔

4۔ ماہی بندرگاہیں:

ان تین بندرگاہوں کے علاوہ پاکستان میں چھوٹی بندرگاہیں اور ماڑہ، پسنی اور جیوانی بھی موجود ہیں۔ یہ بندرگاہیں ماہی گیری کے اہم مراکز ہیں۔ ان بندرگاہوں پر زیادہ تر مچھلیوں کی تجارت ہوتی ہے۔

تفصیلی سوالات (Long Questions)

مندرجہ ذیل کے مفصل جواب دیں؟

سوال 1: پاکستان کے معدنی وسائل پر نوٹ لکھیں؟

جواب: معدنی وسائل (Mineral Resouces)

"جو اشیاء زمین سے کھدائی کے ذریعے نکالی جاتی ہیں انہیں معدنیات کہتے ہیں۔"

پاکستان کے معدنی وسائل:

کسی ملک کی صنعتی ترقی میں معدنیات اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ پاکستان بھی بہت سے معدنی وسائل سے مالا مال ملک ہے لیکن بدقسمتی سے تربیت یافتہ عملے، تکنیکی مہارت، ٹیکنالوجی کی کمی اور مناسب منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے ان وسائل سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اس سلسلے میں پاکستان کو ترقی یافتہ ممالک کی مدد لینی پڑتی ہے۔

پاکستان کے اہم معدنی وسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ معدنی تیل (Mineral Oil):

موجودہ دور میں تیل کو کسی ملک کی ترقی میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس کے ذریعے کارخانے، مختلف قسم کی مشینیں، گاڑیاں اور ہوائی

awazeinqilab.com

جہاز چلتے ہیں۔اس کے علاوہ تھرمل بجلی پیدا کرنے کے لئے بھی تیل استعمال کیا جاتا ہے۔پاکستان اپنی ضرورت کا صرف 10 فی صد تیل پیدا کر رہا ہے اور باقی 90 فیصد درآمد کرتا ہے۔

ذخائر:

پاکستان میں معدنی تیل کے ذخائر کوٹ سارنگ، توت، میال، کھوڑ، ڈھلیاں، ڈھوڈک، کرسال، ضلع بدین اور آدھی قاضیاں میں پائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ صوبہ سندھ کے جنوبی حصوں میں بھی تیل کے وافر ذخائر پائے جاتے ہیں۔

2۔قدرتی گیس (Natural Gas):

قدرتی گیس بھی تیل کی طرح توانائی کا ذریعہ ہے اور نہایت اہمیت کا حامل ہے۔قدرتی گیس کو گھریلو استعمال کے علاوہ گاڑیاں چلانے، کھاد، سیمنٹ اور بجلی بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔پاکستان میں گیس کا بڑا ذخیرہ 1952ء میں سوئی بلوچستان میں دریافت ہوا۔قدرتی گیس کا 29 فیصد کھاد کے کارخانوں اور 24 فیصد دوسرے صنعتی کارخانوں میں استعمال ہوتا ہے۔

ذخائر:

پاکستان میں قدرتی گیس کے ذخائر سوئی، خیر پور، ساری، مزرانی، کندکوٹ، سارنگ، ڈھوڈک، پیرکوہ، ڈھلیاں، میال اور کرک میں پائے جاتے ہیں۔

کوئلہ:

کوئلہ بھی اہم معدنیات میں سے ایک ہے۔پرانے زمانے میں اس کو کارخانوں اور گاڑیاں چلانے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔دور جدید میں کوئلہ تھرمل بجلی بنانے کیلئے بطور ایندھن استعمال ہوتا ہے۔کوئلہ پاکستان کی اہم معدنیات میں سے ہے۔اسے اینٹ کے بھٹوں، بجلی بنانے اور سیمنٹ کے کارخانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ذخائر:

پاکستان میں تھر کے علاقے میں کوئلے کے ذخائر موجود ہیں۔جن کا اندازہ 175 بلین ٹن لگایا گیا ہے۔اس کے علاوہ کوئلے کے ذخائر مچھ، خوست، سار ہشارگ، مکڑوال اور تھرپارکر وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔

4۔خام لوہا (Iron Ore):

لوہا مختلف اوزار، بڑی بڑی مشینیں، جہاز، راکٹ، گاڑیاں اور مختلف قسم کا اسلحہ تیار کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔پاکستان میں معمولی قسم کا لوہا وافر مقدار میں دریافت ہوا ہے اور یہ ملکی ضروریات کا 16 فیصد پورا کرتا ہے۔

ذخائر:

پاکستان میں لوہے کا سب بڑا ذخیرہ کالا باغ (میانوالی) میں ہے۔اس کے علاوہ چلغازی، لنگڑیال، چاغی اور چترال میں بھی لوہے کے ذخائر موجود ہیں۔بلوچستان میں نوکنڈی کے مقام پر اعلیٰ قسم کا لوہا دریافت ہوا ہے۔

5۔جپسم (Gypsum):

جپسم مصنوعی کھاد، سیمنٹ اور پلاسٹر آف پیرس کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔

ذخائر:

جپسم داؤد خیل، کھیوڑہ اور ڈنڈوت کے علاقوں میں دریافت ہوا ہے۔

6۔سنگ مرمر (Marble):

یہ خوبصورت عمارتیں بنانے میں کام آتا ہے۔تاج محل آگرہ اور قائداعظم کے مزار جیسی مشہور عمارات کا حسن سنگ مرمر کی وجہ سے دوبالا ہے۔پاکستان میں اعلیٰ قسم کا اور مختلف رنگوں مثلاً سفید، سبز، بھورا اور سلیٹی رنگ کا سنگ مرمر پایا جاتا ہے جسے پاکستان برآمد بھی کرتا ہے۔

ذخائر:

مہمند ایجنسی، باجوڑ ایجنسی، ملاگوری (ورسک)، سوات، مردان، نوشہرہ، صوابی اور چنائی (بلوچستان) میں سنگ مرمر پایا جاتا ہے۔

7۔چونے کا پتھر (Lime Stone):

یہ سیمنٹ اور شیشہ سازی کی صنعت میں استعمال ہوتا ہے۔

ذخائر:

اس کے ذخائر کوہاٹ، مارگلہ، ٹیکسلا، رانی پور، ہرنائی، روہڑی اور پیزو میں پائے جاتے ہیں۔

کرومائیٹ (Chromite):

کرومائیٹ فولاد سازی، رنگ سازی اور فوٹوگرافی کی صنعت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ایک سروے کے مطابق پاکستان کرومائیٹ کی پیداوار کے لحاظ سے ایشیاء میں تیسرے نمبر پر ہے۔

ذخائر:

بلوچستان میں اس کے ذخائر مسلم باغ، چاغی، خاران جبکہ صوبہ خیبر پختونخوا میں چارسدہ، ملاکنڈ اور قبائلی علاقہ جات میں وزیرستان میں پائے جاتے ہیں۔

9۔معدنی نمک (Mineral Salt):

معدنی نمک گھریلو استعمال کے علاوہ کاسٹک سوڈا بنانے اور چمڑا صاف کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔

ذخائر:

کھیوڑہ کی کان نمک کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں پہلے نمبر پر ہے۔نمک کے ذخائر کھیوڑہ، بہادر خیل اور جٹہ کے مقامات پر پائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں سمندر کے پانی سے نمک حاصل کیا جاتا ہے۔

10۔گندھک (Sulphur):

گندھک گولہ بارود، ادویات اور کیمیائی صنعتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ذخائر:

اس کے ذخائر مردان، جیکب آباد اور بلوچستان میں پائے جاتے ہیں۔جبکہ اس کو صاف کرنے کے کارخانے کراچی اور کوئٹہ میں ہیں۔

awazeinqilab.com

11۔ تانبا (Copper):

تانبا بجلی کے تار، گھریلو برتن اور سکہ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

ذخائر:

بلوچستان میں سینڈک اور چاغی کے مقامات پر تانبے کی کانیں موجود ہیں۔

خلاصہ:

پاکستان معدنی وسائل سے مالا مال ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کو تلاش کیا جائے اور ان سے فائدہ اٹھانے کیلئے جامع منصوبہ بندی کی جائے۔

سوال 2: پاکستان میں زرعی پیداوار میں کمی کے اسباب بیان کریں۔اور زرعی پیداوار بڑھانے کیلئے کئے جانے والے اقدامات بیان کریں؟

جواب: زرعی پیداوار (Agricultural Production)

"وہ پیداوار جو کھیتی باڑی (زراعت) سے حاصل کی جاتی ہے۔زرعی پیداوار کہلاتی ہے۔"

پاکستان میں زرعی پیداوار کی کمی کے اسباب

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور اس کی معیشت کا انحصار بھی زراعت پر ہے۔لیکن اس کے باوجود پاکستان میں زراعت وہ ترقی نہیں کر جو کہ ہونی چاہیے۔اس کی وجوہات یہ ہیں۔

1۔ قدیم طریقہ کاشتکاری:

پاکستان میں کاشتکاری کے طریقے ہزاروں سال پرانے ہیں۔ہماری کھیتی باڑی میں پرانے آلات استعمال ہوتے ہیں اور ہمارے کسان جدید کھیتی باڑی کی مشینوں کو استعمال کرنا نہیں جانتے۔جس کے نتیجے میں فی ایکڑ پیداوار میں کمی ہو رہی ہے۔

2۔ کمزور مالی حالت (غربت):

ہمارے کسان عام طور پر غریب ہیں۔جس کی وجہ سے وہ جدید سائنسی آلات، کیمیائی کھاد، عمدہ بیج اور کیڑے مار ادویات وغیرہ نہیں خر سکتے۔اور ان کے استعمال نہ کرنے سے زرعی پیداوار میں کمی ہوتی ہے۔

3۔ زمین کی تقسیم در تقسیم (وراثت):

پاکستان میں وراثتی تقسیم کی وجہ سے زرخیز زمین تقسیم در تقسیم کے عمل سے گزرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل اختیار کر چکی ہے اور ان چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر مشینی کاشت نہیں ہوسکتی۔یوں مجموعی پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

4۔ قابل کاشت رقبے میں کمی:

پاکستان کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کارخانے اور مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔جس سے قابل کاشت رقبہ میں کمی واقع ہو رہی ہے۔یورپی ممالک میں قابل کاشت زمین پر آبادکاری سنگین جرم ہے۔

5 فصلی بیماریاں:

پاکستان کی مختلف فصلوں کو کئی قسم کی خطرناک بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ہماری زرعی فصلوں کا 25 فی صد حصہ بیماریوں کی وجہ سے ضائع

ہو جاتا ہے۔جو کہ مجموعی پیداوار کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

6۔ سیم و تھور:

پاکستان میں ہر سال تقریباً ایک لاکھ ایکڑ زمین سیم و تھور کا شکار ہو جاتی ہے جس میں کاشت ممکن نہیں ہوتی اور ساتھ ساتھ قابل کاشت رقبے میں کمی بھی واقع ہوتی ہے۔

7۔ زرعی تعلیم کی کمی:

پاکستانی کاشتکار غریب ہونے کے ساتھ ساتھ ان پڑھ اور زرعی تعلیم سے ناخواندہ ہیں۔وہ جدید سائنسی طریقہ کاشتکاری سے ناواقف ہیں۔اس لئے ہماری زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا۔

8۔ پانی کی کمی (ذرائع آبپاشی کی کمی):

اگرچہ پاکستان کے کچھ علاقوں میں آبپاشی کی سہولت موجود ہے۔مگر اب بھی کئی علاقے ایسے ہیں جہاں پانی کی شدید قلت ہے۔پاکستان کی 27 فیصد بارانی زمین کا انحصار صرف بارش پر ہے۔باقی زمین نہروں اور ٹیوب ویلوں کے ذریعے سیراب کی جاتی ہے۔

9۔ زرعی تحقیق:

پاکستان میں زرعی تحقیقاتی اداروں اور یونیورسٹیوں کی کمی ہے اور جو زرعی ادارے موجود ہیں ان میں مناسب منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے اس کے تیار کردہ بیج کسانوں تک نہیں پہنچ پاتے۔

10۔ ناقص بیج اور کھاد کا استعمال:

ناقص بیج اور کھاد کا استعمال بھی زرعی پیداوار میں کمی کا سبب ہے۔زرعی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے کسان فصل کے لئے موزوں بیج اور کھاد کا انتخاب نہیں کر سکتے۔

11۔ سیلاب:

پاکستان میں ہر سال موسم برسات میں زیادہ بارشیں ہونے کی وجہ سے پنجاب اور سندھ کے زیادہ تر علاقے سیلاب کی ضد میں آتے ہیں۔جس سے کھڑی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں اور زمین کی زرخیزی بھی متاثر ہو جاتی ہے جو کہ زرعی پیداوار میں کمی کا سبب بن جاتا ہے۔

12۔ ذرائع آمدورفت کی کمی:

پاکستان کے دیہی علاقوں میں ذرائع آمدورفت کی کمی بھی زرعی پیداوار میں کمی کا ایک سبب ہے۔یہاں کھیتوں سے منڈیوں تک فصل پہنچانے کیلئے ذرائع آمدورفت انتہائی ناقص ہیں۔

13۔ گوداموں کی کمی:

گوداموں کی کمی کی وجہ سے اضافی فصل کے لئے مناسب جگہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ فصل ضائع ہو جاتی ہے جو زرعی پیداوار میں کمی کا باعث بن جاتا ہے۔

14۔ جاگیردارانہ نظام:

زرعی پسماندگی کی ایک اور وجہ جاگیردارانہ نظام ہے۔کیونکہ مخصوص افراد کے پاس بڑی بڑی زمینیں سال ہا سال بغیر فصل کی پڑی رہتی ہیں

awazeinqilab.com

جوزرعی پیداوار میں کمی کا باعث بن جاتا ہے۔

15۔زمینی کٹاؤ:

بارشوں، آندھیوں اور سیلابوں کی وجہ سے زمین کٹاؤ کا شکار ہوجاتی ہے اور اس کی زرخیزی متاثر ہوجاتی ہے۔ یہ بھی زرعی پیداوار میں کمی کی وجہ بن جاتی ہے۔

زرعی پیداوار بڑھانے کیلئے کئے جانے والے اقدامات:

پاکستان بنیادی طور پرایک زرعی ملک ہے۔ہماری آبادی کا بڑا حصہ زراعت سے وابستہ ہے۔لیکن اس کے باوجود ہمارا زرعی شعبہ مختلف وجوہات کی بناء پر پسماندگی کا شکار ہے۔حکومت نے زرعی شعبے کی ترقی کیلئے جو اقدامات کئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔جدید زرعی آلات اور مشینوں کی فراہمی:

زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے حکومتی کوششوں کی وجہ سے جدید زرعی آلات کا استعمال بڑھ گیا ہے۔اس کے علاوہ مشینی کاشت کے ذریعے زرعی فصلوں کو ضائع ہونے سے بچایا جاتا ہے۔کسانوں میں اب جدید مشینوں مثلاً کمبائن ہارویسٹ، تھریشر اور ٹریکٹر وغیرہ کا استعمال بڑھ گیا ہے۔

2۔کیمیائی کھاد کے استعمال میں اضافہ:

پیداوار میں اضافے کیلئے کیمیائی کھاد کے استعمال میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔1952-53 تک کے دوران کیمیائی کھاد کا استعمال صرف ایک ہزار ٹن تھا وہ اب 2002-03 کے اعداد وشمار کے مطابق بڑھ کر 24 لاکھ ٹن تک جا پہنچا ہے۔جس سے زرعی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

3۔کسانوں کی آگاہی کیلئے اقدامات:

ہمارے کسان چونکہ زرعی تعلیم سے ناواقف ہیں لہٰذا ان کی آگاہی کیلئے حکومت ٹیلی وژن اور ریڈیو کے ذریعے مختلف پروگرام پیش کر رہی ہے۔جس میں انہیں مختلف زرعی مسائل، فصلی بیماریوں اور ان سے بچاؤ کے طریقے بتاتی ہے۔جس سے پیداوار بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

4۔اعلیٰ قسم کے بیج کی فراہمی:

حکومت نے پیداوار بڑھانے کیلئے کسانوں کو اعلیٰ قسم کے بیج کی فراہمی کیلئے کئی منصوبے شروع کئے ہیں۔2002-03ء میں 148 ٹن اعلیٰ کوالٹی کا بیج کسانوں میں تقسیم کیا گیا۔

5۔زرعی تعلیمی وتحقیقاتی اداروں کو فروغ:

ملک میں زرعی تعلیم کے حصول کیلئے کئی زرعی یونیورسٹیاں موجود ہیں۔اس کے علاوہ زرعی مسائل کے حل کیلئے زرعی تحقیقاتی ادارے بھی سرگرم ہیں۔حکومت ان زرعی یونیورسٹیوں اور تحقیقاتی اداروں کے فروغ کیلئے کوشاں ہے۔جس کی وجہ سے زرعی پیداوار میں یقینی اضافہ ممکن ہے۔

6۔زرعی اصلاحات:

زرعی شعبے کی ترقی کیلئے حکومت پاکستان وقتاً فوقتاً زرعی اصلاحات نافذ کرتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے کاشتکاروں اور زرعی شعبے کو فائدے ملتے ہیں۔

7۔قرضوں کی فراہمی:

ہمارے کاشتکار مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ان کے پاس اپنے بنیادی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور زرعی آلات کی خریداری کیلئے وسائل نہیں ہوتے۔اس مسئلے کے حل کیلئے حکومت وقتاً فوقتاً مختلف سکیم شروع کرکے کاشتکاروں کی مالی امداد کرتی ہے۔جسکی وجہ سے زراعت پر مثبت اثرات پڑتے ہیں۔

8۔سیلابوں کی روک تھام کیلئے اقدامات:

سیلاب چونکہ کھڑی فصل کو تباہ کردیتے ہیں اور اس سے زرعی پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے۔اسلئے اس کی روک تھام کیلئے حکومت اب بروقت اقدامات کرتی ہے۔حکومت نئے ڈیم اور نہروں کے پشتے مضبوط بنا کر فصلوں کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچانے کی حکمت عملی پر گامزن ہے جس سے زرعی پیداوار میں یقینی اضافہ ممکن ہے۔

9۔آبپاشی کے نظام کو وسعت:

حکومت آبپاشی کے نظام کو مزید وسعت دے رہی ہے۔نہری نظام کو مزید بہتر بنایا جارہا ہے جبکہ مختلف علاقوں میں ٹیوب ویل لگانے کے منصوبے بھی بنائے جارہے ہیں۔صوبہ سندھ اور بلوچستان کے جن علاقوں میں پانی کی کمی ہے وہاں ایک ہزار نئے ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس سے مجموعی زرعی پیداوار میں اضافہ ممکن ہوگا۔

10۔ذرائع نقل وحمل:

حکومت ملک بھر میں ذرائع نقل وحمل کو بہتر کر رہی ہے۔نئی سڑکیں تعمیر ہورہی ہیں جس سے راستوں میں کھیتوں سے منڈیوں تک فصلوں کے ضیاع کو روک لیا جائے گا اور زرعی پیداوار میں اضافے کا سبب ہوگا۔

خلاصہ:

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور اس کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے۔پھر بھی ہماری زراعت پسماندہ ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت تمام زرعی مسائل کے حل کیلئے جامع منصوبہ بندی کرے اور ہنگامی بنیادوں پر بڑے پیمانے پر زرعی اصلاحات نافذ کرائے اور انکو عملی جامہ پہنائے تاکہ زرعی شعبہ معیشت کی بہتری میں مدد دے۔

سوال 3: پاکستان میں کون کون سی فصلیں اگائی جاتی ہیں؟ تفصیل کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: **پاکستانی فصلیں (Crops of Pakistan):**

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور یہاں سال میں دو مرتبہ زرعی پیداوار حاصل کی جاتی ہے۔زرعی پیداوار کی دو اقسام ہیں۔

1۔فصل ربیع (Rabi Crop):

وہ فصل جو سردیوں میں بوئی جاتی ہے اور گرمیوں میں کاٹی جاتی ہے، فصل ربیع کہلاتی ہے۔مثلاً گندم، جو، سرسوں، چنا اور تمباکو وغیرہ۔

2۔فصل خریف (Kharif Crop):

وہ فصل جو گرمیوں میں بوئی جاتی ہے اور سردیوں میں کاٹی جاتی ہے، فصل خریف کہلاتی ہے۔مثلاً کپاس، باجرہ، مکئی، گنا، چاول اور مونگ پھلی وغیرہ۔

awazeinqilab.com

پاکستان کی اہم زرعی پیداوار:

پاکستان کی اہم زرعی پیداوار مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔گندم (Wheat):

گندم پاکستان کی اہم غذائی فصل اور لوگوں کی روزمرہ کی غذا ہے۔ یہ پاکستان کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے لیکن صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔اس کے علاوہ صوبہ خیبر پختونخواہ کے میدانی علاقوں اور صوبہ سندھ کے بعض علاقوں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ یہ نہری اور بارانی زمینوں پر کاشت کی جاتی ہے۔ سطح مرتفع پوٹھوہار میں سب سے زیادہ گندم پیدا ہوتی ہے۔

2۔چاول (Rice):

غذائی پیداوار میں گندم کے بعد چاول پاکستان کی دوسری بڑی فصل ہے۔ پاکستان کا باسمتی چاول اپنی خوشبو اور کوالٹی کیلئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ چاول کی کاشت کے لئے گرم مرطوب آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ چاول صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ کے زیادہ تر علاقوں اور صوبہ خیبر پختونخوا میں سوات، بنوں اور چارسدہ میں پیدا ہوتا ہے۔

3۔کپاس (Cotton):

کپاس پاکستان کی سب سے بڑی نقد آور فصل ہے جسے برآمد کر زرمبادلہ حاصل کیا جاتا ہے۔ کپاس جنوبی پنجاب کے میدانی علاقوں اور سندھ میں پیدا ہوتی ہے۔

4۔جوار / مکئی:

مکئی اہم غذائی فصل ہے جو انسانی خوراک، جانوروں کے لئے چارے اور خوردنی تیل کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ یہ صوبہ پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا اور آزاد کشمیر میں اگائی جاتی ہے۔

5۔گنا (Sugarcane):

گنا ان علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے جہاں درجہ حرارت اور پانی زیادہ ہو۔ یہ پنجاب، سندھ، اور صوبہ خیبر پختونخوا میں پیدا ہوتا ہے۔ گنے سے چینی اور گڑ اور اس کے چھلکے سے کاغذ اور گتہ جبکہ اس کے شیرے سے الکوحل اور سپرٹ تیار ہوتا ہے۔

6۔تمباکو (Tobacco):

یہ بھی نقد آور فصل ہے۔ تمباکو 25 فیصد پنجاب اور 75 فیصد خیبر پختونخوا میں پیدا ہوتی ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں مردان کا ورجینیا تمباکو بہت مشہور ہے۔ بنوں میں نسوار کیلئے خاص قسم کا تمباکو پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بلوچستان میں قلات اور مستونگ میں تمباکو پیدا ہوتا ہے۔

7۔دالیں (Pulses):

پاکستان میں مختلف قسم کی دالیں بھی پیدا ہوتی ہیں جن میں چنا، مسور، مونگ، ماش وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ یہ پاکستان کے بارانی علاقوں یعنی پنجاب، سندھ اور خیبر پختون خوا کے جنوبی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہیں۔

8۔تیل والے بیج (Oil Seed):

ان بیجوں میں سرسوں، بنولہ، تل رائی، السی، مونگ پھلی اور سورج مکھی قابل ذکر ہیں۔ پاکستان میں تیل والے بیج خیرپور، ملتان، بہاولپور

اور سرگودھا میں پیدا ہوتے ہیں۔

9۔پھل (Fruits):

پاکستان میں مختلف قسم کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں آم، کیلا، سنگترہ اور کینو پیدا ہوتے ہیں۔ جبکہ پہاڑی علاقوں میں اخروٹ، بادام اور پستہ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ پاکستان پھلوں کی پیداوار کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ پاکستان ان پھلوں کو برآمد بھی کرتا ہے۔

10۔سبزیاں (Vegetables):

پاکستان میں مختلف قسم کی سبزیاں بھی پیدا ہوتی ہیں جو ہماری روزمرہ خوراک کا حصہ ہیں۔ کچھ خاص سبزیاں برآمد بھی کی جاتی ہیں۔

خلاصہ:

پاکستان کو خدا تعالیٰ نے بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے جن میں مختلف قسم کی فصلیں، میوے اور سبزیاں شامل ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی پیداوار میں اضافے کیلئے خاطر خواہ اقدامات کی جائیں تاکہ ملک زرعی پیداوار میں خودکفیل بن سکے۔

سوال 4: قومی ترقی میں صنعتوں کا کردار بیان کریں۔ نیز پاکستان کی چھوٹی اور بڑی صنعتوں کا جائزہ لیں؟

جواب: **صنعت (Industry):**

"ایسی جگہ جہاں انسانی محنت ومہارت اور مشینوں کی کارکردگی کے ذریعے کم قیمت والے خام مال کو مفید اور قیمتی اشیاء میں تبدیل کیا جاتا ہے، صنعت کہلاتی ہے۔"

قومی ترقی میں صنعتوں کا کردار:

کسی ملک کی ترقی اور خوشحالی کا انحصار صنعتی ترقی پر ہے۔ جو ممالک صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ ہوتے ہیں وہاں پر عوام کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔ قومی ترقی میں صنعتوں کا کردار مندرجہ ذیل باتوں سے واضح ہوتا ہے۔

1۔برآمدات میں اضافہ:

صنعتوں میں مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں جو نہ صرف ملک کی ضروریات کو پورا کرتی ہے بلکہ برآمد بھی کی جاتی ہیں۔

2۔درآمدات میں کمی:

صنعتی ترقی کی وجہ سے ملک کی درآمدات میں کمی آتی ہے کیونکہ بہت سی چیزیں ملکی صنعتوں میں تیار ہوتی ہیں۔

3۔زرمبادلہ کی بچت:

ملک میں صنعتوں کے قیام سے بہت سی چیزیں ملک میں تیار ہونے لگتی ہیں اور اس سے زرمبادلہ کی بچت ہوتی ہے۔

4۔خودکفالت:

صنعتوں کے قیام سے ملک مختلف اشیاء کی پیداوار میں خودکفیل ہو جاتا ہے۔ وہ اشیاء جو ملکی صنعتیں نہ ہونے کی وجہ سے درآمد کرنی پڑتی ہیں ملکی صنعتوں کی موجودگی میں وہ ملک میں تیار ہونے لگتی ہیں جس سے زرمبادلہ کی بچت ہوتی ہے۔

awazeinqilab.com

5۔قومی دولت میں اضافہ:

صنعتوں کے قیام سے خام مال کو کارآمد چیزوں میں بدلنے سے اس کی مالیت بڑھ جاتی ہے۔ جس سے قومی دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔

6۔بے روزگاری میں کمی:

صنعتوں کے قیام سے لوگوں کو روزگار ملتا ہے جس سے ملک میں بے روزگاری کی شرح میں کمی ہوتی ہے۔

7۔فی کس آمدنی میں اضافہ:

صنعتی ترقی سے فی کس آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔ جس سے ملک ترقی کرتا ہے۔

8۔قدرتی وسائل کا استعمال:

صنعتوں کے قیام سے ملک میں موجود قدرتی وسائل کسی دوسرے ملک کو سستے داموں فروخت کرنے کے بجائے ملک میں ہی استعمال کر کے اس سے کثیر زرمبادلہ بچایا اور کمایا جا سکتا ہے۔

9۔دفاعی شعبے میں ترقی:

صنعتوں سے ملک میں دفاعی مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔ ملک میں دفاعی صنعتیں قائم ہوتی ہیں اور دوسرے ممالک پر دفاع کا انحصار کم ہو جاتا ہے اور ملک دفاعی شعبے میں ترقی کرتا ہے۔

10۔تعلیم اور صحت کی سہولیات:

صنعتوں کے قیام سے ملک ترقی کرتا ہے اور پھر حکومت لوگوں کی تعلیم اور صحت کے سہولیات کی طرف توجہ دیتی ہے۔

11۔دوسرے ممالک سے دوستانہ تعلقات:

جو ممالک صنعتی طور پر ترقی یافتہ ہوتے ہیں دوسرے ممالک ان سے تعلقات قائم کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں اور ان ممالک کے تمام دوسرے ممالک سے اچھے تعلقات ہوتے ہیں۔

پاکستان کی چھوٹی صنعتیں:

"جن صنعتوں میں مشینوں کا استعمال کم ہوتا ہے اور زیادہ تر کام ہاتھوں یا سادہ مشینوں سے کیا جاتا ہے، چھوٹی صنعتیں کہلاتی ہیں۔"
چھوٹی صنعتوں میں انسانی وسائل (مزدوروں اور کاریگروں) کا زیادہ دخل ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں صنعتی کارکنوں کا 80 فی صد گھریلو صنعتوں میں کام کرتا ہے۔ ہمارے ملک کی مجموعی پیداوار میں 2.5 فیصد حصہ چھوٹی صنعتوں کا ہے۔ پاکستان کی چھوٹی صنعتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔قالین سازی:

یہ پاکستان کی سب سے اہم چھوٹی گھریلو صنعت ہے۔ دنیا میں پاکستانی قالینوں کی بہت بڑی مانگ ہے۔

2۔دھات کا کام:

دھات کے کام کے لئے پشاور بہت مشہور ہے جہاں تانبے اور پیتل کی چادر کے منقش ظروف (برتن) طشت اور مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

3۔ہوزری کی صنعت:

ہوزری کی صنعت کیلئے فیصل آباد، گوجرانوالہ، لاہور، اوکاڑہ اور کراچی مشہور ہیں۔ یہ بنیان، جراب اور موزوں کے خاص مراکز ہیں۔

4۔کھیلوں کا سامان:

پوری دنیا میں سیالکوٹ کھیلوں کے سامان کیلئے مشہور ہے۔

5۔آلات جراحی:

آلات جراحی کے لئے سیالکوٹ، لاہور اور وزیر آباد بہت مشہور ہیں۔

6۔لکڑی کا سامان:

یوں تو فرنیچر وغیرہ کا کام پاکستان کے ہر قصبے اور شہر میں نہایت مہارت سے کیا جاتا ہے لیکن لکڑی پر نقش و نگار کیلئے چنیوٹ، ڈیرہ اسماعیل خان اور سوات زیادہ مشہور ہیں۔

7۔زیورات:

پاکستان کے مختلف شہروں میں زیورات کا کام بھی نہایت مہارت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ زیورات کے لئے پشاور ملتان، بہاولپور اور حیدر آباد وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ چمڑے کا سامان، پلاسٹک کا سامان اور جفت سازی بھی چھوٹی اور گھریلو صنعتوں میں شامل ہیں۔

پاکستان کی بڑی صنعتیں:

"ایسی صنعتیں جن میں قیمتی اور بھاری مشینری کا استعمال زیادہ ہو اور انسانی محنت کا عمل دخل کم ہو، بڑی صنعتیں کہلاتی ہیں۔"
کسی ملک کی ترقی اور خوشحالی میں بڑی صنعتیں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ پاکستان کی اہم بڑی صنعتوں میں دفاعی صنعت، ٹیکسٹائل کی صنعت، شکر سازی، خوردنی تیل، گھی، چمڑا سازی، جوتا سازی، کیمیکلز، کھاد بنانے کی صنعت، بجلی کا سامان بنانے کی صنعت، کاغذ بنانے کی صنعت، سگریٹ سازی کی صنعت وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔دفاعی صنعت:

وہ صنعت جہاں دفاعی سامان تیار ہوتا ہے دفاعی صنعت کہلاتی ہے۔ یہ کسی ملک کی دفاعی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ پاکستان میں گولہ بارود کا کارخانہ واہ (ٹیکسلا) میں ہے جہاں اعلیٰ قسم کی بندوقیں، توپیں اور ٹینک وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کیلئے کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز (KRL) ہے۔ جنگی جہازوں کی مرمت اور صفائی کیلئے کامرہ ایرونائیکل کمپلیکس ہے جہاں پر حال ہی میں پاکستان نے چین کی مدد سے جے ایف 17 تھنڈر تیار کیا ہے۔ بحری جہازوں کی مرمت کیلئے کراچی شپ یارڈ ہے۔

2۔ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا:

ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا میں ہے جہاں بڑی مشینیں تیار کی جاتی ہیں۔ مثلاً ٹریکٹر، مکسر، سڑکیں بنانے والے رولر، سیمنٹ، کھاد، شکر اور کپڑا بنانے کی مشینری وغیرہ یہاں تیار کی جاتی ہیں۔

awazeinqilab.com

3۔ ہیوی الیکٹریکل کمپلیکس:

یہ کارخانہ بھی ٹیکسلا میں ہے جہاں بجلی کا بھاری سامان، ٹرانسفارمر اور گرڈ اسٹیشن کی مکمل مشینری تیار ہوتی ہے۔

4۔ پاکستان سٹیل مل:

1973ء میں کراچی میں روس کی مدد سے سٹیل مل لگایا گیا ہے جو ملک میں لوہے کی ضروریات کو پوری کرتا ہے۔

5۔ سوتی کپڑے اور دھاگے کی صنعت:

پاکستان کی سوتی کپڑے اور دھاگے کی صنعت ساری دنیا میں مشہور ہے۔ پاکستان میں عمدہ، معیاری اور خوبصورت ڈیزائنوں والا کپڑا تیار ہوتا ہے۔ پاکستان میں سوتی کپڑا اور دھاگہ بنانے کے کارخانے فیصل آباد، کراچی اور ملتان میں قائم ہیں۔

6۔ اونی کپڑا اور اونی مصنوعات:

ہمارے ملک میں اونی کپڑا، کمبل، شالیں، نمدے اور قالین بنانے کے کارخانے بھی موجود ہیں۔ لارنس پور (پنجاب)، بنوں (خیبر پختونخوا) اور ہرنائی (بلوچستان) کے اونی کپڑے اور کمبل بنانے کے کارخانے بہت مشہور ہیں۔

7۔ چینی کی صنعت:

پاکستان کی دوسری بڑی صنعت چینی کی صنعت ہے۔ 1947ء میں پاکستان میں صرف دو چینی کے کارخانے تھے لیکن موجودہ دور میں کئی بڑے شہروں میں چینی کے کارخانے موجود ہے جن میں مردان، پشاور، بنوں، میانوالی، فیصل آباد، قصور، رحیم یار خان، حیدرآباد، سیالکوٹ اور سرگودھا میں قابل ذکر ہیں۔

8۔ سیمنٹ کی صنعت:

پاکستان میں سیمنٹ کی صنعت بھی بہت مستحکم ہے۔ 1947ء میں پاکستان میں سیمنٹ کے صرف 4 کارخانے تھے لیکن اب ان کی تعداد 50 سے بھی زیادہ ہے۔ پاکستان میں سیمنٹ سازی کے کارخانے ڈیرہ غازی خان، کراچی، حیدرآباد، کوہاٹ، کوئٹہ، داؤد خیل، واہ، راولپنڈی، اٹک، جہلم اور میانوالی میں قائم ہیں۔

9۔ موٹر گاڑیوں کی صنعت:

موٹر سازی کی صنعت پاکستان میں ترقی کر رہی ہے۔ پاکستان میں تقریباً 12,0000 گاڑیاں سالانہ کے حساب سے تیار کی جاتی ہیں۔

10۔ چمڑے کی صنعت:

پاکستان میں کھالوں سے عمدہ قسم کا چمڑا تیار کیا جاتا ہے۔ اس چمڑے سے جوتے، بیگ، سوٹ کیس اور دستانے وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں۔ پاکستان میں حیدرآباد، پشاور، کراچی، ملتان اور سیالکوٹ میں چمڑے کی صنعتیں قائم ہیں۔

خلاصہ:

یہ تمام صنعتیں پاکستان کی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ان صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے جامع منصوبہ بندی کی ضرورت ہے تاکہ پاکستان دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہو سکے۔

سوال 5: ذرائع توانائی سے کیا مراد ہے؟ توانائی کے ذرائع تفصیلاً بیان کریں؟

جواب: **ذرائع توانائی (Energy Resources):**

"وہ ذرائع جن سے چھوٹی بڑی مشینوں کو چلانے اور دیگر گھریلو ضروریات کے لئے توانائی حاصل کی جاتی ہے توانائی کے ذرائع کہلاتے ہیں۔"

جدید دور میں کسی ملک کی صنعتی اور معاشی ترقی اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک وہ توانائی کے ذرائع میں خودکفیل نہ ہو۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور اس کو اپنی صنعتی اور معاشی ترقی کیلئے توانائی کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں توانائی کے کئی ذرائع موجود ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ پن بجلی (Hydal Power):

"پانی سے پیدا کی جانے والی بجلی کو پن بجلی کہتے ہیں۔"

پاکستان میں 30 فیصد بجلی پانی کی طاقت سے پیدا کی جارہی ہے۔ اس مقصد کیلئے تربیلہ، منگلا، ورسک، درگئی اور غازی بروتھا کے مقام پر بند اور پاور ہاؤس تعمیر کیئے گئے ہیں۔ گومل زام ڈیم کی تعمیر بھی 2013ء میں مکمل ہوگئی ہے۔ اس سے 17.4 میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی۔ اس کے علاوہ بھاشا اور دیامیر ڈیم بنانے کے منصوبے بھی تکمیل کو پہنچنے والے ہیں۔ پن بجلی کی پیداواری لاگت توانائی کے دوسرے ذرائع کے مقابلے میں بہت کم ہوتی ہے۔ پاکستان میں پن بجلی کی کل پیداوار 4963 میگاواٹ ہے جس میں 3478 میگاواٹ تربیلہ ڈیم 1000 میگاواٹ منگلا ڈیم اور 240 میگاواٹ ورسک ڈیم سے حاصل کیے جاتے ہیں۔

2۔ تھرمل بجلی (Thermal Power):

"وہ توانائی جس کی تیاری میں کوئلہ، گیس اور تیل بطور ایندھن استعمال ہوتے ہوں، اس کو تھرمل بجلی کہتے ہیں۔"

پاکستان میں بجلی کی پیداوار کا 70 فیصد حصہ تھرمل ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ پاکستان میں ضلع تھرپارکر میں کوئلہ کی کان کے قریب تھرمل بجلی گھر بنایا جارہا ہے جہاں پر کم لاگت سے بجلی پیدا کی جائے گی۔ کوئلے کے علاوہ گیس اور تیل سے بھی تھرمل بجلی بنائی جاتی ہے۔

3۔ پٹرولیم/معدنی تیل (Mineral Oil):

پٹرولیم بھی توانائی کا اہم ذریعہ ہے۔ لیکن پاکستان میں پٹرولیم کی پیداوار کم اور ضرورت زیادہ ہے۔ پاکستان اپنی ضروریات کا صرف 10 فیصد تیل پیدا کرتا ہے اور باقی 90 فی صد درآمد کرتا ہے۔ تیل کو مختلف صنعتیں چلانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ گاڑیوں میں بھی تیل بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس کے ذخائر اٹک، راولپنڈی، جہلم، ڈیرہ غازی خان اور بدین میں ہیں جبکہ کراچی، حب، ملتان اور راولپنڈی میں خام تیل صاف کرنے کے کارخانے قائم ہیں۔

4۔ قدرتی گیس (Natural Gas):

قدرتی گیس بھی تیل کی طرح توانائی کا ذریعہ ہے اور نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ قدرتی گیس کو گھریلو استعمال کے علاوہ گاڑیاں چلانے، کھاد، سیمنٹ اور بجلی بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں گیس کا بڑا ذخیرہ 1952ء میں سوئی بلوچستان میں دریافت ہوا۔ قدرتی گیس کا 29 فیصد کھاد کے کارخانوں اور 24 فیصد دوسرے صنعتی کارخانوں میں استعمال ہوتا ہے

awazeinqilab.com

5۔کوئلہ(COAL):

کوئلہ بھی اہم معدنیات میں سے ایک ہے۔پرانے زمانے میں اس کو کارخانوں اور گاڑیاں چلانے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔دورجدید میں کوئلہ تھرمل بجلی بنانے کیلئے بطور ایندھن استعمال ہوتا ہے۔کوئلہ پاکستان کی اہم معدنیات میں سے ہے۔اسے اینٹ کے بھٹوں،بجلی بنانے اور سیمنٹ کے کارخانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

6۔شمسی توانائی(Solar Energy):

"وہ توانائی جو سورج سے حاصل ہوتی ہے شمسی توانائی کہلاتی ہے۔"

شمسی توانائی کا ذخیرہ نہ ختم ہونے والا ہے۔اس توانائی کو شمسی سلیز(Solar Cells)میں جمع کر کے کیلکو لیٹر،گھڑیاں،ریڈیو اور چھوٹی گاڑیاں چلائی جاتی ہیں۔پاکستان میں شمسی توانائی سے چلنے والا پاور ہاؤس اوکاڑہ میں کام کر رہا ہے۔اس کے علاوہ پاکستان میں پہلا شمسی بجلی گھر 1981ء میں ممنیالہ اسلام آباد میں قائم کیا گیا ہے۔1983ء میں سوات اور ایبٹ آباد میں بھی شمسی بجلی گھر لگائے گئے ہیں۔دنیا سورج سے روزانہ 200 ملین میگاواٹ توانائی حاصل کرتی ہے جو پوری دنیا کے بجلی گھروں کی پیداواری صلاحیت کا 60,000 گنا ہے۔پاکستان میں سال کے 300 دن دھوپ ہوتی ہے۔اس لئے اس کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

7۔جوہری توانائی(Atomic Energy):

"ایٹم سے حاصل ہونے والی توانائی کو ایٹمی توانائی کہتے ہیں۔"

دنیا کے ترقی یافتہ ممالک اپنی توانائی کی ضروریات کو ایٹمی توانائی سے پورا کرتے ہیں۔پاکستان میں دو ایٹمی بجلی گھر کام کر رہے ہیں۔ایک بجلی گھر کراچی میں ہے جس نے 1971ء میں پیداوار شروع کی۔اس سے 137 میگاواٹ بجلی پیدا ہوتی ہے۔جبکہ دوسرا ایٹمی بجلی گھر میانوالی میں چشمہ کے مقام پر چین کی مدد سے 2002ء میں لگایا گیا ہے۔اس کی پیداواری صلاحیت 300 میگاواٹ ہے۔جبکہ تیسرا ایٹمی بجلی گھر بھی چشمہ کے مقام پر زیر تعمیر ہے۔اس کے علاوہ "پاکستان اٹامک انرجی کمیشن" بھی جوہری توانائی کے فروغ کے لئے کام کر رہا ہے۔جبکہ زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے ہمارے ملک میں دو مراکز Nuclear Institute of Food and agriculture (NIFA) پشاور اور جام شورو میں قائم ہیں۔ایٹمی توانائی کو سرطان(کینسر)کے علاج کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کے مراکز Institute of Radioactive and Nuclear Medicine (IRNUM) پشاور،لاہور،کراچی اور ایبٹ آباد میں ہیں۔

8۔جنگلات(Forests):

توانائی کے حصول کا ایک ذریعہ لکڑی بھی ہے۔پاکستان کی 65 فی صد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے۔اتنی بڑی آبادی کو دوسرے ذرائع سے توانائی فراہم کرنا مشکل ہوتا ہے۔اس لئے دیہاتوں میں لکڑی کو بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔

9۔بائیو گیس(Bio Gas):

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔اس کی آبادی بھی زیادہ تر دیہاتوں میں رہائش پذیر ہے۔دیہی علاقوں کے لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت ہے۔لوگ زراعت کے ساتھ ساتھ مویشی بھی پالتے ہیں۔مویشیوں کے گوبر سے بائیو گیس حاصل کیا جاتا ہے۔یہ طریقہ 1974ء میں متعارف ہوا۔حکومت نے 1980ء میں بائیو گیس پر باقاعدہ کام شروع کیا۔

10۔ہوا سے حاصل ہونے والی توانائی(Wind Power):

ہوا بھی توانائی کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔پاکستان کے ساحلی علاقوں میں اکثر سمندری ہوائیں چلتی ہیں۔پاکستان ترقی یافتہ ممالک کے تجربات سے استفادہ کر رہا ہے۔پاکستان نے توانائی حاصل کرنے کیلئے ہوا سے چلنے والے پلانٹ نصب کئے ہیں۔

اضافی سوالات وجوابات (Additional Questions and Answers)

سوال 1: غربت سے کیا مراد ہے؟ پاکستان میں غربت کی وجوہات اور اثرات بیان کریں۔نیز غربت کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات ضروری ہیں؟

جواب: غربت(Poverty)

"جب لوگوں کی آمدن حکومت کی طرف سے مقرر کردہ فی کس آمدن سے کم ہو تو اس کو غربت کا نام دیا جاتا ہے۔" یا

"جب لوگوں کی ضروریات ان کی کمائی سے زیادہ ہوں تو اس حالت کو غربت کہتے ہیں۔"

پاکستان میں غربت کی وجوہات:

پاکستان میں غربت کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔دولت کی غیر منصفانہ تقسیم:

ملکی دولت چند ہاتھوں تک محدود ہے اور ملک کی صنعت اور معیشت پر مخصوص طبقے کی حکمرانی ہے جس کی وجہ سے عوام محرومی کا شکار ہیں۔ ایسے نظام میں امیر،امیر تر اور غریب،غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

2۔جاگیردارانہ نظام:

غربت کی ایک اور وجہ ملک میں جاگیردارانہ نظام بھی ہے۔بڑی بڑی زمینیں اور جائیداد ملک کے چودھریوں،نوابوں،وڈیروں اور خانوں کی ملکیت میں ہے۔عوام مسلسل محنت کے باوجود غربت کا شکار ہیں کیوں کہ مزارعین کو حق ملکیت نہیں ملا ہے۔

3۔تعلیم کی کمی:

تعلیم کی کمی اور جہالت غربت کا بڑا سبب ہے کیوں کہ ان پڑھ افراد معاشرے پر بوجھ بن جاتے ہیں۔وہ کچھ بھی کمانے کے قابل نہیں ہوتے۔

4۔صنعتوں کی کمی:

ہمارے ملک میں صنعتیں اور کارخانے کم ہیں اور آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے جس سے غربت کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔

5۔بے روزگاری:

ملک میں بے روزگاری عام ہے اور اکثر باصلاحیت لوگوں کو روزگار نہیں ملتا جس سے غربت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

6۔صرف زراعت پر انحصار:

پاکستان کے لوگ صرف زراعت پر انحصار کرتے ہیں اور کمائی کے لئے صنعتوں، ذاتی کاروبار اور دوسرے ذرائع پر توجہ نہیں دیتے جس کی وجہ سے غربت کی شرح بڑھ رہی ہے۔

غربت کے اثرات:

غربت ایسی بیماری ہے جس کے اثرات نہایت مہلک ہوتے ہیں۔اس سے قوموں کی ترقی کی رفتار رک جاتی ہے۔غربت کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔احساس محرومی:

غربت کی وجہ سے لوگوں میں احساس محرومی پیدا ہو جاتی ہے کیوں کہ غریب لوگوں کو دوسروں کی نسبت خوراک، کپڑا، مکان میسر نہیں ہوتے۔

2۔بدامنی:

غربت بدامنی کا باعث بنتی ہے کیوں کہ غریب شخص اپنے اور اپنے اہل وعیال کا پیٹ بھرنے کے لئے چوری، ڈاکہ زنی اور قتل جیسے قبیح کاموں سے بھی گریز نہیں کرتا جس سے معاشرے میں بدامنی پیدا ہو جاتی ہے۔

3۔صحت کی کم سہولیات:

غریب لوگوں کو صحت کی سہولیات میسر نہیں ہوتیں۔اس کے علاوہ ایسے لوگ علاج معالجے کے بھاری اخراجات بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

4۔ذہنی امراض:

غربت کی وجہ سے لوگ ذہنی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں اور منشیات کا استعمال شروع کر دیتے ہیں اور رفتہ رفتہ منشیات کے عادی ہو جاتے ہیں۔اس کے علاوہ غریب ممالک میں خودکشی کے رجحانات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

5۔سیاسی عدم استحکام:

غربت کی وجہ سے ملک میں آئے دن لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ملک کا سیاسی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

6۔معاشرتی برائیاں:

غربت کی وجہ سے معاشرے میں ہر قسم کی برائیاں اور دھندے جنم لیتے ہیں۔

غربت کے خاتمے کے لئے اقدامات:

غربت کے خاتمے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات ضروری ہیں۔

1۔تعلیم:

غربت کے خاتمے کے لئے حکومت کو چاہئے کہ ملک میں تعلیم عام کرے۔تعلیم یافتہ لوگوں کو روزگار ملے گا تو غربت کی شرح کم ہوگی۔

2۔صنعتوں کا قیام:

صنعتوں کے قیام سے ملک میں غربت میں کمی واقع ہو سکتی ہے کیوں کہ صنعتوں کے قیام سے بے روزگار نوجوانوں کو روزگار ملے گا۔اسی طرح جو کارخانے اور صنعتیں بند ہیں ان کو بھی چالو کر کے غربت کی شرح کو کم کیا جا سکتا ہے۔

3۔زرعی اصلاحات:

ملک میں جاگیردارانہ نظام کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت صحیح معنوں میں زرعی اصلاحات کا نفاذ کرے تاکہ غریب لوگوں کو اپنے حقوق بھی مل سکے اور مزارعین کے حقوق کو تحفظ بھی ملے۔

4۔بیرون ملک ملازمت:

ہمارے ملک میں ملازمت اور روزگار کے مواقع کم ہیں اس لئے حکومت کو چاہئے کہ اپنے ملک کے نوجوانوں اور ہنرمندوں کو بیرونی ممالک میں ملازمت دلوانے کے لئے ترقی یافتہ اور مالدار ممالک سے معاہدات کریں۔

5۔سمگلنگ اور رشوت کا خاتمہ:

جب ملک میں سمگلنگ اور رشوت ستانی کا خاتمہ ہوگا تو مہنگائی کم ہوگی اور اس طرح غربت کی شرح بھی کم ہو جائے گی۔

خلاصہ:

غربت ایک لعنت ہے۔غریب اور بے روزگار افراد معاشرے پر بوجھ بن جاتے ہیں۔حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ غربت کے خاتمے کیلئے جامع منصوبہ بندی کے تحت غربت مکاؤ پروگرام شروع کرے۔

awazeinqilab.com

باب نمبر 4

پاکستان کی آبادی، معاشرہ اور ثقافت

مشقی کثیر الانتخابی سوالات (Exercise MCQs)

مندرجہ ذیل میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) 1951ء میں پاکستان کی آبادی کتنے ملین تھی؟

(ا) 28 (ب) 30

(ج) 33 (د) 35

(ii) پاکستانی آبادی کا کتنے فیصد دیہاتوں میں آباد ہے؟

(ا) 63.66 (ب) 68.5

(ج) 70 (د) 75

(iii) پانچ دریاؤں کی سرزمین کسے کہتے ہیں؟

(ا) سندھ (ب) خیبر پختونخواہ

(ج) بلوچستان **(د) پنجاب**

(iv) پاکستان کی کل آبادی کا کتنے فیصد شہروں میں آباد ہے؟

(ا) 25 (ب) 28.5

(ج) 36.33 (د) 34

(v) امیر کروڑ کون سی زبان کے شاعر تھے؟

(ا) پشتو (ب) سندھی

(ج) پنجابی (د) سرائیکی

(vi) اردو کون سی زبان کا لفظ ہے؟

(ا) فارسی **(ب) ترکی**

(ج) عربی (د) ایرانی

(vii) سندھی زبان میں ناول نویسی کی بنیاد کس نے رکھی؟

(ا) سچل سرمست (ب) عبدالقادر بیدل

(ج) مرزا قلیچ بیگ (د) وارث شاہ

(viii) پاکستان کی آبادی میں سالانہ اضافہ کی شرح کتنے فیصد ہے؟

(ا) 1.9 (ب) 2.8

(ج) 3.4 (د) 4

(ix) پاکستان میں اوسط متوقع عمر کتنے سال ہے؟

(ا) 66 (ب) 69

(ج) 70 **(د) 64**

اضافی کثیر الانتخابی سوالات (Additional MCQs)

1۔ 2010ء میں پاکستان کی آبادی ------------ ملین تھی۔

الف۔120 ب۔130

ج۔150 **د۔170**

2۔ گزشتہ 63 سالوں میں پاکستان کی آبادی میں ------------ گنا اضافہ ہوا ہے۔

الف۔3 ب۔4

ج۔5 د۔6

3۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی ------------ ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔

الف۔200 **ب۔207.77**

ج۔220 د۔240

4۔ 1981ء میں آبادی میں اضافے کی شرح ------------ فیصد تھی۔

الف۔1.9 ب۔2.5

ج۔3.1 د۔3.5

5۔ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق تقریباً ------------ فیصد مکانات میں پانی، بجلی، نکاسی اور بیت الخلاء جیسی بنیادی سہولیات نہیں ہیں۔

الف۔35 ب۔45

ج۔55 **د۔60**

6۔ 1950ء میں پاکستان آبادی کے لحاظ سے ------------ بڑا ملک تھا۔

الف۔نواں ب۔دسواں

ج۔بارہواں **د۔چودھواں**

awazeinqilab.com

7۔ پاکستان کی کل آبادی کا۔۔۔۔۔۔۔فیصد مردوں پر مشتمل ہے۔

الف۔40 ب۔45

ج۔50 د۔60

8۔ 1998ء کے مردم شماری کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی۔۔۔۔۔۔۔فیصد تھی۔

الف۔ 35 **ب۔45**

ج۔55 د۔58

9۔ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق شرح خواندگی۔۔۔۔۔۔۔فیصد ہے۔

الف۔ 50 ب۔52

ج۔55 **د۔58**

10۔ 2014 تک کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں۔۔۔۔۔۔افراد کے لئے ایک ڈاکٹر کی سہولت موجود ہے۔

الف۔ 1073 ب۔1100

ج۔1400 د۔1531

11۔ پاکستان میں نومولود بچوں کی شرح اموات۔۔۔۔۔۔۔فی ہزار ہے۔

الف۔ 50 ب۔53

ج۔80 **د۔83**

12۔ پاکستان میں زچگی کے دوران خواتین کی شرح اموات۔۔۔۔۔۔۔۔۔فی لاکھ ہے۔

الف۔ 300 **ب۔350**

ج۔250 د۔275

13۔ سالانہ میلہ مویشیاں ہر سال بلوچستان کے کس علاقے میں منعقد ہوتا ہے؟

الف۔کوئٹہ ب۔چاغی

ج۔سبی د۔خضدار

14۔ "ملاکھڑا" کس صوبے کی ثقافت میں شامل نمایاں کھیل ہے۔

الف۔پنجاب **ب۔سندھ**

ج۔خیبر پختونخوا د۔بلوچستان

15۔ شندور پولو فیسٹول ہر سال۔۔۔۔۔۔۔میں منعقد ہوتا ہے؟

الف۔چترال ب۔کاغان

ج۔ناران د۔ایبٹ آباد

16۔ پنجابی زبان میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے سترہویں صدی میں عارفانہ کلام لکھا۔

الف۔وارث شاہ **ب۔سلطان باہو**

ج۔بلھے شاہ د۔بابا فرید

17۔۔۔۔۔۔۔۔نے ہیر رانجھا کو مثنوی کی شکل میں لکھا۔

الف۔وارث شاہ ب۔سلطان باہو

ج۔بلھے شاہ د۔بابا فرید

18۔ مست توکلی اور ملا فاضل۔۔۔۔۔۔۔زبان کے مشہور شعراء ہیں۔

الف۔سندھی ب۔براہوی

ج۔سرائیکی **د۔بلوچی**

19۔ سندھی زبان کے مشہور شاعر سچل سرمست نے دوسری کون سی زبان میں کلام لکھا؟

الف۔سندھی ب۔براہوی

ج۔سرائیکی د۔بلوچی

20۔ حبہ خاتون، ارمنی لعل اور محمود گامی کون سی زبان کے مشہور شعراء ہیں؟

الف۔کشمیری ب۔پنجابی

ج۔پشتو د۔بلوچی

21۔ براہوی زبان کے مشہور شاعر۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔

الف۔امیر کروڑ **ب۔ملک داد**

ج۔سچل سرمست د۔عبدالقادر بیدل

22۔ پشتو زبان کی پہلی نظم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صدی عیسوی میں لکھی گئی۔

الف۔تیرہویں ب۔سترہویں

ج۔آٹھویں د۔بیسویں

awazeinqilab.com

مختصر سوالات (Short Questions)

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوال 1: پاکستان کے شہروں اور دیہاتوں کی آبادی کا تناسب بیان کریں؟

جواب: **پاکستان کی آبادی:**

آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا چھٹا اور اسلامی دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ پاکستان میں شرح افزائش نسل 1.9 فی صد ہے۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی کل آبادی 207.77 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔

پاکستان کے شہروں اور دیہاتوں کی آبادی کا تناسب:

پاکستان میں لوگ دیہاتوں میں زیادہ اور شہروں میں کم رہائش پذیر ہیں۔ پاکستان میں شہری اور دیہی آبادی کے تناسب کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1947ء کے اعداد و شمار:

1947ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی کل آبادی کا 84.6 فیصد دیہی علاقوں اور 15.4 فیصد شہروں میں رہائش پذیر تھا۔

1998ء کے اعداد و شمار:

1998ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی کل آبادی کا 67.5 فیصد دیہی علاقوں اور 32.5 فیصد شہروں میں رہائش پذیر تھا۔

موجودہ اعداد و شمار:

موجودہ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی کل آبادی کا 63.66 فیصد دیہی علاقوں میں جبکہ 36.33 فیصد شہروں میں رہائش پذیر ہیں۔
مندرجہ بالا اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی بڑے پیمانے پر شہروں سے دیہاتوں کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔

س2:۔ پاکستان کی آبادی کی جنسی لحاظ سے تقسیم بیان کریں؟

ج:۔ **پاکستان کی آبادی:**

1950ء میں پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چودھواں بڑا ملک تھا جبکہ آجکل یہ آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے۔

جنسی لحاظ سے آبادی کی تقسیم:

پاکستان میں مردوں کی آبادی خواتین کے مقابلے میں زیادہ ہے۔
پاکستان کی کل آبادی کا 49 فیصد خواتین اور 50 فیصد مردوں پر مشتمل ہے۔

جنس و عمر کے لحاظ سے تقسیم:۔

1-14 سال: 1 سے 14 سال کی عمر تک مرد 43.1 فیصد جبکہ خواتین 43.2 فیصد ہیں۔
15-64 سال:۔ 15 سے 64 سال کی عمر تک مرد 53.3 فیصد جبکہ خواتین 53.6 فیصد ہیں۔
65 سال سے اوپر:۔ 65 سال سے اوپر مرد 3.6 فیصد اور خواتین 3.2 فیصد ہیں۔

س3:۔ پنجابی ثقافت پر نوٹ لکھیں

ج:۔ **ثقافت:**

ثقافت کسی معاشرے یا قوم کے علوم، عقائد، فنون، اخلاق و عبادات، قوانین اور رسم و رواج کا مجموعہ ہوتا ہے۔"

1۔ پنجابی ثقافت:۔

پنجابی ثقافت صوبہ پنجاب کے زیادہ تر علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ "پنجاب" فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "پانچ دریا"۔
پنجاب کو پانچ دریاؤں کی وجہ سے یہ نام دیا گیا ہے۔

2۔ مقامی زبان:۔

یہاں کے لوگوں کی مقامی زبان "پنجابی" ہے۔

3۔ اہم پیشہ:۔

صوبہ پنجاب بہت ذرخیز صوبہ ہے۔ اسلئے یہاں کے لوگوں کی اکثریت زراعت کے پیشے سے وابستہ ہے۔

4۔ لوک داستانیں:

پنجابی ادب میں ہیر رانجھا، سوہنی ماہیوال اور مرزا صاحبان کی لوک داستانیں مشہور ہیں۔

5۔ پنجابی ثقافت کی نمایاں خصوصیات:

پنجابی ثقافت میں میلے، تہوار، عرس، لڈی ناچ، گھڑ سواری، بسنت، صوفیائے کرام سے محبت، لوک ادب سے عشق، خوش خوراکی اور قصہ گوئی مشہور ہیں۔

سوال نمبر 4: سندھی ثقافت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: ثقافت:

"ثقافت کسی معاشرے یا قوم کے علوم، عقائد، فنون، اخلاق و عادات، قوانین اور رسم و رواج کا مجموعہ ہوتا ہے۔"

سندھی ثقافت:

سندھی ثقافت صوبہ سندھ کے بیشتر علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ سندھ انسانی تاریخ کا قدیم اور تاریخی علاقہ ہے۔ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں سندھ کو "باب الاسلام" کہتے ہیں۔ سندھی ثقافت ایک قدیم ثقافت ہے۔

مقامی زبان:

صوبہ سندھ کے لوگوں کی مقامی زبان "سندھی" ہے۔

اہم پیشے:۔

یہاں کے زیادہ تر لوگ زراعت اور ماہی گیری کے پیشے سے وابستہ ہیں۔

مقامی کھیل:۔

یہاں کے مقامی کھیلوں میں ملاکھڑا اور بیلوں کی دوڑ شامل ہیں۔

awazeinqilab.com

سندھی ثقافت کی نمایاں خصوصیات:

سندھی ثقافت میں خواتین کے لباس پر گلکاری، مردوں کی کلاہ و لنگی، مردوں کا لمبی مونچھیں رکھنا، مہمان نوازی، جرگہ نظام، سندھی ٹوپی، اجرک اور خواتین میں چوڑیوں کا رواج نمایاں ہیں۔

سوال 5۔ پاکستانی فنون کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **پاکستان فنون (Art of Pakistan):**

"فنون 'فن' کی جمع ہے جس کے معنی ہے "مہارت" یعنی کسی خاص کام میں مہارت کو "فن" کہتے ہیں۔

پاکستان کے لوگوں کا تعلق قدیم تہذیبوں سے ہے۔ اس لئے پاکستانی قوم کو کئی فنون میں کمال حاصل ہے۔ ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ دھات کا کام:

پاکستان میں دھاتوں سے مختلف قسم کے زیورات، برتن اور آلات بنانے کا فن یہاں کے لوگوں نے پانچ ہزار سال پہلے سیکھ لیا تھا۔

2۔ پتھر تراشی اور مہریں کندہ کرنا:

یہاں کے لوگ پتھر تراشی اور مہریں کندہ کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ یہ فن وادی سندھ کی قدیم تہذیب موہنجوداڑو اور گندھارا تہذیب میں اپنے عروج پر تھا۔ لاہور، ملتان، اچ شریف اور ٹھٹھہ میں بے شمار عمارتیں موجود ہیں جن پر سنگ تراشی کا نہایت عمدہ کام ہوا۔

3۔ فن خطاطی اور مصوری:

پاکستان میں خطاطی (خوشخط لکھائی) اور تصویر کشی کے فنون کو بھی کمال حاصل ہے۔ یہ فنون یہاں کے لوگوں نے آٹھویں صدی میں مسلمانوں کی آمد کے بعد سیکھے۔

4۔ دستکاریاں:

"وہ چیزیں جو ہاتھوں کی مدد سے بنائی جاتی ہیں اور ان میں مشینوں کا استعمال نہیں ہوتا دستکاریاں کہلاتی ہیں۔"

پاکستان میں نہایت ماہر، تیز اور اعلیٰ ذوق کے دستکار موجود ہیں۔ پنجاب کا شہر گجرات مٹی کے ظروف پر گلکاری کے لئے مشہور ہے۔ پشاور پیتل، تانبے اور کانسی کے برتنوں پر کندہ کاری کے لئے مشہور ہے۔ سونے اور چاندی کے زیورات بنانے کے لئے پشاور، ملتان، بہاولپور اور حیدرآباد کے سنار مشہور ہیں۔ قالین سازی کی صنعت کیلئے بلوچستان اور پنجاب کے اکثر علاقے مشہور ہیں۔

5۔ دیگر فنون:

اس کے علاوہ پاکستانی لوگ زیورات سازی، سکہ سازی اور قیمتی پتھروں کے زیورات بنانے کے فنون میں بھی ماہر ہیں۔ پشار، ٹیکسلا، لاہور، حیدرآباد اور کراچی کے عجائب گھروں میں موجود زیورات، مہریں اور قیمتی پتھروں کے زیورات پاکستانی فنون کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

سوال 6 مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

الف) لباس　　　ب) شادی بیاہ کی رسمیں

جواب: **الف) لباس:**

لباس عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں پہناوا۔ لباس انسان کی زینت ہے اور انسانی وقار میں اضافے کا سبب ہے۔ دنیا کے ہر خطے اور تہذیب کے لوگوں کے لباس میں فرق ہوتا ہے۔ پاکستان کا قومی لباس نہایت سادہ اور باوقار ہے۔ پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیض ہے۔

پاکستانی مردوں کا لباس:

پاکستانی مرد شلوار قمیض یا کرتہ پاجامہ پہنتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف صوبوں کے لوگ اپنی علاقائی ثقافت کے لحاظ سے شلوار قمیض کے ساتھ مخصوص چادریں، ٹوپیاں اور پگڑیاں وغیرہ بھی پہنتے ہیں۔

پاکستانی عورتوں کا لباس:

پاکستانی عورتوں کا لباس شلوار قمیض اور دوپٹہ ہے۔ اس کے علاوہ ہر علاقے کا اپنا لباس ہے۔ کڑھائی والا لباس عورتوں میں عام ہے لیکن اس کے رنگ اور ڈیزائن مخصوص ہوتے ہیں۔ پاکستانی لباس حیادار اور پردے کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔

ب) شادی بیاہ کی رسمیں:

پاکستانی ثقافت میں شادی بیاہ کی رسمیں منفرد حیثیت رکھتی ہیں۔ ان رسموں میں اسلامی رنگ نمایاں ہوتا ہے۔

شادی کا آغاز:

شادی کی رسم کا آغاز نکاح جیسی پاکیزہ رسم سے کیا جاتا ہے۔

مقامی رسوم:

اس کے علاوہ ملک کے مختلف علاقوں میں لوگ اپنی مخصوص روایات کے مطابق مختلف رسمیں ادا کرتے ہیں۔ اسلام ہمیں خوشی کے موقع پر سادگی کا درس دیتا ہے لیکن ہمارے ہاں ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں مثلاً زیادہ جہیز، ہوائی فائرنگ، موسیقی کی محفلیں اور بڑی دعوتوں کا اہتمام وغیرہ۔ لوگوں میں تعلیم اور اسلامی شعور کی وجہ سے اب انفرادی اور حکومتی سطح پر کوشش کی جارہی ہے کہ ان بری رسومات سے نجات حاصل کیا جائے۔ جہیز کے سلسلے میں جہیز آرڈیننس بھی جاری کیا گیا ہے۔

س 7:۔ اُردو زبان پر نوٹ لکھیں؟

جواب: اُردو زبان:

1:۔ لغوی معنی:۔

"اُردو" ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "لشکر" کے ہیں۔

2: اُردو زبان کی ابتداء:۔

جب جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی تو اُن کے لشکر میں مختلف علاقوں کے لوگ بھرتی کئے جاتے۔ ان میں پنجابی، سندھی،

پختون، بلوچ، بنگالی، عرب، ترک وغیرہ شامل تھے۔لشکر میں موجود یہ لوگ مختلف زبانیں بولتے تھے۔اس لئے ان کے باہم میل جول سے ایک نئی زبان ''اُردو'' پیدا ہوئی۔

3: اُردو کا رسم الخط:۔

اردو کا رسم الخط عربی، فارسی، اور علاقائی زبانوں جیسا ہے۔علاقائی زبانوں کے کئی الفاظ اس میں شامل ہیں۔اس لیئے ان کا اردو پر گہرا اثر ہے۔

4۔ اردو بحثیت قومی زبان اور یکجہتی کی علامت:

اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔یہ ملک کے چاروں صوبوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔یہ پورے ملک کے لوگوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ قومی یکجہتی کی علامت بھی ہے۔

5۔ اردو کی ترقی کیلئے بنائی گئی تنظیمیں:

''انجمن ترقی اُردو'' ادارہ فروغ قومی زبان'' اور ''اردو سائنس بورڈ'' اردو زبان کی ترقی کیلئے کام کر رہے ہیں۔

6۔ مشہور شعراء:۔

ولی دکنی، مرزا غالب، میر تقی میر، خواجہ میر درد، اور علامہ اقبال اردو زبان کے مشہور شعراء ہیں۔

سوال 8:۔ ہندکو زبان کی تاریخ بیان کریں؟

جواب: زبان:

''زبان اپنے خیالات واحساسات کے اظہار کا اور اپنے خیالات واحساسات دوسروں تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔''

ہندکو زبان:

ہندکو زبان خیبر پختونخواہ کے وسیع علاقوں میں بولی جاتی ہے۔اس کے بولنے والے زیادہ تر لوگ ضلع ہری پور، ایبٹ آباد اور ضلع مانسہرہ میں ہیں۔اس کے علاوہ یہ دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر آباد لوگ بھی بولتے اور سمجھتے ہیں۔

ہندکو زبان کی تاریخ:

جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ہندکو ایک قدیم زبان ہے جوکہ آریائی قوم کی آمد سے پہلے بولی جاتی تھی۔اس زمانے کی قدیم زبانوں منڈا اور دراوڑی میں ہندکو کے نقوش ملتے ہیں۔حالیہ دور میں دو ہزار سال پہلے کا ایک کتبہ ٹیکسلا سے ملا ہے جس کی زبان آج کی ہندکو زبان سے مشابہ ہے۔

ہندکو کی ترویج واشاعت:۔

اس زبان کو فروغ دینے کیلئے ''ادارہ فروغ ہندکو پشاور'' ''بزم علم وفن ایبٹ آباد'' اور ''حلقہ یاراں شنکیاری'' اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

سوال 9:۔ آبادی میں اضافہ صحت کی سہولیات پر کیسے اثر انداز ہو رہا ہے؟

جواب آبادی میں اضافہ بہت سے مسائل کو جنم دیتا ہے جن میں ایک صحت کے مسائل بھی ہیں۔

آبادی میں اضافے کی وجہ سے پیدا ہونے والے صحت کے مسائل:۔

پاکستان میں بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے صحت کے کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔لوگوں کے امراض کے مقابلے میں علاج معالجہ کی سہولیات محدود اور غیر معیاری ہیں۔ماضی میں مختلف اوقات میں دستیاب صحت کی سہولیات کی تفصیلات درجہ ذیل ہیں۔

1۔ 2004ء کے اعداد وشمار:۔

2004ء کے اعداد وشمار کے مطابق 3261 افراد کیلئے ایک ڈاکٹر، 1400 افراد کیلئے ایک نرس اور 1531 افراد کیلئے ہسپتال میں ایک بستر موجود تھا۔

2۔ 2013ء کے اعداد وشمار:

2013ء کے اعداد وشمار کے مطابق 1127 افراد کیلئے ایک ڈاکٹر، 2245 افراد کیلئے ایک نرس اور 1786 افراد کیلئے ہسپتال کا ایک بستر میسر ہے۔

3۔ 2014ء کے اعداد وشمار:

2014ء کے اعداد وشمار کے مطابق 1073 افراد کیلئے ایک ڈاکٹر، 2105 افراد کیلئے ایک نرس اور 1593 افراد کیلئے ہسپتال کا ایک بستر میسر ہے۔

4۔ نومولود بچوں اور زچگی کے دوران خواتین کی شرح اموات:۔

صحت کی کم سہولیات کی وجہ سے نومولود بچوں کی شرح اموات 83 فی ہزار ہے جبکہ زچگی کے دوران خواتین کی اموات 350 فی لاکھ ہے۔ یہ سب اعداد وشمار بین الاقوامی معیار سے بہت کم ہیں۔اس لئے آبادی کی بڑی تعداد بے شمار موذی امراض میں مبتلا ہے اور صحت کی کم سہولیات کی وجہ سے اوسط متوقع عمر صرف 64 سال ہے۔

5۔ نجی شعبہ میں صحت کی سہولیات:۔

نجی شعبہ میں ہسپتال، ڈاکٹر، نرس اور ادویات وغیرہ کی سہولیات دستیاب ہیں لیکن یہ سب مہنگے ہیں اور آبادی کی اکثریت غربت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ان سہولیات سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہے۔

سوال 10: شرح خواندگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **شرح خواندگی (Literacy Rate):**

''شرح خواندگی سے مراد یہ ہے کہ کسی ملک میں سو میں سے کتنے افراد خواندہ ہیں''۔

شرح خواندگی ملک میں تعلیمی ترقی معلوم کرنے کا پیمانہ اور معیار ہوتا ہے۔

پاکستان میں شرح خواندگی:

پاکستان میں شرح خواندگی کے اعداد وشمار مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ 1951ء میں شرح خواندگی:

اعداد وشمار کے مطابق 1951ء میں پاکستان کی شرح خواندگی 16.4 فیصد تھی جس میں [illegible] 19.2 فیصد اور عورتوں کا

awazeinqilab.com

تناسب 12.2 فی صد تھا۔

2۔ 1981ء میں شرح خواندگی:

1981ء میں پاکستان میں شرح خواندگی 26.2 فیصد تھی جس میں مردوں کا تناسب 35.1 فیصد اور عورتوں کا تناسب 16 فیصد تھا۔

3۔ 1998ء میں شرح خواندگی:

1998ء میں پاکستان میں شرح خواندگی 45 فیصد تھی جس میں مردوں کا تناسب 54.8 فیصد جب کہ عورتوں کا تناسب 32 فیصد تھا۔

4۔ موجودہ شرح خواندگی:

موجودہ اعداد و شمار کے مطابق شرح خواندگی 58 فیصد تک پہنچ گئی ہے جس میں مردوں کا تناسب 69 فیصد اور عورتوں کا تناسب 45 فیصد ہے۔

5۔ تعلیم کی صورتحال:

تعلیم کے سلسلے میں پاکستان بہت پیچھے ہے۔ اعلیٰ تعلیم اور سائنس و ٹیکنالوجی کے سلسلے میں بھی مہارت کی کمی ہے۔ 1990ء میں پرائمری سکول جانے والے بچوں کی تعداد ایک کروڑ 63 لاکھ تھی لیکن آبادی میں مسلسل اضافے کی وجہ سے 2005ء میں پرائمری سکول جانے والے بچوں کی تعداد بڑھ کر 2 کروڑ 70 لاکھ ہوگئی۔ تعلیم کا معیار بہتر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سکولوں کی تعداد بڑھا کر سکول جانے والے عمر کے بچوں کی تعداد کے مطابق کرنا ہوگا تب ہی 100 فیصد شرح شمولیت کا ہدف حاصل ہو سکے گا۔

تفصیلی جوابات (Long Questions)

مندرجہ ذیل کے مفصل جواب دیں۔

سوال 1: پاکستان کی قومی زبان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ نیز پاکستان کی علاقائی زبانوں پر نوٹ لکھیں؟

جواب: **زبان (Language):**

"مختلف آوازوں نے مل کر مختلف الفاظ کا روپ اختیار کیا ہوا ہے اس کو زبان کہتے ہیں۔"

زبان خیالات اور احساسات کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ ہم زبان کے ذریعے اپنے خیالات کو دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔

قومی زبان (National Language):

"وہ زبان جو قوم کے زیادہ تر علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اسے اس قوم کی قومی زبان کہتے ہیں۔"

پاکستان کی قومی زبان:

پاکستان کی قومی زبان اردو ہے جو پاکستان میں ہر جگہ بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اردو ترکی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی لشکر کے ہیں۔ جب جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے اپنے لشکر میں مختلف علاقوں کے لوگ مثلاً عرب، ایرانی، ترک، ہندوستانی، پنجابی، پختون، بنگالی، بلوچی، سندھی وغیرہ شامل کئے۔ ان کے میل جول اور زبانوں سے ایک نئی زبان اردو وجود میں آئی۔ برصغیر کے مسلمانوں کے اتحاد میں اس زبان کا بہت بڑا کردار ہے۔

علاقائی زبان (Regional Language):

"وہ زبان جو کسی خاص علاقے میں بولی اور سمجھی جا سکے وہ علاقائی زبان کہلاتی ہے۔"

پاکستان کی علاقائی زبانیں:

پاکستان میں تقریباً 30 کے قریب زبانیں بولی جاتی ہیں جن میں سے اہم علاقائی زبانیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ پشتو (Pushto):

پشتو ایک قدیم زبان ہے جو آج سے پانچ ہزار سال پہلے افغانستان کے علاقے "بخت" (موجودہ بلخ) میں بولی جاتی تھی۔ اس کو پہلے "پاختو" کہا جاتا تھا۔ یہ زبان صوبہ خیبر پختونخوا کے علاوہ بلوچستان کے کچھ علاقوں اور پنجاب کے ضلع میانوالی اور اٹک میں بولی جاتی ہے۔ پشتو زبان پر فارسی کا گہرا اثر ہے۔ اس کا رسم الخط عربی جیسا ہے۔ پشتو کے پہلے شاعر کا نام "امیر کروڑ" ہے جس نے آٹھویں صدی عیسوی میں کتاب "پٹہ خزانہ" میں پشتو کی پہلی نظم لکھی۔ تیرھویں صدی عیسوی میں سلمان ماکو نے کتاب "تاریخ الاولیاء" لکھی۔ اس کے علاوہ بایزید انصاری (پیر روخان)، خوشحال خان خٹک، رحمان بابا اور امیر حمزہ شنواری پشتو ادب کی مشہور شخصیات ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد پشتو زبان نے بہت ترقی کی ہے۔ "پشتو اکیڈمی" اس زبان کے فروغ کے لئے کام کر رہی ہے۔

2۔ پنجابی (Punjabi):

پنجابی ایک قدیم زبان ہے جو آریاؤں کی آمد کے وقت سے پنجاب میں بولی جاتی تھی۔ اس کا رسم الخط اردو اور فارسی جیسا ہے۔ پنجابی زبان اپنی اصل شکل میں شمالی پنجاب میں بولی جاتی ہے۔ پنجابی ادب
میں "دوہے" اور بابا فرید گنج کے نکتہ آفریں اشعار مشہور ہیں۔ اس کے بعد مشہور رومانی داستان مرزا صاحباں لکھی گئی۔ پنجابی زبان کے پہلے شاعر "درمودر" تھے۔ سترہویں صدی میں سلطان باہو نے پنجابی زبان میں عارفانہ کلام لکھا۔ وارث شاہ نے ہیر رانجھا کو مثنوی کی شکل میں لکھا۔ اس کے علاوہ بلھے شاہ کو پنجابی ادب میں کافی شہرت حاصل ہے۔

3۔ سندھی (Sindhi):

سندھی قدیم زبان ہے جو کہ آریائی زبان سنسکرت یا پراکرت سے ماخوذ ہے۔ یہ زبان آریائی دور میں سندھ کے علاقے میں بولی جاتی تھی۔ برصغیر میں مسلمانوں کی آمد کے بعد سے سندھی میں عربی الفاظ کا بڑا ذخیرہ شامل ہو گیا۔ اس کے علاوہ قرآن پاک کا پہلا ترجمہ بھی سندھی میں ہوا۔ سندھی ادب میں شاہ عبداللطیف بھٹائی، سچل سرمست، عبدالقادر بیدل اور شیخ ایاز کو بہت شہرت حاصل ہے۔ مرزا قلیج بیگ (1853 - 1929ء) نے سندھی ناول نویسی کی بنیاد رکھی۔

4۔ بلوچی (Balochi):

بلوچی زبان بلوچستان کے ان علاقوں میں بولی جاتی ہے جہاں بلوچ آباد ہیں۔ اس کے علاوہ یہ زبان ڈیرہ اسماعیل خان، ڈیرہ غازی خان، سندھ کے کچھ علاقوں، ایران اور جنوبی افغانستان میں بھی بولی جاتی ہے۔ بلوچی زبان پر فارسی کا گہرا اثر ہے۔ اس کا رسم الخط پشتو زبان جیسا ہے۔ مست توکلی اور ملا فاضل بلوچی کے مشہور شعراء ہیں۔

awazeinqilab.com

5۔براہوی (Brahvi):

براہوی وادی سندھ کی قدیم زبانوں میں سے ہے۔اس کے بولنے والے اکثر خانہ بدوش ہیں۔اس لئے اس پر مختلف مقامی زبانوں کا اثر ہے۔ براہوی وسطی سندھ، جنوبی سندھ، جنوبی پنجاب اور جنوبی بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں بولی جاتی ہے لیکن ہر جگہ اس کے لب و لہجے پر مقامی زبانوں کا اثر غالب ہے۔ براہوی زبان کا مشہور شاعر ملک داد براہوی ہے۔

6۔ہندکو (Hindko):

ہندکو صوبہ خیبر پختونخوا کے وسیع علاقے میں بولی جاتی ہے۔ یہ زبان بھی آریاؤں کی آمد سے پہلے بولی جاتی تھی۔ دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر آباد لوگ ہندکو بولتے ہیں۔ ہندکو زبان اور قدیم دور کے زبانوں منڈوا اور دراوڑی میں بہت سے الفاظ ایک جیسے ہیں۔ دو ہزار سال پہلے کا ایک کتبہ ٹیکسلا سے ملا ہے جس کی زبان ہندکو سے مشابہ ہے۔

7۔کشمیری (Kashmiri):

یہ زبان آزاد کشمیر، مقبوضہ کشمیر کے علاوہ پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں بولی جاتی ہے۔ کشمیری زبان کے پہلے شاعر کا نام شتی کٹھ ہے۔ دیگر مشہور شعرا حبہ خاتون، محمود گامی اور ارمنی لعل ہیں۔

8۔سرائیکی (Saraiki):

سرائیکی پنجاب اور سندھ کے درمیان سرحدی علاقوں کے لوگوں کی زبان ہے۔ یہ بہت میٹھی زبان ہے۔ بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، جنوبی پنجاب، صوبہ سندھ کے شمالی علاقوں اور صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں سرائیکی بولی جاتی ہے۔ سندھی اور پنجابی شعراء نے سرائیکی زبان میں بھی کلام لکھا۔ خواجہ فرید اور سچل سرمست اس کے مشہور شعراء ہیں۔ مشہور گلوکاروں شازیہ خشک، عابدہ پروین اور عطااللہ خان عیسیٰ خیلوی نے سرائیکی زبان کی خوب تشہیر کی۔

سوال 2: پاکستانی معاشرے کے خدوخال بیان کریں نیز پاکستانی معاشرے کو کن کن مسائل کا سامنا ہے؟

جواب: **معاشرہ (Society):**

"معاشرہ افراد کے ایسے مجموعے کا نام ہے جن کے عقائد، رسم و رواج، اخلاق و عادات وغیرہ ایک جیسے ہوں۔"

پاکستانی معاشرہ:

پاکستانی معاشرہ ایک ترقی پذیر معاشرہ ہے جو بیس کروڑ سے زیادہ آبادی پر مشتمل ہے۔

پاکستانی معاشرے کے خدوخال:

پاکستانی معاشرے کے خدوخال مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔مذہبی ہم آہنگی:

پاکستانی معاشرے میں مذہب کو اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ یہاں 97 فیصد مسلمان ہیں جو آپس میں اسلامی بھائی چارے کے رشتے میں بندھے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستانی معاشرے میں اقلیتوں کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ اقلیتیں پاکستان کی سماجی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

2۔مشترکہ خاندانی نظام:

پاکستانی معاشرے کی خاص بات یہاں کا مشترکہ خاندانی نظام ہے۔ جہاں ایک خاندان کے لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ خاندانی نظام میں خاندان کے سربراہ کو مرکزی مقام حاصل ہوتا ہے۔

3۔مشترکہ زبان:

پاکستانی معاشرے کی مشترکہ زبان اردو ہے کیونکہ آبادی کی اکثریت اردو زبان کو بول اور سمجھ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ علاقائی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں مثلاً پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، ہندکو اور سرائیکی وغیرہ۔

4۔کثیر النسلی معاشرہ:

پاکستانی معاشرے میں بہت سے نسلوں کے لوگ آباد ہیں۔ اس لئے اس کو مخلوط معاشرہ بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن پاکستانی ہونے کے ناطے سب ایک ہیں۔

5۔مرد کی فوقیت:

پاکستانی معاشرے میں مرد کو فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ وہ خاندان کا سربراہ ہوتا ہے جو خاندان کی کفالت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

6۔درجہ بندی:

پاکستانی معاشرے میں اختیارات، فرائض اور پیشوں کے لحاظ سے افراد میں درجہ بندی موجود ہے۔

7۔سادہ معاشرہ:

بنیادی طور پر پاکستانی معاشرہ ایک سادہ معاشرہ ہے۔ پاکستانی لوگ عام طور پر روایت پسند ہیں۔ ان کے رسم و رواج سادہ اور دلچسپ ہیں۔

8۔احترام انسانیت:

پاکستانی معاشرے میں بڑوں کی عزت اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت کی جاتی ہے اور تمام انسانیت کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

9۔عورت کا مقام:

پاکستانی معاشرے میں عورت کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ عورت کو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی جیسے مقدس رشتوں کی وجہ سے بلند مقام حاصل ہے۔

پاکستانی معاشرے کو درپیش مسائل:

پاکستانی معاشرے کو جن مسائل کا سامنا ہے۔ ان کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

1۔جہالت:

پاکستان کو درپیش سب سے بڑا مسئلہ تعلیم کی کمی کا ہے۔ تعلیم ہر فرد کا بنیادی حق ہے لیکن تا حال پاکستانی معاشرے کو جہالت کا سامنا ہے۔

awazeinqilab.com

2۔غربت:

غربت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ پاکستان میں وسائل کی کمی ہے اور وسائل استعمال کرنے والی آبادی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔اس کے علاوہ وسائل کا صحیح استعمال بھی نہیں ہوتا ہے اس لئے لوگ غربت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اور غربت میں اضافے نے معاشرے میں کئی برائیوں کو جنم دیا ہے۔

3۔صحت کے مسائل:

پاکستان میں صحت کی سہولیات میں کمی کی وجہ سے کئی لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو کر بے وقت موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

4۔معاشرتی ناہمواری:

ہمارے معاشرے میں نسلی نظام اور ذات پات کی وجہ سے کئی معاشرتی مسائل نے جنم لیا ہے۔ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کی وجہ سے امیر ا[ور]
غریب میں بہت فرق پایا جاتا ہے جو برائیوں کی جڑ ہے۔

5۔جاگیرداری نظام:

پاکستان میں زمینیں اور جائیدادیں جاگیرداروں کی ملکیت ہیں اور غریب کسان اور کاشتکار محرومیت کا شکار ہیں۔اس نظام میں امیر،امیرتر
جبکہ غریب،غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

6۔جہیز کی لعنت:

جہیز بھی ایک لعنت ہے جو کہ پاکستانی معاشرے میں جہالت اور بے علمی کی وجہ سے پھل پھول رہا ہے۔اس کی وجہ سے غریب والدین کو
اپنی بچیوں کی شادی کے سلسلے میں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

7۔سمگلنگ اور منشیات:

سمگلنگ اور منشیات پاکستانی معاشرے کی بربادی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔اس لعنت کی وجہ سے ہمارے معاشرے کے جوان بے
کار اور نااہل ہو رہے ہیں۔ جب تک اس برائی کو معاشرے سے ختم نہیں کیا جاتا ہمارا معاشرہ صحیح معنوں میں ترقی نہیں کر سکتا۔

8۔دہشت گردی:

پاکستانی معاشرے کو دہشت گردی کا سنگین مسئلہ درپیش ہے۔اس سے پورے معاشرے میں بدامنی اور افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔کوئی بھی
پاکستانی اپنے آپ کو محفوظ تصور نہیں کرتا۔اس بدامنی نے کئی نفسیاتی بیماریوں کو بھی جنم دیا ہے۔

9۔چائلڈ لیبر:

ہمارے معاشرے میں بچوں کو تعلیم دینے کی بجائے ان سے محنت اور مشقت لی جاتی ہے۔اس طرح نابالغ بچے مزدوری کر کے تعلیم سے
محروم رہ جاتے ہیں جو بعد میں معاشرے پر ناقابل برداشت بوجھ بن جاتے ہیں۔

10 کرپشن:

کرپشن، اقربا پروری، میرٹ کا فقدان اور معاشرتی ناانصافی جیسے مسائل بھی معاشرے کا ناسور ہیں۔

خلاصہ:

ان مسائل کو دیکھتے ہوئے حکومتِ وقت، اعلیٰ سرکاری افسران اور مخیر حضرات کو چاہئے کہ وہ ان مسائل کے حل کے لئے کوششیں کریں تا کہ پاکستان بھی ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہو سکے اور ایک حقیقی اسلامی ملک کے طور پر دنیا میں جانا جائے۔

سوال 3:۔ پاکستان کی آبادی کی افزائش اور تقسیم پر بحث کریں۔

جواب: **پاکستان کی آبادی:**

آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا چھٹا اور اسلامی دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ قیام پاکستان کے وقت پاکستان کی آبادی 32.5 ملین تھی۔ ذیل میں پاکستان کی آبادی کی افزائش اور اس کی تقسیم پر بحث کرتے ہیں۔

مردم شماری کے لحاظ سے آبادی کی افزائش (اضافہ):

"کسی ملک کی آبادی کی تفصیل اور اعداد و شمار معلوم کرنے کے عمل کو مردم شماری کہتے ہیں"۔

مردم شماری عموماً ہر دس سال بعد کی جاتی ہے۔ پاکستان میں آبادی کی افزائش کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

1۔پہلی مردم شماری 1951ء:

1951ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 33 ملین تھی۔

2۔دوسری مردم شماری 1961ء:

1961ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 42.9 ملین تھی۔

3۔تیسری مردم شماری 1972ء:

1972ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 42.9 ملین سے بڑھ کر 65.3 ملین ہو گئی۔

4۔چوتھی مردم شماری 1981ء:

1981ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 65.3 ملین سے بڑھ کر 84.3 ملین ہو گئی۔

5۔پانچویں مردم شماری 1998ء:

1998ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 130.6 ملین تھی۔

6. 2010ء میں پاکستان کی آبادی:

2010ء کے اعداد و شمار کے مطابق ملک کی آبادی 170 ملین سے تجاوز کر گئی ہے۔

7۔چھٹی مردم شماری 2017ء:

2017ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی آبادی 207.7 ملین سے تجاوز کر چکی ہے یعنی گزشتہ 70 سالوں میں آبادی پانچ گنا سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

awazeinqilab.com

آبادی میں اضافے کی شرح:

1981ء میں آبادی میں اضافے کی شرح 3.1 فیصد تھی جواب کم ہو کر 1.9 فیصد ہو چکی ہے۔

پاکستان میں شہری اور دیہی آبادی کی تقسیم:

پاکستان کی کل آبادی کا 63.66 فیصد دیہی علاقوں میں رہتی ہے جب کہ 36.34 فیصد شہروں میں آباد ہے۔ گزشتہ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں شہروں اور دیہاتوں کی آبادی کا تناسب کچھ یوں ہے۔

1۔ 1947ء کی مردم شماری:

1947ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی 84.6 فیصد آبادی دیہی علاقوں اور 15.4 فیصد شہروں میں رہتی تھی۔

2۔ 1998ء کی مردم شماری:

1998ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی آبادی کا 67.5 فیصد لوگ دیہی علاقوں جب کہ 32.5 فیصد لوگ شہروں میں آباد تھے۔

جنس کے لحاظ سے آبادی کی تقسیم:

پاکستان میں 49 فیصد آبادی خواتین پر مشتمل ہے جبکہ 50 فیصد آبادی مردوں پر مشتمل ہے۔

عمر کے لحاظ سے آبادی کی تقسیم:

عمر کے لحاظ سے پاکستان کی آبادی کی تقسیم کچھ یوں ہے۔

1۔ 14 سال کی عمر:

پاکستان میں 14 سال کی عمر تک کی آبادی میں 43.1 فیصد مرد اور 43.2 فیصد عورتیں ہیں۔

2۔ 15 اور 64 سال کے درمیان:

15 سال سے 64 سال کے درمیان مردوں کی آبادی 53.3 فیصد اور عورتوں کی آبادی 53.6 فیصد ہے۔

3۔ 65 سال سے اوپر:

65 سال سے اوپر مردوں کی آبادی 3.6 فیصد اور عورتوں کی آبادی 3.2 فیصد ہے۔

سوال 4:۔ ثقافت سے کیا مراد ہے؟ پاکستانی ثقافت کی خصوصیات بیان کریں؟

ثقافت (Culture):

مختلف ماہرین عمرانیات (سوشیالوجسٹ) نے ثقافت کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔ مثلاً

1. "ثقافت ایک معاشرتی ورثہ ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل کو انفرادی اور اجتماعی تجربات سے منتقل ہوتا رہتا ہے"۔ (لینن)
2. "ثقافت سے مراد وہ تمام اشکال ہیں جو علم، عقیدے، اخلاق، قانون و دستور اور دوسری صلاحیتوں اور عادات سے معاشرے کو ایک طویل وقت میں حاصل ہوتی ہیں"۔ (ٹیلر)

پس ان تعریفوں سے ہم ثقافت کی جامع تعریف کچھ یوں کر سکتے ہیں کہ: "ثقافت زندگی میں پیش آنے والی سرگرمیوں کا ایک خاکہ، نمونہ

اور طریقہ ہے۔ جس پر معاشرہ عمل پیرا ہوتا ہے اور اسے ایک نسل سے دوسری تک منتقل کرتا ہے"۔

پاکستانی ثقافت (Pakistani Culture):

پاکستانی ثقافت میں اسلامی رنگ نمایاں ہے اور مذہب اسلام وہ مضبوط کڑی ہے جس نے تمام پاکستانیوں کو بھائی چارے، محبت اور دوستی کے رشتوں میں باندھا ہوا ہے۔ پاکستانی ثقافت کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ مخلوط ثقافت (Mixed Culture):

پاکستانی ثقافت ایک مخلوط ثقافت ہے۔ مقامی باشندوں کے علاوہ یہاں عربی، ایرانی، آریائی، افغانی، تورانی اور یونانی نسل کے لوگ آباد ہیں اور یہ سب اقوام اپنے علاقائی، رسم و رواج، لباس، زبان اور رہن سہن کے طریقے لے کر آئے تھے۔ ان تمام ثقافتوں سے مل کر پاکستانی ثقافت وجود میں آئی۔

2۔ معاشرت:

پاکستانی معاشرت بنیادی طور پر سادہ اور حیادار ہے۔ یہاں مشترکہ خاندانی نظام ہے جہاں بڑوں کی عزت کی جاتی ہے اور لوگوں میں رواداری اور بردباری کا جذبہ موجود ہے۔ یہاں کے رسم و رواج سادہ ہیں۔ زیادہ تر لوگ دیہاتوں میں رہتے ہیں جو کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ جبکہ شہروں میں رہنے والے لوگ ملازمت اور تجارت کرتے ہیں۔

3۔ لباس:

لباس عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''پہناوا''۔ لباس انسان کی زینت ہے اور انسانی وقار میں اضافے کا سبب ہے۔ دنیا کے ہر خطے اور تہذیب کے لوگوں کے لباس میں فرق ہوتا ہے۔ پاکستانی کا قومی لباس سادہ اور باوقار ہے۔ پاکستانی کا قومی لباس شلوار قمیص ہے۔

پاکستانی مردوں کا لباس:

پاکستانی مرد شلوار قمیص یا کرتہ اور پاجامہ پہنتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف صوبوں کے لوگ اپنی ثقافت کے لحاظ سے شلوار قمیص کے ساتھ مخصوص چادریں، ٹوپیاں اور پگڑیاں وغیرہ پہنتے ہیں۔

پاکستانی عورتوں کا لباس:

پاکستانی عورتوں کا لباس شلوار قمیص اور دوپٹہ ہے۔ اس کے علاوہ ہر علاقے کا اپنا لباس ہے۔ کڑھائی والا لباس عورتوں میں عام ہے لیکن اس کے رنگ اور ڈیزائن مختلف ہوتے ہیں۔ پاکستانی لباس حیادار اور پردے کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔

4۔ خوراک:

پاکستان کے لوگوں کی خوراک نہایت سادہ ہے۔ کھانے میں گندم کی روٹی، چاول، گوشت، دال اور سبزیوں کا استعمال کرتے ہیں جب کہ پینے کیلئے دودھ، لسی، چائے، قہوہ اور سادہ پانی کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پھلوں اور خشک میوہ جات کا استعمال بھی کیا جاتا ہے البتہ شادی بیاہ اور دعوتوں میں پر تکلف کھانوں کا رواج بھی موجود ہے۔

5۔ فنون:

فنون 'فن' کی جمع ہے جس کے معنی ہے مہارت، یعنی کسی خاص کام میں مہارت کو ''فن'' کہتے ہیں۔ پاکستان کے لوگوں کا تعلق قدیم

awazeinqilab.com

تہذیبوں سے ہے۔اس لئے پاکستانی قوم کوئی فنون میں کمال حاصل ہے۔یہ فنون پاکستانی ثقافت کا ایک حصہ ہیں۔ پاکستانی لوگ دھات کے کام، زیورات سازی، سکہ سازی اور قیمتی پتھروں کے زیورات بنانے کے فنون میں ماہر ہیں۔پشاور، ٹیکسلا، لاہور، حیدرآباد اور کراچی کے عجائب گھروں میں موجود زیورات، مہریں اور قیمتی پتھروں کے زیورات پاکستانی فنون کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

6۔دستکاری:

دستکاری بھی پاکستانی ثقافت کا ایک اہم حصہ ہے۔مٹی کے برتنوں پر گلکاری کے لئے گجرات مشہور ہے۔پیتل، تانبے اور کانسی کے برتنوں پر کندی کاری کیلئے پشاور، زیورات کے لئے پشاور، ملتان، بہاولپور اور حیدرآباد جب کہ قالین بافی کے لئے بلوچستان اور پنجاب مشہور ہیں۔

7۔کھیل تماشے اور میلے:

پاکستانی ثقافت میں کھیل، تماشے اور میلے اہم مقام رکھتے ہیں۔پاکستان کے علاقائی کھیلوں میں نشانہ بازی، کشتی، کبڈی، ملاکھڑا شامل ہیں جب کہ کرکٹ،، فٹ بال اور والی بال بھی مشہور کھیل ہیں۔ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے۔

پاکستان میں اکثر میلے موسموں کی آمد، فصلوں کے حساب سے یا بزرگان دین کے عرس کے موقعوں پر سجتے ہیں۔

8۔شادی بیاہ کی رسمیں:

شادی بیاہ کی رسمیں بھی پاکستانی ثقافت کا حصہ ہیں۔ان میں اسلامی رنگ نمایاں ہوتا ہے۔مثلاً نکاح اور دعوت ولیمہ لیکن کچھ ایسی رسمیں بھی ہیں جن سے اسلام نے منع کیا ہے مثلاً جہیز، محفل موسیقی اور ہوائی فائرنگ وغیرہ۔

9۔پیدائش اور موت کی رسمیں:

پاکستانی ثقافت میں پیدائش اور فوتگی کی رسمیں اسلامی اور روایتی طریقے سے منائی جاتی ہیں۔بچے کی پیدائش پر مٹھائی تقسیم کی جاتی ہے۔اسلامی تعلیمات کے مطابق بچے کے کان میں اذان دی جاتی ہے۔دوست اور رشتہ دار مبارک باد کیلئے آتے ہیں اور نومولود کے لئے تحفے تحائف لے کر آتے ہیں۔اس طرح اگر کوئی فوت ہو جائے تو رشتہ دار، دوست اور محلے دار غم میں شریک ہوتے ہیں اور مرحوم کی تجہیز و تدفین میں شریک ہوتے ہیں۔

خلاصہ:

پاکستانی معاشرے اور ثقافت کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی ملک کا معاشرہ اور ثقافت اس ملک کی ترقی، اتحاد و یکجہتی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔پاکستانی ثقافت نے پاکستانی قوم کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔اس لئے علامہ اقبالؒ نے اتحاد ملت کے بارے میں فرمایا ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

اضافی سوالات وجوابات (Additional Questions and Answers)

سوال 1:۔پشتو زبان پر نوٹ لکھیں؟

جواب: **پشتو زبان:۔**

پشتو ایک قدیم زبان ہے۔اس زبان کی ابتداء قریباً پانچ ہزار سال قبل افغانستان کے علاقے ''بخت'' (موجودہ بلخ) سے ہوئی تھی۔اسے پہلے "پاختو" کہا جاتا تھا۔اس نسبت سے اس زبان کے بولنے والوں کو ''پشتون'' یا ''پختون'' نام دیا گیا۔

1۔ پشتو زبان کے بول چال والے علاقے:

پشتو زبان خیبر پختونخوا کے زیادہ تر علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔اس کے علاوہ یہ بلوچستان کے کچھ علاقوں، قبائلی علاقہ جات کے علاوہ پنجاب کے ضلع میانوالی اور اٹک میں بھی بولی جاتی ہے۔

2۔ رسم الخط اور اثر:۔

پشتو کا رسم الخط عربی زبان جیسا ہے جبکہ اس زبان پر فارسی کا بڑا گہرا اثر ہے۔

3۔ پہلا شاعر اور پہلی کتاب:۔

پشتو زبان کے پہلے شاعر ''امیر کروڑ'' ہیں جنھوں نے آٹھویں صدی عیسوی میں پشتو کی پہلی کتاب ''پٹہ خزانہ'' میں پشتو کی پہلی نظم لکھی۔اس کے علاوہ تیرھویں صدی عیسوی میں سلمان ماکو نے کتاب ''تاریخ الاولیاء'' لکھی۔

4۔ مشہور شخصیات:

پشتو زبان کے مشہور شخصیات اور شعراء میں بایزید انصاری (پیر روخان)، خوشحال خان خٹک، غنی خان، رحمان بابا اور حمزہ شنواری شامل ہیں۔

5۔ پشتو زبان کی فروغ:

پشتو زبان کی فروغ کیلئے ''پشتو اکیڈمی'' کام کر رہی ہے جو کہ پشاور میں واقع ہے۔

سوال 2: پشتون ثقافت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **ثقافت:۔**

''ثقافت کسی معاشرے یا قوم کے علوم، عقائد، فنون، اخلاق و عادات، قوانین اور رسم و رواج کا مجموعہ ہوتا ہے۔''

1۔ پشتون ثقافت:۔

پشتون ثقافت خیبر پختونخواہ وفاقی وصوبائی قبائلی علاقہ جات، بلوچستان کے چند اضلاع اور پنجاب کے ضلع میانوالی اور اٹک میں موجود ہے۔

2۔ مقامی زبان:

یہاں کے لوگوں کی مقامی زبان ''پشتو'' ہے۔

3۔ اہم پیشے:

یہاں کے لوگوں کے اہم پیشے [illegible]

awazeinqilab.com

4۔ پشتون ثقافت کی اہم خصوصیات:

پشتون ثقافت کی نمایاں خصوصیات میں جفاکشی، مہمان نوازی، لوک گیت، فتح یابی، اسلام سے محبت، پردہ، غیرت، بزرگوں کی قدر وعزت، آزادی وناموس کی حفاظت اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شرکت ہیں۔

5۔ مقامی کھیل:

نشانہ بازی، گھڑ دوڑ اور کبڈی وغیرہ یہاں کے مقامی کھیل ہیں۔

6۔ لوک داستانیں:

یوسف خان، شیر بانو، مومن خان شیرینئی اور آدم خان درخانئی یہاں کی مشہور لوک داستانیں ہیں۔

سوال 3: بلوچی ثقافت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: ثقافت:۔

''ثقافت کسی معاشرے یا قوم کے علوم، عقائد، فنون، اخلاق وعادات، قوانین اور رسم ورواج کا مجموعہ ہوتا ہے۔''

1۔ بلوچی ثقافت:۔

بلوچی ثقافت بلوچستان کے ان علاقوں میں پائی جاتی ہے جہاں بلوچ قوم آباد ہے۔ اس کے علاوہ ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان اور سندھ کے بعض علاقوں میں بلوچی ثقافت پائی جاتی ہے۔

2۔ مقامی زبان:

یہاں کے لوگوں کی مقامی زبان ''بلوچی'' ہے۔

3۔ اہم پیشے:

یہاں کے لوگ زیادہ تر گلہ بانی اور ماہی گیری کے پیشے سے وابستہ ہیں۔

4۔ مقامی کھیل:

یہاں کے لوگوں کا مشہور مقامی کھیل "بزکشی" ہے۔

5۔ بلوچی ثقافت کی اہم خصوصیات:

بلوچی ثقافت ظروف پر کندہ کاری کے لئے مشہور ہے۔ اس کے علاوہ لباس پر گلکاری، روایت پسندی، سردارانہ نظام، شادی بیاہ اور خوشی کے مواقع پر مخصوص رسومات اور مختلف قسم کے بلوچی کھانے وغیرہ بلوچی ثقافت کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

awazeinqilab.com